امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً 300 تصانیف سے ماخوذ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

مرتب

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

شبیر برادرز

اردو بازار ۰ لاہور

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۴۵۰۰) احادیث وآثار

(۶۰۰) مباحث تفسیریہ اور (۱۱۰۰) افادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والآثار المرویۃ

المعروف بہ

جامع الاحادیث مکمل

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

جلد ہفتم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار، زبیدہ سنٹر لاہور

نام کتاب	•=•=•=•	المختارات الرضوية من الاحاديث النبوية والآثار المروية (جلد ہفتم)
عرفی نام	•=•=•=•	جامع الاحادیث (مکمل)
افادات	•=•=•=•	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
ترتیب وتخریج	•=•=•=•	مولانا محمد حنیف رضوی (صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف)
پروف ریڈنگ	•=•=•=•	مولانا عبدالسلام رضوی (استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف)
کمپوزرز	•=•=•=•	مولوی محمد زاہد علی بریلوی۔ مولوی محمد فضل حق بستوی، محمد عبدالوحید محمد منیف رضا، محمد عفیف رضا، محمد نظیف رضا
باہتمام	•=•=•=•	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
تعداد	•=•=•=•	۶۰۰
سن اشاعت	•=•=•=•	۲۰۰۵ء

فہرست عنوانات جلد ہفتم

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم

امابعد

ایمان واسلام

٣٦٦٤۔ عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ قال بینما نحن عند رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلمذات یوم اذطلع علینا رجل شدیدبیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیه اثرالسفرولایعر فه منااحد حتی جلس الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فا سند رکبتیه الی رکبتیه ووضع کفیه علی فخذیه وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام، قا ل: الا سلام ان تشهدان لا اله الاالله وان محمدا رسول الله وتقیم الصلوة وتو تی الزکو ة وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیه سبیلا، قال: صدقت، فعجبنا له یسئله ویصدقه، قال :فا خبرنی عن الا یما ن، قال :انْ تو من با لله وملئکة و کتبه ورسله والیو م الا خر وتو من با لقد ر خیره وشره، قال: صدقت، قا ل: فا خبرنی عن الا حسان، قال: ان تعبد الله کانك تراه، فان لم تکن تراه فانه یراك، قا ل: فا خبرنی عن السا عة، قال: ما المسئول عنها با علم من السائل ،قا ل : فا خبرنی عن اما ر اتها، قال: ان تلد الا مة ربتها وان تری الحفا ة العراة العا لة رعا الشاة یتطا ولو ن فی البنیا ن، قال: ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قا ل لی یا عمر اتدری من السا ئل قلت الله ورسولة اعلم قال فا نه جبریل اتاکم یعلمکم دینکم۔

٣٦٦٤۔ الصحیح لمسلم۔ کتاب الا یما ن ١/ ٢٧

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوئے جن کے کپڑے بہت سفید بال نہایت کالے تھے۔ نہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سفر کر کے آئے ہیں اور نہ ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گھٹنے سرکار کے گھٹنوں سے ملا کر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور خانہ کعبہ کا حج کرو اگر وہاں تک پہونچنے کی قدرت ہو، سائل نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ سرکار سے پوچھتے بھی ہیں اور تصدیق بھی کرتے ہیں۔ عرض کیا: کہ مجھے ایمان کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کے دن پر یقین رکھو اور اچھی بری تقدیر کی تصدیق کرو۔ عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ عرض کیا: مجھے احسان کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، عرض کی: قیامت کی خبر دیجئے۔ سرکار نے فرمایا: کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبردار نہیں، عرض کیا: تو کچھ قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے بدن و ننگے پاؤں والے فقیروں، بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ پھر سائل چلے گئے، میں سرکار کے پاس کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر سرکار نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمر جانتے ہو یہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، فرمایا: یہ حضرت جبرئیل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

اقول: سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث پاک میں اجمالی طور پر مکمل دین اسلام کو بیان فرما دیا، اس میں دین کے اصول و فروع انتہائی جامع انداز میں اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرکار نے بیان فرمائے ہیں۔

اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ تمام باتیں حضرت جبرئیل امین ہی کے سوال کے جواب میں بیان فرمائی گئی تھیں۔ نیز اس کو ام الجوامع بھی کہا گیا ہے اس لئے کہ یہ جملہ علوم کو شامل ہے۔

حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کی بابت فرمایا ہے کہ یہ حدیث تمام ظاہری و باطنی عبادات کو شامل ہے، خواہ اعتقادیات ہوں یا عملیات، یہاں تک کہ جملہ علوم شرعیہ اسی کی جانب راجع اور اسی کے فروع ہیں اور یہ حدیث اصل اسلام ہے۔

علامہ قرطبی اور دیگر ائمہ حدیث نے اس کو ام الاحادیث اور ام السنۃ بھی فرمایا ہے اسی لئے امام بغوی نے مصابیح اور شرح السنۃ دونوں کتابوں کو اسی حدیث پاک سے شروع کیا ہے جیسے قرآن کریم سورۂ فاتحہ سے شروع ہوا ہے۔ اور یہ ام الکتاب ہے۔

قال......ذات یوم ۔ رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ اور عام دستور تھا کہ صحابہ کرام کو اسلامی تعلیمات سے نوازتے رہتے تھے۔ سفر و حضر، شام وسحر، ہر وقت اور ہر جگہ سرکار کا یہ محبوب مشغلہ تھا۔ ساتھ ہی صحابہ کرام کی مقدس جماعت بھی شب و روز اسی تلاش و جستجو میں لگی رہتی تھی کہ کوئی دینی بات معلوم ہو جائے، لیکن یہ ادب کے مجسمے سرکار کی تعظیم و توقیر کا اس قدر لحاظ و پاس رکھتے تھے کہ اکثر و بیشتر اپنی زبان سے کچھ عرض نہیں کرتے کیوں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ

پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

سرکار کی خدمت اقدس میں اس طرح خاموش و ساکت رہتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں کہ کہیں کسی عضو یا سر کی حرکت سے پرواز نہ کر جائیں۔ اس حسن ادب کے ساتھ برابر حاضری کا شرف حاصل کرتے رہتے۔ لیکن سرکار کی نگاہ نبوت ان کے ارادوں اور ان کی حاجتوں سے باخبر تھی۔ لہذا کوئی ناکام و نامراد نہیں جاتا۔

اسی طرح کا واقعہ اس وقت پیش آیا کہ تمام صحابہ کرام خاموشی کے عالم میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھے، کسی کو سوال کرنے کی جرأت و ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

اذ طلع......احد۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ اچانک ایک شخص حاضر بارگاہ رسالت ہوئے۔ یعنی ہم نے ان کو کسی راستہ سے تشریف لاتے نہیں دیکھا، بلکہ اچانک وہ مجمع عام کے کنارے کھڑے نظر آئے۔ ان کی ہیئت و حالت بظاہر یہ تھی کہ وہ انتہائی سفید لباس میں ملبوس تھے، خوب کالے بال تھے۔ یعنی صاف ستھرے لباس اور جوانی کے عالم میں وہ شہزادوں کی طرح معلوم ہو رہے تھے، ساتھ ہی یہ دونوں علامتیں اس بات کی کھلی شہادت تھیں کہ یہ کسی سفر سے نہیں آئے ہیں ورنہ لباس پر گرد ہوتی اور بال بھی غبار آلود ہوتے اور لباس کی سفیدی نیز بالوں کی سیاہی میں کچھ فرق ضرور آتا، اس لئے ہم نے ان دونوں چیزوں کے ذریعہ اندازہ لگایا کہ یہ مسافر نہیں ہیں۔

لیکن اب ہمارے سامنے یہ مشکل تھی کہ پھر یہ ہیں کون۔، ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مدینہ منورہ اور اس کے گرد و نواح کے باشندے بھی نہیں ہیں ورنہ ہم سے ان کو کوئی پہچانتا ہوتا۔ نیز یہ اس سے پہلے ہم سے کسی کی موجودگی میں بارگاہ رسالت میں حاضر بھی نہیں ہوئے تھے ورنہ ضرور کوئی پہچان لیتا۔ ہم اسی حیرت و استعجاب میں تھے کہ۔

حتی جلس ..... فخذیہ :. وہ سرکار کا اذن پاتے ہی ہم لوگوں کے درمیان سے گذر کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور اتنے قریب جا بیٹھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھٹنوں شریف سے اپنے گھٹنوں کو ملا دیا اور دوزانوں بیٹھ گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرکار ان کو خوب جانتے ہیں۔ اور واقعہ بھی یہی تھا جیسا کہ آئندہ مضمون حدیث سے ظاہر ہے۔ مزید قرب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے دونوں ہاتھوں کو سرکار کے زانوئے اقدس پر رکھ دیا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کمال ادب کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہاتھوں کو اپنی ہی رانوں پر رکھا ہو۔

وقال ..... سبیلا . اب سرکار کو خطاب کرتے ہوئے عرض کیا: آپ مجھے اسلام کی تعلیم دیں۔ یعنی ضروریات اسلام سے آگاہ فرمائیں تاکہ لوگ اس پر عمل کرکے فلاح پائیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کو معبود برحق جانو اور اس کی وحدانیت کی گواہی دو، اگرچہ تم نے اس ذات اقدس کو دیکھا نہیں ہے لیکن بغیر دیدار ہی اس کی گواہی دینا اسلام کا اہم ترین رکن ہے، ساتھ ہی اس بات کی گواہی دو کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، مخلوق کی نجات ان کی

اتباع پر موقوف ہے اور یہ جو پیغام خداوندی لیکر آئے ہیں وہ حق ہے، ان کی ہر بات کو بے چون وچرا تسلیم کرنا ہے۔

جب ان دواہم شہادتوں سے فارغ ہو جاؤ تو جس خدا کا اقرار کیا ہے اس کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ خواہ وہ عبادت محض بدنی ہوی عنی نماز وروزہ یا محض مالی ہوی عنی زکوۃ یا بدنی ومالی کا مجموعہ ہوی عنی حج بیت اللہ اگر خانہ کعبہ پہنچنے کی قدرت وطاقت تمہارے اندر ہو اور یہ تمام چیزیں اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوں۔

قال ..... صدقت: جب سرکار نے اسلام کی حقیقت کو بیان فرمادیا تو سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتے ہیں اور خود ہی تصدیق بھی کرتے ہیں، جبکہ عموما سائل معلومات حاصل کرنے کے لئے سوال کرتا ہے۔ نیز ان کا رویہ بھی بتارہا تھا کہ ان کو اسلام کی حقیقت معلوم نہیں ہے جبھی تو ایک طالب علم کی طرح زانوئے ادب طے کرتے ہوئے سرکار کی خدمت میں مودبانہ طور پر بیٹھے تھے، بہر حال یہ بات ہمارے نزدیک تعجب خیز تھی بلکہ ہماری حیرت واستعجاب میں اور اضافہ ہو گیا۔ کیونکہ ہم پہلے سے ان کی آمد ہی کے سلسلہ میں متعجب تھے۔ اسلام کے بارے میں جواب حاصل کر کے ایمان کی حقیقت کے متعلق پوچھا کہ ایمان کی حقیقت سے مطلع فرمایئے۔ سرکار نے ایمان مجمل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی وحدانیت پر یقین رکھو اس کے تمام فرشتوں کو مخلوق جانتے ہوئے معصوم عن الخطاء مانو اور ان کی تفصیلی تعداد کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپرد کردو، نیز اس نے جتنی کتابیں لوگوں کی رہنمائی کے لئے نازل فرمائیں ان سب کی تصدیق کرو اور جتنے انبیاء ومرسلین کو اس نے مبعوث فرمایا ان سب کی آمد پر عقیدہ رکھو، قیامت کے دن پر بھی ایمان لاؤ کہ ایک دن مخلوق کو فنا ہونا ہے اور پھر زندہ ہو کر خداوند قدوس کی بارگاہ میں تمام اولین وآخرین کو حاضر ہونا ہے اور وہاں ذرہ ذرہ کا حساب ہونا ہے۔

ان تمام عقائد کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری اور لازمی ہے کہ تم اس بات پر یقین رکھو کہ جو کچھ بھلائی برائی عالم میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تقدیر وتخلیق سے ہے، پروردگار عالم ان تمام چیزوں کو جو عالم میں ہونے والی تھیں ازل ہی میں جانتا تھا کہ فلاں موقع پر فلاں سے متعلق

ایسا ہونے والا ہے اور فلاں شخص عمل خیر یا عمل بد کرے گا، لہذا ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا۔ اس بات پر عقیدہ رکھنا انتہائی ضروری ہے، سائل نے پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔ واقعی ایمان انہیں چیزوں کا نام ہے۔

قال فاخبرنی .... یراک: مسائل کلامیہ اور احکام فقہیہ کے اجمالی بیان کے بعد سائل نے مسائل تصوف کے اصول کے بارے میں سوال کیا کہ سرکار مجھے احسان کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ سرکار نے انتہائی جامع انداز میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس انداز میں کرو کہ گویا تم بارگاہ خداوند قدوس میں حاضر ہو اور اس کے دیدار سے مشرف ہو کر معراج کی سربلندیوں سے سرفراز ہو رہے ہو۔ اور اگر تم اس بات پر قادر نہیں، یعنی اس طرح کا خشوع وخضوع پیدا نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا ضرور خیال کرو کہ پروردگار عالم تمہاری ہر نقل وحرکت سے واقف ہے۔ اس سے تمہارا کوئی فعل اور عالم کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔

ہر عبادت میں اگر تمہارا یہ ہی طریقہ ہوگا تو تم کو عبادت کی لذت حاصل ہوگی نیز تمہارا ظاہر وباطن نکھر کے صاف وستھرا ہو جائے گا پھر تم معرفت خدا کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے قرب خداوندی کی منزلوں سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔

قال ....في البيان :۔ سائل نے عرض کیا: سرکار اجمالی طور پر تو قیامت کا علم حاصل ہو گیا۔ لیکن اتنا اور فرما دیں کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ سرکار نے فرمایا: میں اور تم اس بارے میں خوب جانتے ہیں۔ نیز یہ اسرار الہیہ میں سے ہے۔ لہذا اس کو پوچھ کر لوگوں پر ظاہر نہ کرو بلکہ یہ پوشیدہ رکھنے کی چیز ہے، کیوں کہ قرآن کریم میں فرما دیا گیا ہے کہ قیامت تو اچانک آئے گی۔ یہاں اس موقع پر پوچھنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے کیوں کہ اس موقع پر گذشتہ باتیں پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگوں پر ان چیزوں کا علم ظاہر ہو جائے، یہ جان لیں کہ احکام شریعت واسرار شریعت یہ ہیں، تو ان کا بیان ہو چکا، لہذا اب حاجت نہیں۔

سائل نے عرض کہ اگر قیامت کہ خبر دینا خلاف مصلحت ہے تو کچھ نشانیاں ہی بیان فرما دیجئے تا کہ ان کو دیکھ کر لوگوں کو عین الیقین کی دولت حاصل ہو جایا کرے اور ان کے ایمان وایقان کی تقویت کا باعث ہو، سرکار نے ارشاد فرمایا کہ ایک نشانی یہ ہے کہ اولاد ماں باپ کی نا

فرمان ہوگی، بیٹا ماں کے ساتھ ایسا سلوک کریگا جیسے آقا لونڈی کے ساتھ کرتا ہے۔

دوسری نشانی یہ ہے کہ بھک منگے چرواہے ذلیل وکمین لوگ شاندار محلوں میں عیش کریں گے اور اپنی اس حالت پر اترائیں گے۔ تکبر وغرور سے اکڑے پھریں گے اور اپنی سابقہ حالت کو یکسر فراموش کردیں گے، دو نشانیاں ہی اس موقع پر کافی ہیں۔ انہی سے اندازہ لگالینا۔

قال ـــــ دینکم :۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سائل عام باتیں معلوم کرنے کے بعد تشریف لے گئے اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے غائب ہوگئے۔ میں سرکار کی خدمت میں تین دن حاضر رہا، سرکار نے مجھ سے تیسرے دن ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے عرض کیا۔ لبیک یا رسول اللہ، تو سرکار نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یعنی مجھے معلوم نہیں۔ البتہ فرمادیں تو معلوم ہوجائے گا۔ فرمایا: وہ جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

کتاب اللہ ہر چیز کا بیان ہے

۳٦٦٥۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ قال: ان اللہ انزل ہذا الکتاب تبیانا لکل شیٔ ولقد علمنا بعضا مما بین لنا فی القرآن ثم تلا "ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیٔ"۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ ص ۴۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے یہ قرآن نازل فرمایا ہر چیز کا بیان، اور بلاشبہ ہم نے قرآن میں بیان شدہ بعض چیزوں کو جان لیا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہر چیز کا روشن بیان۔

۳٦٦٦۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: من اراد العلم فلیثور

۳٦٦٥۔ التفسیر لابن جریر ۱۱۱/۷

۳٦٦٦۔ السنن لسعید بن منصور

شعب الایمان للبیہقی ۱۹٦۰

القرآن : فان فیه علم الاولین والآخرین۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کا خواہش مند ہو وہ قرآن کے معانی میں غور وفکر سے کام لے، کہ اس میں اولین وآخرین کا علم ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں ان اندھوں کا کھلا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن تو چند حروف واوراق پر مشتمل ہے اس میں ماکان وما یکون کے علوم کی وسعت کیسے ہوسکتی ہے۔

بلاشبہ ان سرکشوں کا یہ قول مشرکین کے اس قول کی طرح جو انہوں نے بکا تھا کہ ایک معبود تمام عالم کے لئے کیسے ہوسکتا ہے۔

علامہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ کی شرح میں فرماتے ہیں: ہر آیت کے ساتھ ہزار علم وہ ہیں جو سمجھے جاسکتے ہیں، اور جو سمجھ سے بالا ہیں وہ اس سے بھی زائد۔

شرح عشروی میں ہے کہ بعض اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا: ہم نے قرآن کریم کے ہر حرف کے تحت چار لاکھ معانی پائے، اور جس حرف کے جو معنی ایک جگہ ہیں وہ دوسری جگہ نہیں۔

میزان الشریعۃ الکبریٰ میں امام شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: میرے بھائی افضل الدین نے سورہ فاتحہ سے (۲۴۷۹۹۹) دولاکھ سینتالیس ہزار نوسو ننانوے علوم استخراج فرمائے۔ پھر ان سب کو بسم اللہ کی طرف راجع کیا اور پھر اس کی باء میں ان سب کو پوشیدہ مانا، حتی کہ باء کے نقطہ میں بھی یہ تمام معانی ودیعت کیئے گئے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک آدمی اس وقت تک مقام معرفت میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کے جس حرف سے چاہے تمام احکام اور جمیع مذاہب مجتہدین کا استخراج نہ کرسکے۔ آپ کے اس قول کی تائید امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس فرمان سے ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اگر میں چاہوں تو بسم اللہ کے باء کے نقطہ کے علوم سے اسی اونٹ بھر دوں۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ ۲۴)

۳۶۶۷۔ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: لوشئت لأوقرت سبعین بعیرا من تفسیر الفاتحۃ۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بار کرواوں۔

۳۶۶۸۔ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: لوتکلمت لکم فی تفسیر الفاتحۃ لحملت لکم سبعین وقراً۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں تمہارے لئے سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان کروں تو ستر اونٹوں کا بوجھ ہو جائے۔

۳۶۶۹۔ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم: لو طویت لی وسادۃ لقلت فی الباء من بسم اللہ سبعین جملا۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ ص ۲۳)

۳۶۷۰۔ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: لوشئت ان اوقر سبعین بعیرا من تفسیر القرآن لفعلت۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ ص ۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: اگر میں تفسیر قرآن سے ستر

۳۶۶۷۔ ------

۳۶۶۸۔ الیواقیت والجواہر الشعرانی　　الفصل الثالث

۳۶۶۹۔ المواھب اللدنیہ القسطلانی　　خطبۃ الکتاب

۳۶۷۰۔ مرقاۃ المفاتیح　　۲۳۸

اونٹوں کا وزن کرنا چاہتا تو ایسا کرتا۔

٣٦٧١۔ **عن** عبدالرحمن بن زید بن اسلم مولیٰ امیرالمؤمنین عمر رضی الله تعالیٰ عنهم فی قوله تعالیٰ "مافرطنا فی الکتاب من شیئ" قال: لم نغفل مامن شیئ الا هو فی ذلك الکتاب ـ

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ـ ص ٢٥)

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت کریمہ "مافرطنا فی الکتاب من شیئ" کے بارے میں مروی ہے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ کتاب اللہ میں ہر چیز کا بیان ہے۔١٢م

٣٦٧٢۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اراد علم الاولین والآخرین فلیثور القرآن۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ـ ص ٢٥)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اولین وآخرین کا علم حاصل کرنا چاہے وہ قرآن کریم کے معانی میں تحقیق وتفتیش کرے۔

٣٦٧٣۔ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کتاب الله فیه نبأ ماقبلکم وخبر مابعدکم وحکم مابینکم وهو الفصل لیس بالهزل من ترکه من جبار قصمه الله ومن ابتغی الهدی فی غیره اضله الله وهو حبل الله المتین وهو الذکر الحکیم وهو الصراط المستقیم، هو

٣٦٧١۔الاتقان　　النوع الخامس والستون　　٢/١٢٦

٣٦٧٢۔ ــــــــــ

٣٦٧٣۔الجامع للترمذی، باب ماجاء فی فضل القرآن　　٢/١١١

السنن للدارمی　　٣٣٣٤

الذی لایزیغ به الاھواء ولاتلتبس به الالسنه ولاتشبع منه العلماء ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولاینقضی عجائبه ،ھو الذی لم تنته الجن اذا سمعته حتی قالوا انا ھھنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فامنا به من قال به صدق ۔ ومن حمل به اجر ومن حکم به عدل ومن دعا الیه ھدی الی صراط مستقیم خذھا الیك یااعور!۔

(انباء الحی ص ۴۸)

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں، یہ قرآن تمہارے درمیان ایک حکم اور فیصل کی طرح ہے جو فیصلہ کرتا ہے۔ یہ کوئی ہنسی مذاق کی چیز نہیں۔ جو شخص اسے چھوڑے گا ہلاک و برباد ہوگا۔ جس نے اس کے سوا کہیں دوسری جگہ ہدایت تلاش کی تو اللہ تعالیٰ اسے گمراہ فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے جو حکمت سے بھرپور اور صراط مستقیم ہے۔ جسے نہ تو خواہشات ٹیڑھا کرتی ہیں اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوئی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دوہرانے سے پرانا نہیں ہوتا ۔اور اسکے عجائب ختم ہونے والے نہیں۔ جنات نے اس کو سن کر بلاتوقف کہا کہ ہم نے نہایت عجیب وغریب قرآن سنا جو ہدایت کی طرف لے جانے والا ہے۔ لہٰذا ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جس نے اس کے مطابق قول کیا سچ کہا، اور جس نے اس پر عمل کیا ثواب کا مستحق قرار پایا ۔اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا درست کیا، اور جس نے اس کی طرف بلایا سیدھے راستے کی طرف بلایا گیا۔ اے اعور! اسے مضبوطی سے تھام لو۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقات میں فرماتے ہیں: علماء اس سے سیر نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حقیقت کی ایسی حد تک رسائی نہیں پاتے جہاں پہونچکر طلب سے باز رہیں، بلکہ جب جب کسی حقیقت پر اطلاع پاتے ہیں تو ان کے شوق میں پہلے سے اضافہ ہوتا ہے، تو اس طرح نہ وہ سیر ہوتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔ اور قرآن کریم کے عجائب ختم نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے وہ غرائب جن سے تعجب ہوتا ہے وہ منتہی نہیں ہوتے،

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی کامل فقیہ اسی وقت ہوتا ہے جب قرآن حکیم کے معانی میں متعدد وجوہ سے غور کرے۔

۳۶۸۳۔ **عن** مجاهد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما "ومايعلم تاويله الاالله والراسخون فى العلم" انا ممن يعلم تاويله۔

(انباء الحی ص ۴۹)

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: آیات متشابہات کے معانی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور راسخ فی العلم جانتے ہیں اور میں ان میں سے ہوں جو لوگ اس تاویل سے باخبر ہیں۔

۳۶۸۴۔ **عن** الضحاك رضى الله تعالىٰ عنه قال : الراسخون فى العلم يعلمون تاويله ، ولولم يعلموا تاويله لم يعلموا ناسخه من منسوخه ولا حلاله من حرامه ولا محكمه من متشابهه۔ (انباء الحی ص ۴۹)

حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راسخ فی العلم اس کی تاویل جانتے ہیں، اگر نہ جانیں تو پھر ناسخ ومنسوخ، حلال وحرام اور محکم ومتشابہ کی معرفت بھی نہیں حاصل نہیں ہوسکتی۔

۳۶۸۵۔ **عن** عمرو بن عوف المزنى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كبر فى العيدين ،فى الاول سبعا قبل القرأة وفى الآخرة خمسا قبل القرأة۔

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدین میں تکبیریں کہیں، پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات، اور دوسری میں

۳۶۸۳۔ الاتقان للسيوطى ، النوع الثالث والاربعون۔

۳۶۸۴۔ الاتقان للسيوطى ، النوع الثالث والاربعون۔

۳۶۸۵۔ ------------

قرأت سے قبل پانچ۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ میں نے اس حدیث کے سلسلہ میں امام بخاری سے پوچھا تو فرمایا:۔

لیس فی ھذا الباب اصح منه ۔

ابن قطان کتاب الوہم والایہام میں فرماتے ہیں کہ یہ قول تصحیح حدیث صریح نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث اس باب کے زیادہ مشابہ اور ضعف میں اقل ہے۔

(انباء الحی ص ۵۰)

۳۶۸۶۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: خفف عن داؤد القرآن فکاْن یامر بدوابه فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابه ۔ انباء الحی ص ۷۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے قرآن پڑھنا اتنا ہلکا کردیا گیا تھا کہ آپ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور قرآن پڑھنا شروع کرتے تو زین مکمل ہونے سے پہلے ختم فرمالیتے۔

ملا علی قاری نے علامہ توریشتی کا قول نقل کیا امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ قرآن سے مراد یہاں زبور ہے۔ قرآن اس لئے کہا کہ بطور قرأت اس کا اعجاز مقصود تھا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہتا ہے زمانہ کو لپیٹ دیتا ہے۔ جس طرح مکان کو ان کے لئے طے فرماتا ہے۔ یہ ایسی چیزیں

۳۶۸۶۔ الجامع الصحیح للبخاری باب قوله ذریة من حملنا مع نوح الآیه

المسند لاحمد بن حنبل

۳٦۸۰۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کا یقول : وددت انی شعرۃ فی صدر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ انباء الحی ص ۳۵

امیرالمؤمنین حضرت عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے : کاش میں امیرالمؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ کا ایک بال ہوتا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ قرآن کے تمام علوم کا احاطہ نہیں کرسکتے کہ ٹھہر جائیں اور غور وفکر چھوڑ دیں۔ اور اسکے معانی ومعارف بھی منتہی نہیں ہوتے۔ امام قاضی عیاض شفا میں وجوہ اعجاز قرآن کے شروع میں فرماتے ہیں: قرآن کریم کے ہر لفظ کے تحت بہت جملے، کثیر فصول اور علوم زواخر ہیں، دواوین ان معانی سے بھرے ہوئے ہیں جو معنی مستفاد ہوئے۔

ملاعلی قاری علوم زواخر کی تشریح میں حضرت ابن عباس کا یہ قول پیش فرماتے ہیں۔

جمیع العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افہام الرجال

قرآن کریم میں تمام علوم ہیں۔ لیکن لوگ ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

علامہ خفاجی نے فرمایا: جب بعض معانی سے کتابیں بھر گئیں تو کل کا حصر واحاطہ نہ ممکن ہے اور نہ کوئی کتاب اسکا احاطہ کرسکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی۔

تفسیر نیشاپوری میں ہے: کہ اس آیت میں قرآن کے کمال حال پر تنبیہ ہے۔

اقول: مجھے یہاں لفظ حال پسند نہیں۔ کہ قرآن صفت قدیمہ ہے اور تحول وانتقال سے منزہ ہے۔ یہاں پر کمال وصف قرآن کریم کہنا مناسب تھا۔

اتقان میں ہے: امام ابن دنیا فرماتے ہیں کہ علوم قرآن اور ان سے جو مستنبط ومستفاد ہو وہ ایسا سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں۔

۳٦۸۰۔ کنز العمال للمتقی ۳۵٦٦۲ ۱۲/

امام شعرانی طبقات کبری میں سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال میں بیان فرماتے ہیں: کہ آپ فرماتے تھے:

تمام متکلمین، مفسرین، اور مؤولین علم توحید وتفسیر میں قرآن کریم کے ایک حرف کے ادراک میں بھی ایک فیصد معنی کی تہہ تک نہ پہونچ سکے۔

سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ حدیقہ ندیہ میں فتوحات مکیہ سے نقل فرماتے ہیں:

جب اولیائے کرام ترقی فرماتے ہیں تو ان کے وصول کی غایت ونہایت اسمائے الٰہیہ ہوتے ہیں، جب وہ وہاں تک ترقی فرماتے ہیں تو ان پر علوم وانوار کی بارش ہوتی ہے۔ اور یہ بقدر استعداد ان علوم ومعارف کی معرفت وسمجھ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر تشریف لائے۔

الیواقیت والجواہر میں ہے کہ شیخ ابن عربی فرماتے ہیں: میں اپنی تقریر وتحریر میں قرآن کریم سے استفادہ کرتا ہوں، مجھے علم کی کنجیاں عطا ہوئیں تو میں ہر علم میں اسی قرآن سے استفادہ کرتا ہوں۔ (انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ۔ ص ۴۱)

۱۶۸۱۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایکون الرجل فقیھا کل الفقہ حتی یری للقرآن وجوھا کثیرۃ۔

(انباء الحی ص ۴۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک کامل فقیہ نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کریم کے معانی میں مختلف جہتوں سے غور نہ کرے۔

۳۶۸۲۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لایفقہ الرجل کل الفقہ حتی یجعل للقرآن وجوھا۔ (انباء الحی ص ۴۲)

۳۶۸۱۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم

۳۶۸۲۔ مرقات المفاتیح ۲۳۸

کیونکہ عجائب کا ظہور غیر متناہی ہے۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ ۔ص ۲۸)

۳۶۷۴۔ **عن** عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان القرآن ذو شجوز وفنون وظهور وبطون لاتنقضی عجائبه ولاتبلغ غایته ۔ انباء الحی ص ۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کریم میں بہت سے علوم وفنون ہیں، اوراس کے کچھ معانی ظاہر اور کچھ پوشیدہ ہیں ۔اس کے عجائب ختم ہونے والے نہیں اور نہ ان کی انتہا تک رسائی ممکن۔

۳۶۷۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ضمنی الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال : اللهم علمه الکتاب۔ (انباء الحی ص ۳۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود مجھے گلے لگایا اور دعا کی اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما۔

۳۶۷۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال : لو ضاع لی عقال بعیر لوجدته فی کتاب اللہ ۔ انباء الحی ص ۳۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر

۳۶۷۴۔ -----

۳۶۷۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ۲۹/۱ ☆

الجامع للترمذی ۳۸۲۴ ☆

المسند لاحمد بن حنبل ۵۹۲/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۲۵۶/۹

جمع الجوامع للسیوطی ۹۸۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۳۶۵۷

شرح السنة للبغوی ۱۴۶/۱۴ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ۲۲۱/۸

العلل المتناهیة ۲۷۲/۱ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی ۱۰۰

۳۶۷۶۔ اتحاف السادة للزبیدی الباب الرابع فی تفسیر القرآن وتفسیره بالرائی

میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو میں اس کو کتاب اللہ میں پالوں۔

۳۶۷۷۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: سلونی قبل ان تفقدونی فانی لااسئل عن شئ دون العرش الا اخبرت عنہ۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئ۔ ص ۴۵)

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے وصال سے پہلے مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، کہ عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں تم مجھ سے سوال کروگے میں اس کی خبر دوں گا۔

۳۶۷۸۔ عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: شہدت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ یخطب فقال فی خطبتہ! سلونی فواللہ لاتسئلونی عن شئ یکون الی یوم القیمۃ الا حدثتکم بہ۔ (انباء الحی ص ۴۵)

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مجلس وعظ میں حاضر تھا، آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، قسم بخدا تم مجھ سے قیامت تک ہونے والی جن چیزوں کے بارے میں سوال کروگے میں اس کو بیان کرونگا۔

۳۶۷۹۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لو ان علم عمر یوضع فی کفۃ ووضع علم احیاء الارض فی کفۃ لرجح علم عمر بعلمھم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلے میں رکھا جائے اور روئے زمین کے تمام انسانوں کا دوسرے پلے میں تو آپ کا علم سب پر بھاری ہو۔

۳۶۷۷۔ کنز العمال للمتقی ۲، ۲۶۵

۳۶۷۸۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۷۴۰ ۲/۵۶۵

۳۶۷۹۔ ـــــــــ

ہیں جن کا ادراک فضل الٰہی اور فیض ربانی سے ہی ممکن ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں: اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ بطور خرق عادت ہوا، اب خواہ اس کو بسط زمان (زمانہ کو دراز کردینا) سے تعبیر کرو، خواہ طی مکان (مکان کو لپیٹ دینے) سے قرار دو۔ پہلے معنی زیادہ ظاہر ہیں۔ اور یہ معنی ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج مکمل طور پر حاصل ہوئے کہ اس میں طی مکان اور بسط زمان دونوں جمع ہوئے اور ایک آن سے بھی کم میں وہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔

اقول: واقعہ اسراء طی مکان کے قبیل سے نہیں ہے کہ اس میں مکان کی حیثیت وہی ہوگی جو لپیٹے ہوئے کپڑے کی ہوتی ہے اور اس کا حجم چھوٹا ہوتا ہے۔ اور شان اسراء کی کیفیت وہ ہے جس کو قرآن نے بیان فرمایا:

لنریه من آیاتنا۔انه هو السمیع البصیر۔

لہذا اسراء میں بسط زمان ہی تھا۔ اور جب بسط زمان ہے تو پھر طی مکان کی حاجت ہی کیا کہ ایک ہی سے معنی حاصل۔

خاتم الحفاظ علامہ عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں: کہ بعض کے نزدیک قرآن سے مراد یہاں زبور ہے اور بعض نے تورات مراد لی۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ زبور شریف کل مواعظ پر مشتمل تھی، اور احکام بہر حال وہ تورات ہی سے لیتے تھے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں: کہ زبور شریف میں ایک سو پچاس سورتیں تھیں اور وہ سب مواعظ وثنا پر مشتمل۔ ان میں حلال وحرام، فرائض وحدود کچھ نہیں تھے۔ بلکہ ان کے سلسلہ میں تورات پر اعتماد تھا۔

اقول: تورات مراد ہو تو معجزہ اور عظیم وجلیل ہوگا۔ کیونکہ معالم شریف میں ہے کہ ربیع بن انس نے فرمایا:

تورات جب نازل ہوئی تو وہ ستر اونٹوں کا بوجھ تھی۔ اس کا ایک جز ایک سال میں پڑھا جاتا۔ مکمل طور پر از اول تا آخر اس کو صرف چار حضرات انبیائے کرام ہی نے پڑھا۔ یعنی حضرت موسیٰ، حضرت یوشع، حضرت عزیر، حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوۃ والتسلیم۔

اعتراض۔ اس تقدیر پر تو یہ لازم آیا کہ یہاں حضرت داؤد علیہ السلام کے واقعہ میں تورات مراد نہ ہو۔

جواب۔ علامہ خازن فرماتے ہیں: یہاں عدم قرأت سے مراد عدم حفظ ہے۔ یعنی زبانی صرف یہ ہی چار حضرات انبیائے کرام علیہم السلام پڑھتے تھے۔ اور حدیث میں کوئی ایسا جملہ نہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس کو زبانی پڑھتے تھے۔ بلکہ وہ اس کو دیکھ کر از اول تا آخر اس تھوڑے وقت میں پڑھ لیتے۔

ملا علی قاری اس مقام پر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں یہ خرق عادت بطور کرامت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا ہوا کہ آپ سواری پر سوار ہونے کا قصد فرماتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے پھر مکمل مخارج حروف کی ادائیگی کے ساتھ اور معانی قرآن کو سمجھ کر پڑھتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے پورا قرآن کریم ختم فرمالیتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ مجھے جن الفاظ سے یہ واقعہ معلوم ہوا وہ یہ ہیں

۳۶۸۷۔ عن علیا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم کان یبتدئ القرآن من ابتداء قصد رکوبہ مع تحقق المبانی وتفھم المعانی ویختمہ حین وضع قدمہ فی رکابہ الثانی ۔

(انباء الحی ص ۷۸)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سواری پر سوار ہونے کے شروع سے قرآن کریم تلاوت شروع فرماتے، حروف کو مخارج کے ساتھ ادا فرماتے، معانی خوب سمجھتے جاتے ان تمام چیزوں کے باوجود دوسری رکاب میں قدم رکھنے تک پورا قرآن ختم فرمالیتے۔ ۱۲ م

۳۶۸۷۔ مرقات المصابیح لعلی القاری ۵۷۱۸

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : وعدنی ربی ان یدخل من امتی الجنة سبعین الفا بغیر حساب هم الذین لایسترقون ولایطیرون ویکتوون وعلی ربهم یتوکلون ، قلت : ای رب زدنی ، قال : لك بكل واحد من السبعین الفا سبعون الفا ، قلت : ای رب انهم لایکملون قال : اذن نکملهم لك من الاعراب ۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری امت کے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کراتے ہیں نہ بدشگونی لیتے ہیں، اور نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں۔ اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں، میں نے بارگاہ رب تبارک وتعالیٰ میں عرض کیا: اے رب! اگر یہ تعداد ان لوگوں سے پوری نہ ہوئی تو؟۔ فرمایا: پھر میں اعرابی مسلمانوں سے اس تعداد کو مکمل فرمادوں گا۔ ۱۲م

۳۶۹۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یدخل من امتی سبعون الفا الجنة بغیر حساب ،فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه : سبعون الفا ، قال : نعم ، ومع كل واحد سبعون الفا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: کل ستر ہزار، فرمایا: ہاں، اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔

۳۶۹۸۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : ان ربی عزوجل وعدنی من امتی سبعین الفا لا یحاسب مع كل الف سبعین الفا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۹۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۵/۶۰۴

۳۶۹۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۴۱۳۔ ۲/۹۲

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ بیشک میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار جنت میں جائیں گے۔

۳۶۹۹۔ عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج ذات یوم الیھم، فقال لہم : ان ربکم عزوجل خیرنی بین سبعین الفاً یدخلون الجنۃ عفوا بغیر حساب وبین الخبیئۃ عندہ لامتی، فقال لہ بعض اصحابہ : یارسول اللہ ! ایخبأ ذلک ربک عزوجل ؟ فدخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم خرج وھو یکبر، فقال : ان ربی عز وجل زادنی مع کل الف سبعین الفاً، والخبیئۃ عندہ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مجمع میں تشریف لائے اور ان سے فرمایا: بیشک تمہارے رب عزوجل نے مجھے یہ اختیار عطا فرمایا کہ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں۔ یا میری امت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حضور پوشیدہ ہے، بعض صحابہ نے یہ سن کر عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا اللہ عزوجل اس کو پوشیدہ رکھے گا ؟ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو تکبیر پڑھی اور فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھے اس سے زیادہ عطا فرمایا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار، اور معاملہ اب بھی اس کے حضور پوشیدہ ہی ہے۔ اور مجھے یہ اعزاز بخشا کہ میری امت کبھی بھوکی نہ رہے گی اور نہ مغلوب ہوگی۔ مجھے کوثر عطا فرمایا کہ وہ جنت کی نہر ہے جو میرے حوض میں گرتی ہے، اور مجھے عزت، نصرت، اور رعب ودبدبہ عطا فرمایا کہ میری امت کے آگے ایک ماہ کی مسافت سے دوڑتا ہے، اور مجھے یہ اعزاز بھی بخشا کہ میں انبیائے کرام میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔ میرے لئے اور میری امت کے لئے مال غنیمت حلال فرمادیا، اور میرے لئے بہت سی ایسی چیزیں حلال فرمادیں جن کے بارے میں اگلوں کی امتوں پر سختی تھی۔ اور ہم پر کسی طرح کا حرج نہ رکھا

۳۶۹۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲۲۹۹۴ ۵۷۴/۶

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لاحساب علیھم ولاعذاب، مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات ربی ۔ انباء الحی ص۹۲

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ نہ ان سے کسی طرح کا حساب ہوگا اور نہ ان پر عذاب، نیز ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے، اور تین مٹھیاں میرے رب کی طرف سے زائد۔

وفی الباب عن ابی سعید الزرقی وابی سعد الخیز وابی ایوب الانصاری وحذیفۃ بن الیمان وثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعقبۃ بن عبد السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۳۶۹۳۔ عن ابی سعید الزرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بغیر حساب۔ ویشفع کل الف سبعین الفا ثم یحثی ربی ثلث حثیات بکفیہ۔
انباء الحی ص۹۳

حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا، اور ہر ایک ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی، پھر خداوند قدوس اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لیکر داخل جنت فرمائے گا۔

۳۶۹۴۔ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۳۶۹۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی ۳۶۲/۱۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۴۱۸/۴
التفسیر لابن کثیر ۸۲/۲ ☆
۳۶۹۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۴۱۰/۱۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت سبعین الفا من امتی یدخلون الجنۃ بغیر حساب ، وجوھھم کالقمر لیلۃ البدر وقلوبھم علی قلب رجل واحد فاستزدت فربی زادنی مع کل واحد سبعین الفاً ۔ انباء الحی ص ۹۳

امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ستر ہزار میری امت سے ایسے لوگ دیئے گئے جو بلا حساب جنت میں جائیں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کی طرح چمکتے ہوں گے اور وہ سب ایک دل ہوں گے ۔ میں نے ان کی تعداد میں اضافہ کے لئے عرض کیا تو میرے رب نے یہاں تک اضافہ فرمادیا کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار ۔

۳۶۹۵ ۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ربی تعالیٰ اعطانی سبعین الفا من امتی یدخلون الجنۃ بغیر حساب ،قال عمر: یارسول اللہ ! ھلا استزدتہ قال : استزدتہ فاعطانی ھکذا وبسط باعہ ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے رب تبارک وتعالیٰ نے ستر ہزار ایسے امتی عطا فرمائے کہ وہ سب بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے ، حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: یارسول اللہ ! آپ نے اسمیں کچھ زیادہ کیوں نہیں کرالئے ؟ فرمایا: میں نے اضافہ کے لئے عرض کیا تو مجھے اتنا عطا ہوا ۔ اور حضور نے اپنی باہیں پھیلادیں ۔ ۱۲م

۳۶۹۶ ۔ **عن** عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

۳۶۹۵ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۱۹۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۱۰/۴۱۰
التفسیر لابن کثیر ۲/۷۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ۱۰/۵۶۹
کنز العمال للمتقی ۳۲۱۰۵ ☆

۳۶۹۶ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۷۲۵۰ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ترجمہ عمر بن عمید

۳۶۸۸۔انہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یضع قدمہ الیسری فی الرکاب ویشرع القرآن فلاتصل قدمہ الیمنیٰ الی الرکاب الا وقد ختم القرآن۔

آپ اپنا بایاں قدم رکاب میں رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع فرماتے، تو آپ کا داہنا قدم رکاب تک نہیں پہونچ پاتا کہ قرآن کریم ختم فرمالیتے۔۱۲م

۳۶۸۹۔انہ کان یختم القرآن من الملتزم الی الباب۔

نیز آپ کے بارے میں مروی ہے کہ قرآن کریم ملتزم سے دروازہ کعبہ تک ختم فرمالیتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ہمیں ایسے شخص کے بارے میں بھی خبر پہونچی جو چار ختم قرآن رات میں کرتا اور چار دن میں۔

امام عینی قدس سرہ فرماتے ہیں: میں نے ایک حافظ شخص کو دیکھا کہ تین ختم نماز وتر میں کرتا، یعنی ہر رکعت میں ایک ختم۔

ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے

۳۶۹۰۔عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۳۶۸۸۔.................

۳۶۸۹۔اشعۃ اللمعات　　کتاب الفتن

۳۶۹۰۔الجامع الصحیح للبخاری (۸) ☆ الصحیح لمسلم　　کتاب الایمان ☆

المسند لاحمد بن حنبل　۳۲۱/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ۳۲۰/۴

المعجم الکبیر للطبرانی　۶۴/۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۶۷/۵

المسند لابی عوانۃ　۱۴۰/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی ۳۴۱/۹

شرح معانی الآثار للطحاوی　۳۲۰/۴

تعالیٰ علیہ وسلم : یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ،ھم الذین لایسترقون ولا یطیرون وعلی ربھم یتوکلون ۔ انباء الحی ص۹۲۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے جنت میں ستر ہزار بغیر حساب جائیں گے، یہ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کے قائل ہوں گے اور نہ بدفالی کے۔ اور اپنے رب پر توکل رکھتے ہوں گے۔

۳۶۹۱۔ عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیدخلن من امتی الجنۃ سبعون الفا او سبعمائۃ الف متماسکین آخذا بعضھم ببعض حتی یدخل اولھم وآخرھم ، وجوھھم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ۔ (انباء الحی ص۹۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ستر ہزار۔ یا۔ سات سو ہزار جنت میں داخل ہوں گے ،ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے یہاں تک کہ ان کے اول و آخر سب جنت میں داخل ہوں گے اس حال میں کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ۱۲م

۳۶۹۲۔ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ

۳۶۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری

الصحیح لمسلم کتاب الایمان

المسند لاحمد بن حنبل ۲۸۱/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۵/۶

تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۹۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ٤۰۷/۱۰

المسند لابی عوانہ ۱٤۱/۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ٤۹۹/٤

۳۶۹۲۔ الجامع للترمذی ۲٤۳۷

المسند لاحمد بن حنبل ۱٦/٤ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ٤۷۱/۱۱

گیا۔۱۲م

۳۷۰۰۔ عن ابی سعد الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بغیر حساب ویشفع کل الف بسبعین الفا ثم یحثی ربی ثلاث حثیات بکفیہ ، ان ذلک ان شاء اللہ تعالیٰ مستوعب مہاجری امتی ویوفینی اللہ شیئا من اعرابنا۔

حضرت ابوسعد خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کا گروہ ستر ہزار کی شفاعت کرے گا۔ پھر میرا رب عزوجل تین مٹھیاں اپنے دست قدرت سے داخل فرمائے گا۔ بیشک یہ تعداد ان شاء اللہ میری امت کے مہاجرین کو محیط ہوگی بلکہ اس کو اعرابی صحابہ سے پورا فرمائے گا۔

۳۷۰۱۔ عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : غاب عنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما فلم یخرج حتی ظننا انہ لن یخرج فلما خرج سجد سجدۃ فظننا ان نفسہ قد قبضت منہا ، فلما رفع رأسہ قال: ان ربی تبارک وتعالیٰ استشارنی فی امتی ماذا افعل بہم ؟ فقلت: ماشئت ای رب ، ہم خلقک وعبادک ، فاستشارنی الثانیۃ ، من امتی فقلت لہ کذلک ، فقال: لا احزنک فی امتک یامحمد ، وبشرنی ان اول من یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفاً، مع کل سبعون الفاً ، لیس علیہم حساب ، ثم ارسل الی فقال: ادع تجب وسل تعط ، فقلت لرسولہ: او معطی ربی سؤلی؟ فقال: ما ارسلنی الیک الا لیعطیک ، ولقد اعطانی ربی عزوجل ولا فخر، وغفرلی ماتقدم من ذنبی وما تاخر وانا امشی حیا صحیحاً۔ واعطانی ان لاتجوع امتی ولاتغلب ، واعطانی الکوثر فہو نہر من

۳۷۰۰۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۷۰۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲۲۸۲۵ ۶/۵۴٤

الجنة يسيل فى حوضى، واعطانى العز والنصر والرعب يسعى بين يدى امتى شهراً، واعطانى انى اول الانبياء ادخل الجنة، وطيب لى ولامتى الغنيمة، واحل لنا كثيراً مماشدد على من قبلنا، ولم يجعل علينامن حرج ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوشیدہ رہے اور تشریف نہیں لائے۔ حتی کہ ہم نے یہ سمجھا کہ آج آپ تشریف نہیں لائیں گے۔ پھر جب تشریف لائے تو طویل سجدہ فرمایا کہ ہم یہ سمجھے کہ حضور کا وصال ہوگیا۔ پھر جب سر اٹھایا تو فرمایا: میرے رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ فرمایا کہ میں ان کو کیا مقام عطا کروں میں نے عرض کیا: اے میرے رب تو جو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں، پھر دوبارہ مشورہ طلب فرمایا تو اس مرتبہ بھی میں نے وہی جواب دیا، تو فرمایا: اے محبوب! میں تمہیں تمہاری امت کے بارے میں رنجیدہ نہیں کروں گا، اور مجھے یہ بشارت دی کہ سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار جنت میں جائیں گے، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید۔ ان میں سے کسی سے حساب نہیں ہوگا۔ پھر میرے پاس پیغام بھیجا کہ دعا کرو قبول ہوگی، مانگو دیا جائے گا۔ میں نے پیغام رساں سے کہا: کیا میرا رب میرے ہر سوال کو پورا فرمادے گا، تو اس نے جواب دیا: مجھے آپ کا سوال پورا کرنے کے لئے ہی بھیجا ہے۔ تو میرے رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ اور میرے خاصوں کو معاف فرمادیا، میں بحالت صحت وسلامتی چلتا ہوں۔

۲۷۰۲ **عن** رفاعة بن عرابة الجهنى رضى الله تعالىٰ عنه قال: اقبلنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى اذا كنا بالكديد، او قال بقديد۔ فجعل رجال منا يستاذنون الى اهليهم فياذن لهم ۔ فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه، ثم قال: مابال رجال، يكون شق الشجرة التى تلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابغض اليهم من الشق الآخر؟! فلم نر عند ذلك

۲۷۰۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۵۷۸۲ ۵۸۹/۴

من القوم الا با کیاً ، فقال رجل : ان الذی یستاذنك بعد هذا السفیه ، فحمد الله ، وقال : حینئذ اشهد عند الله ، لا یموت عبد یشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله ،صدقاً من قلبه ثم یسدد ، الا سلك فی الجنة ،قال : وقد وعدنی ربی عزّوجلّ ان یدخل من امتی سبعین الفاً لا حساب علیهم ولا عذاب ، وانی لارجو ان لا یدخلوها حتی تبوؤا انتم ومن صلح من آبائکم وازواجکم وذریاتکم مساکن فی الجنة ، وقال : اذا مضی نصف اللیل او قال ثلثاً اللیل ، ینزل الله عزّوجلّ الی السماء الدنیا ، فیقول : لا اسأل عن عبادی احداً غیری ، من اذا یستغفرنی فاغفرله ، من الذی یدعونی استجیب له ، من ذا الذی یسألنی اعطیه ،حتی ینفجر الصبح ۔

حضرت رفاعہ بن عربہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلے یہاںتک کہ مقام کدید یا قدید پہونچے ،تو لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت مانگنا شروع کی ،تو آپ نے اجازت عطا فرمائی اور کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو اللہ کے رسول کے جس جانب (گوشہ دلی) سے وہ اللہ کے رسول سے تعلق رکھتے ہیں ۔وہ ان کی دوسری جانب مقابلہ میں ناپسندندہ ہے،

راوی کہتے ہیں: ہم نے دیکھا کہ یہ سن کر ہرایک رونے لگا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ اس کے بعد اب وہی اجازت چاہے گا جو احمق ہوگا۔ حضور یہ سن کر حمد بجالائے اور فرمایا: تو اب میں اللہ تعالیٰ کے حضور گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی سچے دل سے گواہی دے گا اور اسی پر ثابت قدم رہے گا وہ جنت کے راستہ میں ہوگا۔ پھر فرمایا: اور بیشک رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار جنت میں بے حساب وکتاب اور بغیر عذاب داخل فرمائے گا۔اور بیشک میں امید کرتا ہوں کہ جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر یہ کہ تم اور تمہارے آباء واجداد، اور تمہارے بیوی اور بچے خود اپنا جنت میں ٹھکانا بنائیں ۔ پھر فرمایا: جب آدھی رات یا تہائی رات گذرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنے سوا کسی کو نہیں

مانگتا۔ کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اس کی مغفرت فرماؤں۔ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔ یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی ہے۔ ۱۲ م

۳۷۰۳۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سألت ربی عزوجل فوعدنی ان یدخل من امتی سبعین الفا علی صورة القمر لیلة البدر ، فاستزدت ربی فزادنی مع کل الف سبعین الفا فقلت : ای رب اان لم یکن هؤلاء مهاجری امتی قال : اذن اکملهم لك من الاعراب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی تو وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار لوگ اس حال میں جنت میں جائیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، پھر میں نے اپنے رب سے اس میں کچھ زیادہ کے لئے عرض کیا تو اضافہ فرمادیا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار، میں نے عرض کیا: اے رب! اگر میری امت کے مہاجرین سے یہ تعداد پوری نہ ہوئی تو، فرمایا: پھر میں تمہارے اعرابی صحابہ سے اس کو مکمل فرمادوں گا۔

۳۷۰۴۔ عن عتبة بن عبدالسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان ربی تعالیٰ وعدنی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا بغیر حساب ، ثم یشفع کل الف بسعین الفا ثم یحثی لی ربی کفیه ثلاث حثیات۔

حضرت عتبہ بن عبد اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے۔ پھر ہر ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی۔

۳۷۰۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۳۵۹

۳۷۰۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۱۲۷ ☆ کنزالعمال للمتقی ۳۲۱۰۔ ۱۱/۴۴۷

پھر اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لے کر لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۳۷۰۵۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله وعدني ان يدخل الجنة من امتي اربعمائة ،قال ابوبكر: زدنا يارسول الله ! قال وهكذا وجمع كفيه ،قال : زدنا يارسول الله قال وهكذا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا کہ جنت میں میری امت کے چار سو لوگ داخل ہوں گے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس تعداد میں اضافہ فرمایئے ،فرمایا: اس طرح، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا، پھر عرض کیا اور زیادہ فرمایئے ،فرمایا: اور اس طرح۔

سو میں ننانوے دوزخی

۳۷۰۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عرضت الانبياء باممها ، فجعل النبي يمر ومعه الثلة، والنبي ومعه الاصابة والنبي ومعه النفر، والنبي وليس معه احد حتى مر على موسى عليه السلام معه كبكبة من بني اسرائيل ، فاعجبوني، فقلت: من هؤلاء؟ فقيل :هذا اخوك موسىٰ ومعه بنو اسرائيل ،قلت: فاين امتي؟ قيل : انظر عن يمينك، فنظرت فاذا الظراب قد سد بوجوه الرجال ، ثم قيل لي: انظر عن يسارك، فاذا الافق قد سد بوجوه الرجال فقيل لي: ارضيت؟ قلت: رضيت يارب، رضيت يارب ، فقيل لي : ان مع هؤلاء سبعين الفاً يدخلون الجنة بغير حساب ۔ قال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فداء لكم ابي وامي ان استطعتم ان تكونوا من السبعين الفاً

۳۷۰۵ــــــــــــــــ

۳۷۰۶ـ المعجم الكبير للطبراني　　۹۷۶۵　ـ ۱۰/۶

فافعلوا ، فان قصرتم ، فكونوا من اهل الظراب ، فان قصرتم فكونوا من اهل الافق ، فاني قد رأيت اناسا يتهاوشون فقام عكاشة بن محصن الاسدي ، فقال : ادعولي يا رسول الله! ان يجعلني من السبعين ، فدعا له ، فقام رجل آخر فقال: ادع الله يارسول الله ان يجعلني منهم فقال : قد سبقك بها عكاشة، قال ثم تحدثنا ، فقلنا: من هؤلاء السبعون الالف ؟ قوم ولدوا في الاسلام حتى ماتوا ، فبلغ ذلك النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: هم الذين لايكتوون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی امتوں کے ساتھ مجھ پر پیش کئے گئے ،بعض نبی وہ تھے جن کے ساتھ ایک جماعت تھی ،اور بعض کے ساتھ تین امتی تھے ،اور بعض کے ساتھ کوئی نہیں تھا ، پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کے ساتھ گذرے ، میں نے عرض کیا: اے رب میری امت کہاں ہے؟ فرمایا: اپنی داہنی جانب دیکھو، میں نے دیکھا تو مکہ کے تمام ٹیلے لوگوں سے بھرے پڑے تھے۔ فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: میں راضی ہوں اے رب۔ پھر فرمایا: دیکھو بائیں طرف۔ میں نے دیکھا تو پورا آسمان کا کنارہ بھرا ہوا تھا۔ فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا : اے رب کریم میں راضی ہوں۔ فرمایا: نیز ان کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن اسدی آگے بڑھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے دعا کردیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کردے۔ حضور نے دعا کی: اللّٰھم اجعلہ منھم۔ پھر دوسرے مرد کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے لئے بھی دعا کردیجئے ، فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گئے ، پھر حضور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہوسکے تو ان ستر ا ہزار میں سے ہونا ، اور اگر ان میں سے نہ ہوسکے تو ٹیلے والوں میں ہونا ، اور اگر ان میں سے بھی نہ ہوسکو تو افق والوں میں ہونا ، میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ آپس میں ملتے ہیں (لیکن فتنہ وفساد ڈالتے ہیں) پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ میری امت میں چوتھائی جنتی ہیں ، یہ سن کر صحابہ

کرام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف جنتی ہیں، یہ سن کر بھی نعرہ لگایا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، (ثلة من الاولین وقلیل من الآخرین)

پھر ہم آپس میں کہنے لگے شاید یہ ستر ہزار وہ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اسی پر ان کا انتقال ہوا۔ یہ خبر جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہونچی تو فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں، اور نہ جنتر منتر کے قائل ہیں، اور نہ بدشگونی لیتے ہیں، اور اپنے رب پر سچا توکل رکھتے ہیں۔۱۲م

۳۷۰۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اول من یدعی یوم القیامة آدم علیه الصلوۃ والسلام فترأی ذریته فیقال: ھذا ابوکم آدم، فیقول لبیك وسعدیك، فیقول اخرج بعث جھنم من ذریتك فیقول: یارب! کم اخرج؟ فیقول: اخرج من کل ماۃ تسعة وتسعون، فقالوا: یارسول اللہ! اذا اخذمنا من کل مائة تسعة وتسعون فماذا یبقیٰ منا، قال: ان امتی فی الامم کالشعرۃ البیضاء فی الثور الاسود۔ انباء الحی۔ص ۹۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو قیامت کے دن بلایا جائے گا، آپ کی تمام ذریت آپ کا بغور دیدار کرے گی تو ان سے کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم ہیں، حضرت آدم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے میں حاضر ہوں، اور بارگاہ میں دست بستہ ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنی اولاد سے دوزخیوں کو نکالو، عرض کریں گے: اے رب! کتنے نکالوں؟ رب فرمائے گا: ہر سو میں سے ننانوے (۹۹)۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب ہر سیکڑے سے ننیانوے دوزخ میں جائیں گے تو پھر بچے گا کون؟ فرمایا: میری امت کی تعداد تمام امتوں کے درمیان ایسی ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔۱۲م

۳۷۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الرقاق، باب کیف الحشر

۳۷۰۸۔ عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله یبعث یوم القیامة منادیا ینادی یا آدم !ان الله یامرك ان تبعث بعثا من ذریتك الی النار ، فیقول آدم ، یارب !ومن کم ؟ فیقال له : من کل مائة تسعة وتسعون ۔ هل تدرون ماانتم فی الناس ؟ ماانتم فی الناس الا کالشامة فی جنب البعیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک منادی کو بھیجے گا وہ کہے گا،اے آدم !بیشک اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخ میں دوزخیوں کو بھیجو،حضرت آدم عرض کریں گے:اے رب! کتنوں سے کتنے؟ کہا جائے گا:ہر سو سے ننیانوے،پھر فرمایا: کیا جانتے ہو لوگوں کے درمیان تمہاری تعداد کتنی ہے؟تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل۔۱۲م

ہزار میں نوسوننانوے دوزخی

۳۷۰۹۔ عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یقول الله عزوجل یوم القیامة یا آدم ! قم فابعث بعث النار من ولدك ،فیقول : لبیك وسعدیك والخیرفی یدیك یا رب ! ومابعث النار ؟ فیقول : من کل الف تسعمائة وتسعون ،قال : فیقولون این ذاك الواحد ؟ فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تسعمائة وتسعون من یاجوج وماجوج ومنکم واحد۔ انباء الحی ۔ص ۹۹

۳۷۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل

کنزل العمال للمتقی ۳۰۱۴ ۳۲/۲

۳۷۰۹۔ معالم التنزیل للبغوی تحت آیة یوم ترونها تذهل ۔۔ الآیة

جامع البیان لابن جریر تفسیر سورة الحج ۱۱۲/۱۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم! جاؤ اپنی اولاد سے دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو، عرض کریں گے: میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، بھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے اے رب! کتنوں کو بھیجو؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیانوے (۹۹۹)۔ راوی کہتے ہیں: صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ ایک کہاں ہوگا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یاجوج ماجوج کی تعداد تم میں کے ایک کے مقابل نوسوننیانوے ہے۔

۳۷۱۰۔ **عن** ابی سعید الخدریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ تعالیٰ یا آدم! فیقول لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک، قال: اخرج بعث النار، قال ومابعث النار، قال: من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین، ف عندہ بشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکاریٰ وماھم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید، قال: فاشتدذلک علیھم، قالوا: یارسول اللہ! أینا ذاک الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ابشروا فان من یاجوج وماجوج الف ومنکم رجل، قال: ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا ربع اھل الجنۃ فحمدنا اللہ تعالیٰ و کبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ فحمدنا اللہ و کبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا شطر اھل الجنۃ، ان مثلکم فی الامم کمثل الشعرۃ البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالشعرۃ السوداء فی الثور الابیض۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! حضرت آدم عرض کریں گے میں حاضر

۳۷۱۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، باب کون ھذہ الامۃ نصف اھل الجنۃ، ۱/۱۱۷
جامع البیان لابن جریر تفسیر سورۃ الحج ۱۰/۱۱۲

ہوں، تیری بارگاہ میں دست بستہ، کل بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے، فرمائے گا: دوزخیوں کو نکالو، عرض کریں گے کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیانوے۔ یہ وقت وہ ہوگا کہ بچے غم کے مارے بوڑھے ہوجائیں گے، اور ایسا سخت وقت ہوگا کہ حاملہ اپنا حمل وضع کردے، تمہیں معلوم ہوگا کہ لوگ نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشے میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام پر یہ حکم سخت گراں گذرا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں وہ کون شخص ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بشارت حاصل کرو کہ یاجوج ماجوج کی تعداد ایک ہزار اور تم میں کا ایک ان کے مقابل ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی آرزو ہے کہ تم جنتیوں میں ایک چوتھائی ہو یہ سن کر ہم نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر حضور نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی خواہش ہے کہ تم ایک تہائی ہو، یہ سن کر پھر ہم نے حمد وتکبیر بیان کی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم جنتیوں میں تعداد کے لحاظ سے آدھے ہو۔ بیشک تمہاری مثال امتوں میں ایسی ہے ہے جیسے سفید بال کالے بیل کے جسم میں۔ یا کالا بال سفید بیل کے جسم میں۔ ۲۱۴م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ کرمانی اور علامہ عینی نے شروح بخاری میں فرمایا کہ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں:

یہاں حضرت ابوہریرہ کی حدیث کو حضرت ابوسعید کی حدیث پر تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ ابوہریرہ کی حدیث زیادہ تعداد پر مشتمل ہے۔ یعنی ابوسعید کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہر ہزار میں ایک جنتی ہے، اور ابوہریرہ کی حدیث ہر ہزار میں دس لوگوں کو جنتی بتارہی ہے۔ لہذا حکم تقدم زائد کے لئے حاصل۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے، یہاں تو معاملہ برعکس ہے وجہ یہ ہے کہ سوق کلام جنتیوں کی تعداد بتانے کے لئے نہیں بلکہ ان کو بتانا مقصود ہے جو جہنمی ہیں۔ لہذا حدیث

ابوہریرہ کا اقتضا یہ ہے کہ ہزار میں نوسونوے (۹۹۰) جہنمی ہوں۔ اور ابوسعید کی حدیث نو سوننیانوے (۹۹۹) کو بتاری ہے۔ تو حکم تقدم زائد کے لئے ہوا۔

اس کے علاوہ یوں سمجھا جائے کہ حدیث ابوہریرہ کی دلالت اگر اس بات پر تسلیم کر لی جائے کہ ناجی دس ہیں، تو یہ بطور مفہوم ہوگا۔ اور حدیث ابوسعید کا منطوق یہ ہے کہ جہنمی (۹۹۹) ہیں۔ اور مفہوم کبھی منطوق کے معارض ومقابل ہوسکتا ہے؟۔ انباء الحی ص ۱۰۵

۳۷۱۱۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لاادری اربعین یوما اواربعین شهرا اواربعین عاما، فیبعث الله عیسی بن مریم کانه عروة بن مسعود فیطلبه وفیهلکه ، ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوة ثم یرسل الله ریحا باردة من قبل الشام فلایبقی علی وجه الارض احد فی قلبه مثقال ذرة من خیر او ایمان الا قبضته حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلته علیه حتی تقبضه قال سمعتها من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،قال: فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع یعرفون معروفا ولاینکرون منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون فماتامرنا فیامرهم لعبادة الاوثان وهم فی ذلک دار رزقهم حسن عیشهم ثم ینفخ فی الصور لایسمعه احد الا اصغی لیتاو رفع لیتا ،قال واول من یسمعه رجل یلوط حوض ابله قال فیصعق ویصعق الناس ثم یرسل انه او قال ینزل الله مطرا کانه الطل اوالظل نعمان الشاك وتنبت منه اجسادالناس ثم ینفخ فیه اخری فاذاهم قیام ینظرون ثم یقال ،یاایهاالناس هلموا الی ربکم وقفوهم انهم مسئولون ثم یقال اخرجوا بعث النار فیقال : من کم فیقال من کل الف تسع مائة وتسعة وتسعون قال فذلك یوم یجعل الولدان شیبا وذلك یوم یکشف عن ساق ۔

۳۷۱۱۔ الصحیح لمسلم کتاب الفتن باب ذکر الرجال ۲/۳۰۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال میری امت میں ظاہر ہوگا اور چالیس تک رہے گا، راوی کہتے ہیں: مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ حضور نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود کی شکل وشباہت کے ہونگے، وہ اس کو تلاش کر کے قتل کریں گے، پھر لوگ سات سال تک اس طرح رہیں گے کہ ان کے درمیان کوئی عداوت ودشمنی نہ ہوگی، سب ایک دل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس کے ذریعہ روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کی روح قبض ہو جائے گی خواہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ہی ایمان ہو۔ اس وقت کوئی شخص اگر پہاڑ کی کھائی میں ہوگا وہاں بھی یہ ہوا پہونچے گی اور اس کی روح قبض ہو جائے گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اب روئے زمین پر بد باطن اور فساق وفجار ہی رہ جائیں گے، پرندوں کی طرح جلد باز بے عقل، اور درندوں کی طرح سبک عقل بد اخلاق۔ نہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے، اور نہ بری کو برا۔ اسی درمیان ان کے پاس شیطان ایک صورت میں آئے گا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی، وہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے، تو وہ ان کو بتوں کی عبادت کا حکم دے گا۔ لہذا وہ بت پوجیں گے اور اس کے باوجود ان کی روزی کشادہ ہوگی اور مزے سے زندگی گذاریں گے، پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس کو جو بھی سنے گا وہ بے ہوش ہوکر گر پڑے گا۔ اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپتا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو مثل نطفہ کے ہوگی، کہ جس سے لوگوں کے جسم اگیں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے کھڑے ہوں گے، پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دو، تمہارا احساب کتاب ہوگا۔ پھر کہا جائے گا: دوزخیوں کو نکالو: عرض کیا جائے گا۔ کتنے؟ کہا جائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننیانوے (۹۹۹)۔ تو یہ وقت سخت ہوگا کہ غم کی وجہ سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے، اور پنڈلی سختی کے سبب کھل جائے گی۔ ۱۲ م

۳۷۱۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ لآدم ابعث بعث النار،قال یا رب! مابعث النار،قال: تسعمائۃ وتسعۃ وتسعون فی النار وواحدالی الجنۃ فانشاء المسلمون یبکون،فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قاربوا سددوا فانھا لم تکن نبوۃ قط الا کان بین یدیھا جاھلیۃ قال فیؤخذ العدد من الجاھلیۃ فان تمت والا کملت من المنافقین وما مثلکم والامم الا کمثل الرقمۃ فی ذراع الدابۃ او کالشامۃ فی جنب البعیر ثم قال: انی لارجو ان تکونوا ربع اھل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا نصف اھل الجنۃ فکبروا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو حضرت آدم عرض کریں گے کتنے؟ فرمائے گا: نوسو ننانوے (۹۹۹) دوزخ کی طرف اور ایک جنت کی طرف۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے رونا شروع کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو، جب بھی کسی نبی کی نبوت کا زمانہ آیا تو اس سے پہلے متصل جاہلیت کا دور بھی تھا، یہ تعداد جاہلیت کے لوگوں سے لی جائے گی، اگر تعداد مکمل ہوگئی تو ٹھیک ورنہ یہ تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی، تمہاری اور پہلی امتوں کی مثال ایسی ہے جیسے جانور کے بازو میں داغ یا اونٹ کے پہلو میں تل۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کا چوتھائی حصہ ہوگے، انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا ۔پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنت کا تہائی حصہ ہوگے، انہوں نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے۔ پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔۱۲م

۳۷۱۳۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا مع النبی صلی اللہ

۳۷۱۲۔ الجامع للترمذی ابواب التفسیر ،تفسیر سورۃ الحج ۱۴۶/۲

۳۷۱۳۔ الجامع للترمذی باب تفسیر الحج ۱۴۶/۲

تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فتفاوت بین اصحابہ فی السیر فرفع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صوتہ بھاتین الآیتین ۔یاایھاالناس اتقوا ربکم ،ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم الی قولہ ولکن عذاب اللہ شدید ، ولما سمع ذلک اصحابہ حثوا المطی وعرفوا انہ عند قول یقولہ فقال: ھل تدرون ای یوم ذلک ،قال اللہ ورسولہ اعلم ،قال ذلک یوم ینادی اللہ فیہ آدم فیتادیہ ربہ فیقول آدم ! ابعث بعث النار ، فیقول ای رب !وما بعث النار ، فیقول من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعون الی النار وواحد الی الجنۃ ، فیئس القوم حتی ما ابد وابضاحکۃ فلما رأی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی با صحابہ قال : اعملوا وابشروا، فوالذی نفس محمد بیدہ انکم لمع خلیقتین ماکانتا مع شئ الا کثر تاہ یاجوج وماجوج ومن مات من بنی آدم وبنی ابلیس ، قال : فسری عن القوم بعض الذی یجدون ،قال: اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیدہ ما انتم فی الناس الا کالشامۃ فی جنب البعیر او کالرقمۃ فی ذراع الدابۃ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، چلتے چلتے صحابہ کرام ایک دوسرے سے جدا ہو گئے ۔ حضور نے یہ دو آیتیں ۔"یا ایھا النا س اتقوا ربکم الآیۃ" ۔اور" ان زلزلۃ الساعۃ شئی عظیم" سے" ولکن عذا ب اللہ شدید" تک بلند آواز سے تلاوت فرمائیں۔ صحابہ کرام نے یہ آواز سن کر جانوروں کو تیز کر دیا اور سمجھ گئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مقام پر ہیں ۔ حضور نے فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا دن ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو ندا فرمائے گا، اے آدم جہنمیوں کا لشکر تیار کرو، آپ عرض کریں گے: وہ لشکر کیا ہے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نو سو ننانویں (۹۹۹) جہنم میں اور ایک جنت میں، یہ سنکر صحابہ کرام خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ کوئی ہنستا بھی دکھائی نہیں دیتا تھا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا: عمل کرو اور خوش خبری سنو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

میں میری جان ہے، بیشک تم اس طرح کی دومخلوقوں کے ساتھ ہوگے کہ جس کے ساتھ وہ ہوں گی اسے بڑھادیں گی۔ یہ یاجوج وماجوج ہیں۔اوروہ لوگ جو حضرت آدم کی اولاد اور ابلیس کی اولاد سے مرگئے۔ یہ سنکر صحابہ کرام خوش ہوگئے، تو حضور نے فرمایا: کام کرو اور بشارت سنو، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل۔ یا جانور کے بازو میں داغ۔۱۲م

۳۷۱۴۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ :یا آدم ! قم فابعث النار ، فیقول یارب من کم ؟ فیقول من کل الف تسعمائة وتسعة وتسعین الی النار وواحد الی الجنة ، فشق ذلك علی القوم ووقعت علیهم الکآبة والحزن ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انی لارجو ان تکونوا شطر اهل الجنة ، ففرحوا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اعملوا وابشروا فانکم بین خلیقتین لم یکونا مع احد الاکثرتاه یاجوج وماجوج وانما انتم فی الناس او فی الامم کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الناقة وانما التی جزء من الف جزء ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم! اٹھواور دوزخیوں کا گروہ تیار کرو، حضرت آدم عرض کریں گے: اے رب! کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیانوے دوزخ میں اور ایک جنت میں۔ یہ سنکر صحابہ کرام کو نہایت دشوار گزرا اور مشقت ورنج میں مبتلا ہوگئے۔ تو حضور نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں نصف ہو، یہ سنکر خوش ہوئے ، پھر حضور نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت سنو، تم ایسی دومخلوقوں کے ساتھ ہو کہ جس کے ساتھ بھی یہ ہوں گی اس کو بڑھادیں گی ،یعنی یاجوج وماجوج۔ تم امتوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا اونٹنی کے پہلو میں داغ، میری امت تو ایک ہزار میں فقط ایک ہے۔۱۲م

۳۷۱۴۔ المستدرك للحاکم کتاب الاحوال ۸۶۹۷ ۶۱۲/۴

۳۷۱۵۔ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما نزلت "یاایها الناس اتقوا ربکم وان زلزلة الساعة شئ عظیم" (الحج ۔ ۱) علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو فی مسیرله فرفع بها صوته حتی ثاب الیه اصحابه فقال : اتدرون ای یوم هذا؟ یوم یقول الله لآدم یا آدم قم فابعث النار من کل الف تسع مائة وتسعة وتسعین ، فکبر ذلك علی المسلین فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سددوا وقاربوا وابشروا فوالذی نفسی بیده ماانتم فی الامم الا کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الدابة فان معکم لخلیقتین ماکانتا مع شئ الا کثرتاه یاجوج وماجوج ومن هلك من کفرة الجن والانس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب [یا ایہا الناس ! اتقوا ربکم الآیۃ۔اور ۔ ان زلزلۃ الساعۃ الآیۃ] یہ دو آیتیں نازل ہوئی تو حضور سفر میں تھے، حضور نے ان کو بلند آواز میں تلاوت فرمایا یہاں تک کہ صحابہ کرام آپ کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے فرمایا: جانتے ہو ان آیات میں کون سے دن کا ذکر ہے؟ پھر فرمایا: اس دن کا کہ اللہ تعالی حضرت آدم سے فرمائے گا: اے آدم! جاؤ ہر ہزار میں سے نوسو ننیانوے (۹۹۹) کا لشکر دوزخ میں بھیجو، یہ سنکر صحابہ کرام کو بہت دشوار گزرا، تو حضور نے فرمایا: ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور ساتھ ہی خوشخبری سنو، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم نہیں ہو امتوں میں مگر جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا جانور کے بازو میں داغ، کہ تمہارے ساتھ ایسی دو مخلوقیں ہیں کہ جس کے ساتھ ہوں ان کی کثرت بڑھا دیں۔ ی عنی یاجوج و ماجوج، اور جو کافر جن وانس مر گئے۔ ۱۲م

یاجوج وماجوج اولاد آدم سے ہیں

۳۷۱۶۔ عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : ان رسول الله صلی الله

۳۷۱۵۔ المستدرك للحاکم ، کتاب الاحوال ، ۸۶۹۲ ، ۶۱۱/۴

۳۷۱۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲۰۳۴ ، ۲۹۰/۱۱

تعالیٰ علیه وسلم قرأ :(یوم یجعل الولدان شیبا) قال: ذلک یوم القیامة وذلک یوم یقول الله جل ذکره لآدم ، قم فابعث من ذریتك بعثا الی النار ، فقال : من کم یارب ؟ قال : من الف تسعمائة وتسعة وتسعین وینجو واحد ، فاشتد ذلک علی المسلمین وعرف ذلک رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حین البصر ذلک فی وجوههم ان بنی آدم کثیر ، وان یاجوج وماجوج من ولد آدم وانه لایموت منهم رجل حتی یرثه لصلبه الف رجل وفیهم وفی اشباههم جنة لکم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [یوم یجعل الولدا ن شیبا] تلاوت فرمائی اور فرمایا یہ قیامت کا دن ہوگا۔اس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا: اے آدم اٹھو اور اپنی اولاد سے جہنم میں بھیجو،عرض کریں گے،کتنوں میں کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیانوے۔اور ایک نجات پائے گا۔مسلمانوں پر یہ بہت شاق گزرا اور حضور نے اس کو محسوس کیا تو ارشاد فرمایا: آدم کی اولاد تو بہت ہے، یاجوج و ماجوج بھی آدم کی اولاد سے ہیں،اور ان کی کثرت کا عالم تو یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار شخص دیکھ چکا ہوتا ہے،لہٰذا ان جیسے لوگ تمہارے لئے ڈھال ہوں گے۔۱۲م

۳۷۱۷۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یقول الله تبارك وتعالیٰ یوم القیامة : یا آدم قم فجهز من ذریتك تسعمائة وتسعة وتسعین الی النار وواحدا الی الجنة ،فکبأ اصحابه وبکوا فقال : ارفعوا رؤسکم ، فوالذی نفسی بیده مالمتی فی الامم الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۷۱۷۔ کنز العمال للمتقی ۳۰۱۶ ۲/۳۲

نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم اٹھو اور اپنی اولاد سے نوسو ننیانوے جہنم کے لئے تیار کرو اور ایک جنت کے لئے۔ یہ سنکر صحابہ کرام جھک گئے اور رونے لگے، فرمایا: اپنے سروں کو اٹھاؤ، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری امت کی مثال امتوں کے بیچ ایسی ہے جیسے ایک سفید بال کالے بیل کے جسم پر۔ ۱۲م

۳۷۱۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا كان يوم القيامة فان ربنا يدعو آدم فيقول: يا آدم! اخرج بعث النار من كل الف تسعمائة و تسعة وتسعين يساقون الى النار سوقا مقرنين زرقا كالحين، فاذا خرج بعث النار شاب كل وليد۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو رب تعالیٰ حضرت آدم کو ندا فرمائے گا اور حضرت آدم کو حکم ہوگا کہ تم ہر ہزار سے نوسو ننیانوے کو دوزخ کے لئے تیار کرو، ان کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا جیسے جانوروں کا جوئے میں جوڑ کر ہانکا جاتا ہے، اور نیزوں کے ذریعہ لیجایا جائے گا جیسے قتل گاہ میں ہلاکت کے لئے، جب جہنم کا گروہ نکلے گا تو اس وقت کی سختی سے بچے بھی بوڑھے ہو جائیں گے۔ (۱۲)

۳۷۱۹۔ **عن** الحسن البصرى مرسلا قال: بلغنى ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لما قفل من غزوة العسرة ومعه اصحابه بعد ماشارف المدينة، قرأ (يا ايها الناس اتقوا ربكم و ان زلزلة الساعة شئ عظيم، يوم ترونها الآية) فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اتدرون اى يوم ذاكم؟ قيل: الله و رسوله اعلم، فذكر نحوه الا انه زاد: وانه لم يكن رسولان الا كان بينهما فترة من الجاهلية، فهم اهل النار، وانكم بين ظهرانى خليقتين لايعادهما احد من اهل الارض الا كثروهم وهم ياجوج وماجوج وهم اهل النار و تكمل العدة من المنافقين۔

۳۷۱۸۔ الدر المنثور للسيوطی ۱ سورة المزمل

۳۷۱۹۔ جامع البيان لابن جرير تفسير سورة الحج ۱۰/۱۱۱

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوہ عسرہ سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے، جب آپ مدینہ طیبہ سے قریب ہوئے تو آپ نے یہ آیتیں پڑھیں، [یاایھا الناس اتقوا ربکم ،اور۔ ان زلزلۃ الساعۃ شئی عظیم ، یوم ترونھا الآیۃ] اورارشاد فرمایا: کیا جانتے ہو یہ کونسا دن ہوگا؟ عرض کیا گیا: اللہ ورسول زیادہ جانتے ہیں، پھر راوی نے اسی طرح بیان کیا، اور اتنا اضافہ بھی کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمنے ارشاد فرمایا: ہمیشہ دو رسولوں کے درمیان زمانہ فترت یعنی جاہلیت کا زمانہ رہا، ان میں عموما لوگ دوزخی ہیں، اورتم تو ایسی دومخلوقوں کے درمیان ہو کہ جب بھی اہل زمین میں سے وہ کسی کے ساتھ ہوں گی تو ان کو بڑھادیں گی، یہ یاجوج وماجوج ہیں اور یہ سب دوزخی ہیں، اور پھر بھی کمی رہی تو تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام احادیث میں غور کرو، کہ پہلی تین احادیث میں سو میں ایک کو ناجی فرمایا لکن ساتھ ہی یہ قید بھی ذکر فرمائی کہ اپنی ذریت سے۔ یا اپنی اولاد سے۔لیکن جن روایات میں ہزار میں ایک کو جنتی فرمایا وہاں یہ قید نہیں۔

یہ تمام تفصیل اس صورت میں ہے کہ یاجوج وماجوج حضرت آدم کی اولاد سے بطریق معہود نہ ہوں۔ کیونکہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ قوم حضرت آدم کی اولاد سے ہے یا نہیں۔

حضرت وہب وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہ اولاد آدم ہی سے ہیں۔

۳۷۲۰۔ان یاجوج وماجوج من ولد آدم۔

بیشک یاجوج وماجوج حضرت آدم کی اولاد میں سے ہیں۔۱۲م

۳۷۲۰۔ مجمع الزوائد للھیثمی ۸/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۴/۲۵۰

کنز العمال للمتقی ۳۸۸۷۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۳۶۶

۳۷۲۱۔ان یاجوج وماجوج من ذریة آدم :

بیشک یاجوج وماجوج حضرت آدم کی ذریت میں سے ہیں۔۱۲م

۳۷۲۲۔ **عن** حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن یاجوج وماجوج فقال : انه کل امةاربع مائة الف امة لا یموت الرجل منهم حتی ینظر الی الف ذکر بین یدیه من صلبه کل قد حمل السلاح ، قلت :یا رسول اللہ! صفهم لنا قال : هم ثلاثة اصناف، صنف منهم امثال الارز ، قلت : وما هو الارز ؟ قال: شجرة الصنوبر ، شجرة بالشام طول الشجرة عشرون ومائة ذراع فی السماء ، وصنف منهم عرضه وطوله سواء عشرون ومائة ذراع فی السماء ، قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : هم الذین لا یقوم لهم الجبل ولا حدید ، وصنف منهم یفترش احدی الاذن ویلتحف بالاخری ولا یمرون بقلیل ولا بکثیر ولا بجمل ولا خنزیر الا اکلوه ، ومن مات منهم اکلوه، مقدمتهم بالشام وساقتهم بخراسان ، یشربون انهار المشرق وبحیرة طبریة ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاجوج وماجوج کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ چار لاکھ لوگوں کا گروہ ہے،ان کی تعداد اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار ہتھیار بند جوان دیکھ لیتا ہے، میں نے عرض کیا: حضور ان کا کچھ حال بیان فرمادیں ،فرمایا: ان کی تین قسمیں ہیں۔ایک ارز کے مثل ہے، میں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: شام میں ایک درخت ہے صنوبر نامی ،اس کی لمبائی ایک سوبیس ہاتھ ہوتی ہے۔ دوسری قسم یہ کہ ان کا طول وعرض برابر ہوتا ہے یعنی ایک سوبیس گز۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کہ روبرو پہاڑ اور لوہا کچھ نہیں۔ تیسری قسم کے لوگ اتنے بڑے بڑے کانوں والے ہیں کہ ایک کان بچھاتے ہیں اور دوسرا اوڑھ لیتے

۳۷۲۱۔ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۶/۱۳

۳۷۲۲۔ الکامل لابن عدی ۱۶۹/۶

ہیں۔ اور تھوڑی یا زیادہ، اونٹ یا خنزیر جس کے پاس سے گزرتے ہیں اس کو کھا جاتے ہیں، اوران میں جو مرتا ہے اس کو بھی کھا لیتے ہیں۔ ان کا اگلا حصہ شام میں اور باقی چلنے والے خراسان میں ہوں گے۔ پورب اور طبرستان کے دریاؤں کا سب پانی پی جائینگے۔ ۱۲ م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت کعب احبار یاجوج وماجوج کو اولاد آدم سے تو شمار کرتے ہیں لیکن حضرت حوا کے واسطہ سے نہیں۔ بلکہ اس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام ایک مرتبہ سوئے تو حتلام ہوا، اس کے اجزاء مٹی میں پیوست ہوگئے، اور یاجوج ماجوج کی تخلیق اس سے ہوئی۔

اقول: ان احادیث واقوال میں تطبیق ممکن ہے۔ یعنی اولاد آدم سے بایں معنی ہیں کہ ان کے پانی اور اجزاء سے پیدا ہوئے۔ اور نفی اس اعتبار سے ہے کہ اولاد اس کو کہا جاتا ہے جو بیوی کے واسطہ سے ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ۔

اس کے کیوں کر بچہ ہو حالانکہ اس کی بیوی نہیں۔

لہذا یہ ان روایات کے منافی نہیں جو گذریں۔ اور آئندہ احادیث بھی اس پر دال ہیں۔

یہاں یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بد خوابی سے منزہ ہوتے ہیں تو پھر احتلام چہ معنی دارد۔

اس کا جواب یہ ہے کہ شیطانی دخل سے جو احتلام ہو اس سے بلاشبہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پاک ہوتے ہیں۔ البتہ قبض ودفع فضلہ کے طور پر احتلام کی وہی حیثیت ہے جو بول وبراز کی۔ فتح الباری کے معنی کا یہی خلاصہ ونچوڑ ہے۔ اور شیخ الاسلام امام نووی نے اپنے فتاوی میں اسی کو اختیار فرمایا۔ فرماتے ہیں: کہ یاجوج وماجوج جمہور علماء کے نزدیک اولاد آدم سے ہیں البتہ حضرت حوا سے نہیں۔ لہذا یہ ہمارے علاتی بھائی ہوئے۔

ہاں فتح الباری میں اس قول پر اعتماد کیا کہ یہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں۔ ورنہ یہ اعتراض وارد ہوگا کہ یہ طوفان نوح میں کہاں رہے۔

اقول: اولا۔ ان کا حضرت آدم علیہ السلام کے نطفہ سے ہونا اس چیز کو واجب نہیں کرتا کہ یہ طوفان کے وقت بھی موجود ہوں۔ ایسا کیوں ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان اجزائے منویہ کو ایک مدت تک زمین میں محفوظ وودیعت رکھا اور پھر طوفان کے بعد انہیں سے ان کو پیدا فرمایا۔

ثانیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کا ایک جوڑا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ایمان لایا ہو اور ان کو کشتی میں سوار کرلیا گیا اور باقی سب غرق ہو گئے ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کی اولاد سے سب کو وجود بخشا۔ اور ان کا نادراً ایمان لانا مستبعد نہیں۔ جیسا کہ آئندہ احادیث سے واضح ہوگا۔ انباء الحی ص ۱۰۴

۳۷۲۳۔ ان یاجوج وماجوج لهم نساء يجامعون ماشاؤا وشجر يلقحون ماشاؤا۔

بیشک یاجوج وماجوج کی عورتیں ہیں وہ ان سے جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔

۳۷۲۴۔ ان ياجوج وماجوج يجامعون ماشاؤا ولا يموت رجل منهم الاترك من ذريته الفا فصاعدا۔

یاجوج وماجوج جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔ ان کا کوئی ایک شخص جب مرتا ہے جب اپنی صلبی اولاد سے ایک ہزار اشخاص یا ان سے زیادہ کی تعداد دیکھ لیتا ہے۔ ۱۲م

۳۷۲۵۔ ان ياجوج وماجوج اقل مايترك احدهم لصلبه الفا من الذرية۔

بیشک یاجوج وماجوج میں کوئی اتفاق سے ہوگا جو اپنی موت کے وقت ایک ہزار سے کم افراد اپنی اولاد سے چھوڑ کر جائے۔ ۱۲م

۳۷۲۶۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۳۷۲۳۔ الدر المنثور للسیوطی ۴/ ۲۵۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۳/ ۱۰۹

کنز العمال للمتقی ، ۳۸۸۷ ☆

۳۷۲۴۔ فتح الباری للعسقلانی ۱۳/ ۱۰۶

۳۷۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۵۱۱ ☆ ۱۰۲۵۴ ، کنز العمال للمتقی ، ۳۸۸۶۹

البدایة والنهایة لابن کثیر ۲/ ۱۱۲ ☆

علیہ وسلم : ان یاجوج وماجوج لیحفرن السد کل یوم ، حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال الذی علیهم : ارجعوا فستحفرونه غداً ، فیعودون الیه کاشد ما کان ، حتی اذا بلغت مدتهم واراد اللہ عز وجل ان یبعثهم الی الناس حفروا حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال الزی علیهم :ارجعوا فستحفرونه غداً ان شاء اللہ ویستثنی ، فیعودون الیه وهو کهیئة حین ترکوه ، فیحفرونه ویخرجون علی الناس ،فینشفون المیاه ، ویتحصن الناس منهم فی حصونهم، فیرمون بسهامهم الی السماء فترجع وعلیها کهیئة الدم ، فیقولون :قهرنا اهل الارض وعلونا اهل السماء فیبعث اللہ علیهم نغفاً فی اقفائهم ، فیقتلهم بها ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :والذی نفس محمد بیده،ان دواب الارض لتسمن شکراً من لحومهم ودمائهم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یاجوج وماجوج ہر ایک دن دیوار کھودتے ہیں ،جب سورج کی شعاع کے دیکھنے کی حد تک پہونچ جاتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے چلو اب کل جلد کھودلیں گے ،دوسرے دن پھر وہ اسی طرح لوٹ جاتے ہیں ، یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہوگی اور اللہ تعالیٰ یہاں کے انسانوں تک پہونچنے کا ان کے لئے ارادہ فرمائے گا تو وہ کھودتے رہیں گے یہاں تک کہ سورج کی شعاعوں کو دیکھنے کے قریب پہونچیں گے تو اب ان کا سردار کہے گا لوٹ چلو اب انشاء اللہ کل اس کو کھودلیں گے ، جب دوسرے دن آئیں گے تو اس مرتبہ اس حالت پر رہے گی جس پر چھوڑا تھا اور آج یہ اس دیوار کو کھود کر لوگوں کی طرف نکل پڑیں گے ، جہاں سے نکلیں گے وہاں کے پانی خشک کردیں گے ،لوگ اپنے مضبوط مقامات پر چڑھ جائیں گے ، یہ سب مل کر آسمان کی طرف تیر چلائیں ، ادھر سے تیر خون میں ڈوبے ہوئے آئیں گے ، یہ دیکھ کر کہیں گے : ہم نے زمین والوں پر بھی اپنی عظمت کا سکہ بٹھادیا اور آسمان والوں کو بھی زیر کرلیا ۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں میں ایک قسم کے پھوڑے پیدا فرمائے گا جس سے یہ سب مرجائیں گے ، پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں

میری جان ہے کہ زمین کے جانوران کے گوشت اورخون سے موٹے ہوجائیں گے۔۱۲م

ان تمام توجیہات کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ نے جو تحقیق پیش فرمائی وہ اس طرح ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فی الواقع حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام احتلام سے پاک ومنزہ ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: ان عبادی لیس لک علیهم سلطن و کفیٰ بربك وكيلا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

طبرانی معجم کبیر میں بطریق عکرمہ اور دینوری مجالس میں بطریق مجاہد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ فرمایا:

کبھی کسی نبی کو احتلام نہ ہوا، احتلام تو نہیں مگر شیطان کی طرف سے۔

کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو مروی ہوا کہ یاجوج وماجوج نطفۂ احتلام سیدنا آدم علیہ السلام سے بنے ہیں، اول کعب ہی سے اس کا ثبوت صحت کو نہ پہنچا، اس کا ناقل ثعلبی حاطب لیل ہے، کمافی العمدۃ القاری، نووی نے حسب عادت ان کا اتباع کیا، پھر کعب صاحب اسرائیلیات ہیں، ان کی روایت کہ مقررات دین کے خلاف ہو مقبول نہیں، ہاں امام نووی وحافظ عسقلانی نے شروح صحیح مسلم وصحیح بخاری میں اس آیت کی یہ تاویل نقل کی کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر فیضان زیادت فضلہ بسبب ابتلائے اوعیہ منع نہیں اور اسے مقرر رکھا۔

اقول: مگر لفظ شنیع ومکروہ ہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حصر کے خلاف کہ احتلام نہیں مگر شیطان کی طرف سے، ولہذا عامۂ علمائے کرام نے اسے مقبول نہ رکھا۔

فتح الباری بدا الخلق میں ہے:

ھو قول منکر جدا لا اصل له الا من بعض اهل الکتاب۔

وہ سخت واجب الانکار بات ہے اس کی اصل نہیں مگر بعض اہل کتاب میں۔

امام علامہ بدر الدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

حکاہ الثعلبی عن کعب الاحبار وحکاہ النووی ایضا فی شرح مسلم وغیرہ ولکن العلماء ضعفوہ وقال ابن کثیر وھو جدیر بذلک اذ لا دلیل علیہ بل ھو مخالف لما ذکروا من ان جمیع الناس الیوم من ذریۃ نوح علیہ الصلاۃ والسلام بنص القرآن (قلت) جاء فی الحدیث ایضاً امتناع الاحتلام علی الانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام۔

یعنی اسے ثعلبی نے کعب احبار سے حکایت کیا، نیز نووی نے شرح مسلم وغیرہ میں مگر علماء نے اسے ضعیف بتایا اور امام ابن کثیر نے کہا وہ تضعیف ہی کے لائق ہے کہ بے دلیل محض ہے، بلکہ اس ارشاد علماء کے مخالف ہے کہ آج بنص قطعی قرآن مجید تمام آدمی ذریت نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے ہیں، امام عینی نے فرمایا میں کہتا ہوں: نیز حدیث وارد ہے کہ انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام پر احتلام محال ہے۔

" قال اللہ تعالی: وجعلنا ذریتہ ھم الباقین۔

اللہ تعالی کا مبارک فرمان ہے ہم نے نوح ہی کی اولاد باقی رکھی۔

فتح الباری کتاب الفتن میں ہے:۔

"الاول المعتمد والا فاین کانوا حین الطوفان "

یاجوج وماجوج کا ذریت نوح علیہ الصلاۃ والسلام ہی سے ہونا معتمد ہے ورنہ طوفان کے وقت وہ کہاں رہے۔

" اقول: وقد اجبنا عن ھذا بجوابین فی کتابنا الفیوضات الملکیۃ احدھما ما یدرینا لعل اللہ خمرھا مدداً متطاولۃ حتی خلقھم منھا بعد الطوفان۔

ہم نے اپنی کتاب الفیوضات الملکیۃ میں اس کے دو جواب دیے، ایک یہ ہے کہ ہمیں کیا علم شاید اللہ تعالی نے اس نطفہ کو طویل مدت تک محفوظ رکھا ہو اور پھر اس سے ان کی تخلیق طوفان کے بعد فرمائی ہو۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری دونوں محل میں ہے:

"وھذا لفظہ فی بدء الخلق قال ابن کثیر وھذا القول غریب جداً ثم لا

دلیل علیہ لا من عقل ولا من نقل ولا یجو زالا عتما د ھھنا علی ما یحکیہ بعض اھل الکتاب لما عندھم من الاحادیث المفتعلۃ"

کتاب بدء الخلق میں ان کے الفاظ یہ ہیں: امام عماد نے فرمایا: یہ قول سخت غریب ہے پھر اس پر نہ عقل سے دلیل ہے نہ نقل سے، اور یہاں بعض اہل کتاب کی حکایت پر اعتماد حلال نہیں کہ ان کے پاس بہتیری باتیں گڑھی ہوئی ہیں۔

اما ما عزاہ الامام النو وی فی فتا وا ہ لجماھیر العلماء انھم من ماء آ دم لا من حواء،

فاقول: لایثبت الاحتلام، فاولا: قد تحصل النطفۃ بنحو التبطین فی المحیض ۔وثانیا ما کل نطفۃ تقبلھا الرحم ۔وثالثا ما کل النطفۃ تقبلھا الرحم بل اذا قبلت ربما قبلت جزء منھا ورمت با لبا قی وقد ثبت الجو اب عن حدیث الطو فا ن وقد یکو ن جو اباً ایضاً عن الذی ذکر ابن کثیر فا ن الکلام فی المو جو دین اذ ذلک لا ن البقا ء فرع الو جود علی ان الکلام فی ولد آ دم قطعا وھم لیسو من ولدہ علی الاطلا ق وان کا نو ا من ولدہ لا نھم من ما ئہ وذلک لا ن الولد ما ء عن صاحبتہ ،قا ل تعا لی: انی یکو ن لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ"

امام نووی نے فتاویٰ میں جماہیر علماء کی طرف منسوب کیا کہ یہ نطفہ حضرت آدم کا تھا نہ کہ حضرت حوا کا، تو میں کہتا ہوں اس سے احتلام کہاں ثابت ہوتا ہے،

اولاً: کبھی کبھی نطفہ حالت حیض میں شرم گاہ سے باہر پیٹ وغیرہ پر استعمال سے حاصل ہوجاتا ہے۔ ثانیاً: ہر نطفہ کو رحم قبول نہیں کرتا۔ ثالثاً: رحم ہر نطفہ کے تمام کو قبول نہیں کرتا بلکہ جزء کو قبول کرکے بقیہ کو پھینک دیتا ہے۔

اور یہ تین جواب حدیث طوفان سے ہیں، یہ اس کا جواب بھی ہے جو حافظ ابن کثیر نے نقل کیا، کیوں کہ کلام ان میں ہے جو وہاں موجود تھے، کیوں کہ بقا وجود کی فرع ہے، علاوہ ازیں گفتگو ان میں ہے جو یقینی طور پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہوں اور یہ کامل طور پر ان کی اولاد نہیں اگرچہ ایک لحاظ سے اولاد ہیں، کیوں کہ ان کے نطفہ سے ہیں اور وہ اس لئے کہ ولد

کے لئے بیوی کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کہاں ہے اس کے لئے اولاد حالانکہ اس کے لیئے بیوی ہی نہیں۔

بالجملہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر احتلام منع ہے، اور خود حضور اقدس انور اطیب اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت اور اس پر جزم اور اس کی تکرار اور اس پر اصرار کہ ہاں ہوا ہاں ہوا یقیناً حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افتراء ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء جہنم کا راستہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر حدیث میں ہے:

من كذب على متعمد افليتبو ا مقعده من النا ر ۔

جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۱۵۵ تا۱۵۸

۳۷۲۷۔ عن فاطمة بنت قيس رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ذات يوم وصعد المنبر وكان لا يصعد عليه قبل ذلك الا يوم الجمعة فاشتد ذلك على الناس فمن بين قائم وجالس فاشار اليهم بيده ان اقعدوا فانى والله ماقمت مقامى لامر ينفعكم لرغبة ولالرهبة ولكن تميما الدارى اتانى فاخبرنى خبراً من عنى القيلولة من الفرح وقرة العين فاحببت ان انشر عليكم فرح نبيكم الا ان ابن عم تميم الدارى اخبرنى ان الريح الجاتهم الىٰ جزيرة لا يعرفونهافقعدوا فى قوارب السفينة فخرجوا فيها فاذاهم بشئ اهدب اسود قالوا له ما انت قالت انا الجساسة قالوا اخبرينا قالت ما انا بمخبرتكم شيئًا ولا سائلتكم ولكن هذا الدير قد رمقتموه فاتوه فان فيه رجلا بالاشواق الى ان تخبروه ويخبركم فاتوه فدخلوه عليه فاذا هم بشيخ موثق شديد الوثاق، يظهر الحزن شديد التشكى ،فقال لهم من اين؟ قالوا من الشام، قال: مافعلت العرب؟ قالوا

۳۷۲۷۔ السنن لابن ماجه باب فتنة الدجال وخروج ياجوج وماجوج ۲/۲۹۶

: نحن قوم من العرب عما تسئال قال ما فعل هذا الرجل الذی خرج فیکم، قالوا خیراً تاوی قوماً فاظهره الله علیهم فامرهم الیوم جمیع الههم واحد و دینهم واحد قال مافعلت عین زغر قالوا خیرا یسقون منها زروعهم و یسقون منها لسقیهم قال فما فعل نخل مابین عمان و بیسان قالوا یطعم ثمره کل عام قال فما فعلت بحیرة الطبریة قالوا تدفق جنباتها من کثرة الماء قال فزفر ثلث زفرات ثم قال لو انفلت من وثاقی هذا لم دعا ارضا وطئتها برجلی هاتین الا طیبة لیس لی علیها سبیل قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی هذا ینتهی وحی هذه طیبة والذی نفسی بیده مافیها طریق ضیق ولا واسع ولا سهل ولا جبل الا وعلیه ملك شاهر سیفه الی یوم القیمة۔

حضرت فاطمہ بن قیس نے فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے اور اس سے پہلے جمعہ کے سوا کبھی منبر پر تشریف نہ لیجاتے تھے، یہ بات لوگوں پر گراں گزری، کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے تھے، کچھ بیٹھے تھے، آپ نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا: خدا کی قسم! میں منبر پر اس لئے نہیں چڑھا ہوں کہ کوئی کام تمہارے نقصان یا فائدہ کا ہوا ہے جس کے بارے میں میں تمہیں بتلاؤں اور نہ کسی اور برائی سے ڈرانے کے لئے، نہ کار خیر کی رغبت دلانے کے لئے، بلکہ یہ بات سن ہے کہ میرے پاس تمیم داری آئے اور انہوں نے ایک خبر سنائی کہ جس سے مجھے اتنی مسرت ہوئی کہ خوشی کی وجہ سے نیند نہ آئی، میں نے چاہا کہ اپنی مسرت کو تم پر بھی ظاہر کروں، ان کے چچا زاد بھائی نے یہ واقعہ بیان کیا، اور ایک روایت میں ہے کہ خود تمیم نے بیان کیا، کہ وہ لخم اور جزام (عرب کے دو قبیلے) کے کچھ آدمیوں کے ساتھ ایک چھوٹے سے جہاز میں سوار ہوئے، ایک ماہ تک ان کا جہاز سمندری ہوا میں ادھر ادھر مارا پھرتا رہا اور آخر کار ان کا جہاز ایک نامعلوم جزیرہ کے کنارے جالگا، یہ لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں سوار ہو کر اس جزیرہ میں گئے، انہیں وہاں ایک سیاہ رنگ کی چیز نظر آئی جس کے جسم پر کثرت سے بال تھے، انہوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں، ہم نے اس سے کہا تو کچھ خبر بیان کر، اس نے کہا نہ میں تمہیں کوئی خبر سناؤں گی، نہ سنوں

گی، تم اس بت خانہ میں چلے جاؤ، وہاں ایک شخص تم سے باتیں کرنے کا خواہش مند ہے، وہی تمہیں خبر سنائے گا اور تم سے سنے گا، یہ سن کر لوگ اس بت کدہ میں گئے تو وہاں ایک بوڑھا شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہائے ہائے کر رہا تھا، اس نے ان لوگوں سے پوچھا، تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا شام سے، اس نے پوچھا عرب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا جن کے بارے میں تو پوچھ رہا ہے ہم وہی لوگ ہیں، اور ہمارا اچھا حال ہے، اس نے کہا اس شخص کا وجود وہاں پیدا ہوا ہے (یعنی حضور کا) کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ اچھے حال میں ہیں، شروع میں قریش نے انکی مخالفت کی لیکن اللہ نے انہیں تمام عرب پر غالب فرمادیا، اب سب عرب ایک دین اور ایک خدا کو ماننے والے ہیں، اس نے کہا؟ اچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ بھی اچھی حالت میں ہے، لوگ اس سے پانی دیتے اور پینے کے لئے لیتے ہیں، اس نے دریافت کیا، عمان اور بیسان کی کھجوروں کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا اس میں ہر وقت کثرت سے پانی موجود رہتا ہے اور ہر سال اس میں پھل آتے ہیں، یہ سن کر اس شخص نے تین چیخیں ماریں اور بولا: اگر میں اس قید سے چھوٹا تو میں زمین کے چپہ چپہ کا گشت کروں گا اور اس کا کوئی گوشہ مجھ سے باقی نہ رہے گا سوائے طیبہ، کہ وہاں جانے کی مجھ میں طاقت نہ ہوگی، حضور نے فرمایا یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی، کیونکہ طیبہ یہی شہر ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مدینہ کے ہر گلی کوچہ سڑک میدان، پہاڑ، نرم اور سخت زمین، الغرض ہر مقام پر ننگی تلوار لئے ہوئے فرشتہ پہرا دیتا ہوگا اور قیامت تک یہ پہرہ رہے گا۔

۳۷۲۸۔ عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدجال الغداۃ فخفض فیہ ورفع حتیٰ ظننا انہ فی طائفۃ النخل فلما رحنا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرف ذلک فینا وقال ما شانکم؟ فقلنا: یا رسول اللہ اذکرت الدجال الغداۃ فخفضت فیہ ثم

۳۷۲۸۔ السنن لابن ماجہ، باب فتنۃ الدجال وخروج یاجوج وماجوج، ۲۹۷/۲

رفعت حتی ظننا انه فی طا ئفة نخل ،قال غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج
وانا فیکم فانا حجیجه دو نکم وان یخرج ولست فیکم فامر حجیج نفسه والله
خلیفتی علی کل مسلم انه شاب قطط عینه قا ئمة کانی اشبهه بعبد العزی بن قطن
فمن را ه منکم فلیقرء علیه فوا تح سو رة الکهف انه یخرج من خلة بین الشام
والعراق فعاث یمینا وعاث شما لا یا عبا دالله، اثبتوا! قلنا یا رسول الله! وما لبثه
فی الارض ؟قال اربعو ن یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسا ئر ایامه
کایامکم ،قلنا یا رسول الله فذالك یوم الذی کسنة تکفینا فیه صلاة یوم، قال
فاقدروا له قد ره، قال: قلنا: فما اسراعه فی الارض؟ قال ؟کالغیث استدبرته الریح،
قال فیا ت علی القوم فیدعوهم فیستجیبون له و مومنو ن به، فیا مر السما ء ان
تمطر فتمطر و یا مر الارض ان ینبت فتنبت وتروح علیهم سار حتهم اطول ما
کانت دراً واسبغه زروعا امده خواصر ثم یا تی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله
فینصرف عنهم، فیصبحو ن ممحلین ما با ایدیهم شئی ثم یمر با لخربة، فیقول لها
اخرجی کنو زك فینطلق فتتبعه کنو زها کیعا سیب النحل، یدع رجلا ممتلئا شوابا
فیضربه بالسیف ضربة فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعو ه فیقبل یتهلل و جهه
یضحك فبینا ما هم کذلك اذ بعث الله عیسی بن مریم فینزل عند منا رة البیضا ء
زرقی دمشق بین مهدو دتین واضحا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طأ طا نفسه قطر
واذا رفع یحدر منه جما ن کالؤلو ولا یحل لکا فر ان یجد ریح نفسه الا ما ت
ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فینطلق حتی یدر که عند با ب لد فیقتله ثم یأتی
نبی الله عیسی قوم قد عصمهم الله فیمسح وجوههم ویحدثهم بد رجا تهم فی
الجنة فبینما هم کذلك اذ اوحی الله الیه یا عیسی انی قد اخرجت عبا دا لی لا یدان
لاحد بقتالهم فاحرز عبا دی الی الطو رویبعث الله یا جوج وما جوج وهم کما
قال الله من کل حدب ینسلون فیا مر اوآ ئلهم علی بحیرة الطبریة فیشربو ن ما
فیها ثم یمر آخرهم فیقولون لقد کا ن فی هذا ما ء مرہ فیحصر نبی الله عیسی

واصحابه حتى يكون رأس الثور لاحدهم خيرا من مائة دينار لاحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله عليهم التغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ويهبط نبي الله عيسى واصحابه فلا يجدون موضع شبر الا قد ملاه زهمهم ونتنهم ودمائهم فيرغبون الى الله سبحانه ويرسل عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله عليهم مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسله حتى يتركه كالزلقة ثم يقال للارض انبتي ثمرتك وردي بركته فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة فتشبعهم ويستظلون بقحفها ويبارك الله في الرسل حتى ان اللقحة من الابل تكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر تكفي القبيلة واللقحة من الغنم تكفي الفخذ فبينما هم كذلك اذ بعث الله عليهم ريحا طيبة فتاخذ تحت اباطهم فتقبض ريح كل مسلم ويبقى سائر الناس يتهارجون كما تتهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة ۔

نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے دجال کا ذکر کیا، اس میں اسے ذلیل بھی کہا اور اسکے فتنے کو بڑا بھی بتایا، آپ کے بیان سے ہم یہ محسوس کرنے لگے کہ جیسے کھجوروں میں چھپا ہوا ہے، جب ہم شام کو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر خوف کے آثار دیکھ کر فرمایا: کیوں تم لوگوں کا یہ کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے جو صبح دجال کا ذکر فرمایا تھا جس کی ذلت اور بڑائی ہر دو آپ نے بیان فرمائی تھیں، اس سے ہمیں یہ محسوس ہونے لگا کہ وہ ان درختوں میں چھپا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: تم لوگوں پر دجال کے علاوہ مجھے اور لوگوں کا بھی ڈر ہے اگر دجال میری زندگی میں ظاہر ہوا تو میں سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کروں گا، البتہ اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر انسان اپنا تحفظ آپ کرے گا، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا میرے بعد ذمہ دار ہے، دیکھو دجال جوان ہوگا، اس کے بال بہت گھنگریالے ہوں گے، اس کی ایک آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی، میں اس کی مشابہت عبدالعزی بن قطن سے دیتا ہوں، لہذا تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے

اسے چاہئے کہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، دیکھو عراق اور شام کے مابین خلہ کے مقام سے اس کا ظہور ہوگا، روئے زمین پر دائیں بائیں فساد پھیلاتا پھرے گا، اے خدا کے بندو دیکھو ایمان پر ثابت قدم رہنا، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن، ان میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینہ کے، تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ان تمہارے دنوں کے مثل ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یانبی اللہ کیا: اس پہلے دن میں ہمارے لئے پانچ نمازیں کافی ہوں گی، آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ حساب کر کے سال بھر کی پڑھنا، ہم نے عرض کیا، اس کے چلنے کی رفتار آخری کتنی تیز ہوگی، آپ نے فرمایا: ہوا کے برابر جو بادل کے ساتھ ہو اور وہ ہوا اس کے ساتھ ہوگی، وہ ایک قوم کے پاس آکر انہیں اپنی الوہیت کی جانب بلائے گا اور وہ اس پر ایمان لائیں گے، تو وہ پانی برسنے کا حکم دے گا، پانی خوب برسے گا، زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین سبزہ اگائے گی اور اناج پیدا ہوگا، جب اس قوم کے جانور شام کو چر کر واپس آیا کریں گے تو ان کے پستان اور ان کی کوکھیں بھری ہوئی کوہان اونچے اور موٹے تازے ہوں گے، پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا، ان سے اپنے اوپر ایمان لانے کی فرمائش کرے گا تو وہ انکار کریں گے، تو وہ وہاں سے واپس ہوگا تو صبح کو وہ قوم قحط میں مبتلا ہوگی اور تمام مال واسباب سے خالی ہوگی، کچھ بھی ان کے پاس نہ رہے گا، اس کے بعد ایک ویران جگہ سے گزریگا اور اس جگہ سے وہاں کے خزانے طلب کرے گا، وہاں خزانے نکل کر اس طرح اس کے ساتھ ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں، پھر ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت جوان کو بلا کر قتل کرے گا اور اس کی لاش کے ٹکڑوں کو اتنے فاصلہ پر پھینک دے گا جتنی دور پر تیر جاتا ہے، پھر اس کو طلب کرے گا تو وہ شخص زندہ ہو کر روشن چہرہ لئے ہنستا ہو چلا آئے گا۔ الغرض دجال اور دنیا والے اسی کشمکش میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ دمشق کے سفید مشرقی مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائے گا، آپ اس مینار سے نیچے تشریف لائیں گے، آپ کے جسم پر اس وقت دو زرد کپڑے ہونگے، سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوں، جب سر جھکا ئینگے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو رک جائیں گے، ان کی سانس میں یہ اثر ہوگا کہ جس کافر کو لگ جائے گی وہ مر جائے گا، اور آپ کی سانس وہاں تک جائے گی جہاں

تک آپ کی نظر کام کرے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد کے قریب پکڑ لیں گے، وہاں اسے قتل کریں گے، وہ آپ کو دیکھ کر نمک کی طرح پگھل جائے گا، دجال کے قتل کے بعد حضرت عیسیٰ ان لوگوں کے پاس جو دجال کے فتنے سے بچ رہے تشریف لاکر انہیں تسلی دینگے، ان کے سامنے وہ درجات بیان کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جنت میں تیار کئے ہیں۔ یہ لوگ ابھی اسی کیفیت میں ہونگے کہ حضرت عیسیٰ کے پاس خدا کی جانب سے وحی آئے گی کہ میرے خالص بندوں کو کوہ طور پر لے کر چلے جاؤ، کیونکہ میں اب اپنی اس مخلوق کو ظاہر کرتا ہوں جن کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں، اس کے بعد یاجوج وماجوج کا خروج ہوگا (وهم من كل حدب ينسلون) یعنی وہ ہر اونچی نیچی گھاٹی سے چڑھ کر دوڑیں گے، ان میں سے پہلا گروہ جو کثرت میں ٹڈیوں کے مانند ہوگا طبریہ کے چشمے پر سے گزرے گا تو اس کا تمام پانی پی لے گا، جب دوسرا گروہ آئے گا تو کہے گا: کسی زمانہ میں اس مقام پر پانی تھا۔ حضرت عیسیٰ اس وقت سب کو لئے کوہ طور پر موجود ہوں گے، ان مسلمانوں کے لئے اس وقت بیل کی ایک سری سو اشرفیوں سے بہتر ہوگی، جب مسلمان زیادہ پریشان ہوں گے، حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ دعا کریں گے، چنانچہ خدائے تعالیٰ یاجوج وماجوج کی گردن میں ایک پھوڑا نکالے گا جس کی وجہ سے صبح کو سب ایسے مرجائیں گے جیسے ایک آدمی مرجاتا ہے، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی پہاڑ سے نیچے اتریں گے تو زمین کی کوئی جگہ یاجوج وماجوج کی بدبو خون اور پیپ سے خالی نہ ہوگی، حضرت عیسیٰ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹ کی طرح گردن والے جانور بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں خدا کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، اس کے بعد ایک سخت بارش ہوگی جس سے کوئی پختہ یا غیر پختہ مکان نہ رک سکے گا اور زمین کو ایسا صاف کردے گی جیسے آئینہ یا خوبصورت عورت، اس کے بعد خدائے تعالیٰ زمین کو حکم کرے گا کہ پھل اگائے اور اپنی برکت ظاہر کر تو اس وقت انار کو کئی آدمی شکم سیر ہو کر کھائیں گے اور اس انار کے چھلکوں سے سایہ حاصل کرینگے، دودھ میں اللہ تعالیٰ اتنی برکت دے گا کہ ایک اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کو کافی ہوگا، اسی حالت میں ایک پاک وصاف ہوا اللہ تعالیٰ کی جانب سے چلے گی وہ جس مومن کی بغل میں لگے گی اس کی روح قبض کرلے گی اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو

جھگڑالو ہونگے اور گدھوں کی طرح لڑیں، تو انہی شریر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

۳۷۲۹۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یفتح یاجوج وماجوج فیخرجون کما قال اللہ تعالیٰ وھم من کل حدب ینسلون فیعمون الارض وینحاز منھم المسلمون حتی تصیر بقیۃ المسلمین فی مدائنھم وحصونھم ویضمون الیھم مواشیھم حتی انھم لیمرون بالنھر یشربون حتی ما یذرون فیہ شیئا، فیمر اخرھم علی اثرھم فیقول قائلھم لقد کان بھذا المکان مرۃ ماء ویظھرون علی الارض فیقول قائلھم ھؤلاء اھل الارض قد فرغنا منھم ولننازلن اھل السماء حتی ان احدھم لیھز حربتہ الی السماء فترجع مخضبۃ بالدم فیقولون: قد قتلنا اھل السماء فبینما ھم کذلک اذ بعث اللہ دوابا کنغف الجراد فتاخذ اعناقھم فیموتون موت الجراد یرکب بعضھم بعضا فیصبح المسلمون لا یسمعون لھم حسا فیقولون من رجل یشری نفسہ وینظر مافعلوا فینزل منھم رجل قد وطن نفسہ علی ان یقتلوہ فیجدھم موتی فینادیھم الا ابشروا فقد ھلک عدوکم فیخرج الناس ویخلون سبیل مواشیھم فمایکون لھم رعی الا لحومھم فتشکر علیھا کاحسن ماشکرت من نبات اصابتہ قط۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ایسے ہی ظاہر ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وھم من کل حدب ینسلون) وہ زمین میں پھیل جائیں گے، مسلمان اس سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے مویشیوں کو لے کر شہروں اور قلعوں میں پناہ گزیں ہوجائیں گے، یاجوج وماجوج کا ایک گروہ پانی پر سے گزرے گا تو سارا پانی پی کر ختم کردے گا۔ جب دوسرے گروہ کا وہاں سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ کسی زمانہ میں یہاں پانی تھا، جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے: اہل زمین سے ہم نمٹ چکے اب آسمان والے باقی رہ

۳۷۲۹۔ السنن لابن ماجہ باب فتنۃ الدجال وخروج یاجوج وماجوج ۲/۲۹۸

گئے، تو ان میں سے ایک شخص اپنا تیرا آسمان کی طرف پھینکے گا جو خون میں رنگا ہوا آئے گا، تو بولیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے، اسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر ٹڈی کی قسم کے جانوروں کو بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں گھس جائیں گے، یہ سب کے سب ٹڈیوں کی طرح مرجائیں گے، جب مسلمان اس دن صبح کو اٹھیں گے اور یاجوج وماجوج کی آواز محسوس نہ کریں گے تو کہیں گے کوئی ایسا ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کے انہیں دیکھ کر آئے۔ ایک شخص پہاڑ پر سے ان کا حال جاننے کے لئے نیچے اترے گا اور دل میں خیال کرے گا کہ میں موت کے منہ میں جارہا ہوں، تو وہ انہیں مردہ پائے گا، تو پکار کر کہے گا: خوش ہو جاؤ تمہارا دشمن ہلاک ہو گیا، تو لوگ نکلیں گے اور اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑیں گے اور یاجوج وماجوج کے گوشت کے سوا کوئی چیز انہیں کھانے کے لئے نہ ملے گی، اس وجہ سے وہ ان کا گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے جس طرح کبھی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے۔

٣٧٣٠۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان ياجوج وماجوج يحفرون كل يوم حتى اذا كادوا يرون شعاء الشمس قال الذى عليهم ارجعوا فستحفره غداً فيعيده الله ان يبعثهم على الناس حفروا حتى اذا كادوا يرون شعاع الشمس قال ارجعوا فستحفره غداً انشاء الله تعالىٰ واستثنوا فيعودون اليه وهو كهيئة حين تركوه فيحفرونه ويخرجون على الناس فيشفون الماء ويتحصن الناس منهم فى حصوتهم فيرمون بسهامهم الى السماء فترجع عليها الدم الذى احفظ فيقولون فهزمنا اهل الارض وعلونا اهل السماء فيبعث الله نغفا فى اقفائهم فيقتلهم بها، قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والذى نفسى بيده ان دواب الارض لتسمن وتشكر شكراً من لحومهم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یاجوج وماجوج ہر روز اپنی دیوار کھودتے ہیں، جب ان کو دیوار میں سورج کی

٣٧٣٠۔ السنن لابن ماجه　　باب فتنة الدجال وخروج ياجوج وماجوج　　٢٩٩/٢

چمک پہونچتی ہے تو کہتے ہیں اب لوٹ چلو باقی کل کھود لیں گے، اللہ تعالیٰ پھر اسے ویسا ہی کردیتا ہے، جب ان کا عرصہ پورا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کو ان کا خروج منظور ہوگا تو ایک روز دیوار کھودتے کھودتے آفتاب کی شعاعیں دیکھیں گے، تو ان کا سردار کہے گا انشاء اللہ کل کھود لیں گے، جب صبح ہوگی اور یہ واپس آکر دیکھیں گے تو دیوار کھدی ہوئی پائیں گے اور یہ اسے کھود ڈالیں گے اور باہر نکلیں گے، مسلمان اس وقت قلعوں میں محصور ہو جائیں گے۔ یہ لوگ زمین میں پھیل کر آسمان کی جانب تیر ماریں گے اور کہیں گے اب زمین والے آسمان پر غالب ہو گئے کیونکہ ان کے تیر اللہ کے حکم سے رنگین ہو کر واپس ہونگے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا فرمائے گا جس سے وہ مر جائیں گے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بیشک جانور ان کے گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہو جائیں گے۔

۳۷۳۱۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما کان لیلۃ اسری برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقی ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ فتذا کروا الساعۃ فبدء وا بابراھیم فسالوہ عنھا فلم یکن عندہ منھا علم ثم سالوا موسیٰ فلم یکن عندہ منھا علم فرد الحدیث الی عیسی ابن مریم فقال قد عھد الی فیما دون وجبتھا فلما وجبتھا فلا یعلمھا الا اللہ فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ فیرجع الناس الی بلادھم فیستقبلھم یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون، فلا یمرون بماء الا شربوہ و شیء الا افسدوہ فیجارون الی اللہ فادعوا اللہ ان یمیتھم فتنتن الارض من ریحھم فیجارون الی اللہ فادعوا اللہ فیرسل السماء بالماء فیحملھم فیلقیھم فی البحر ثم تنسف الجبال وتمد الارض مد الادیم فعھد الی متی کان ذلک کانت الساعۃ من الناس کالحامل التی لا یدری اھلھا متی تفجاءھم بولادھا قالت

۳۷۳۱۔ السنن لابن ماجہ باب فتنۃ الدجال وخروج

العوام ووجد تصديق ذلك في كتاب الله تعالى حتى اذا فتحت ياجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون ـ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو آپ نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا، سب نے ابراہیم سے قیامت کے متعلق سوال کیا، لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا، پھر موسیٰ سے سوال کیا تو انہیں بھی معلوم نہ تھا، تو پھر سب نے عیسیٰ سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا: قیامت سے پہلے نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ ہی کو معلوم ہے، عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا میں نازل ہوکر اسے قتل کردوں گا، لوگ جب اپنے شہر کو لوٹیں گے تو یاجوج اور ماجوج ہر طرف سے نکل آئیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے اور جس چیز کو دیکھیں گے اسے تباہ کردیں گے، خدا کے بندے اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے، میں اللہ سے دعا کروں گا وہ سب مرجائیں گے، ان کی لاشوں سے تمام زمین بدبودار ہوجائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کی استدعا کریں گے، میں دعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے ان کی لاشیں بہکر سمندر میں چلی جائیں گے اور بدبو ختم ہوجائے گی، اس کے بعد پہاڑ اڑادیے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح دراز ہوجائے گی اور صاف ہموار ہوکر ٹیلے وغیرہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا، پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے اور اچانک آئے گی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہوگیا ہو اور لوگ اس کے انتظار میں ہوں کہ ولادت کا وقت آئے گا اور اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہو۔ لوگ کہتے ہوں اب ہوا اب ہوا۔ اللہ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے: (وهم من كل حدب ينسلون)

۳۷۳۲۔ **عن** اميرالمؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: ان ياجوج وماجوج يغدون كل يوم على السد فيلحسونه وقد جعلوه مثل قشر البيض

۳۷۳۲۔ التفسير لابن ابي حاكم ۱۲۹۸۸

فیقولون نرجع غدا ونفتحه فیصبحون وقد عادالی ماکان علیه قبل ان یلحس فلایزالون کذلك حتی یولد فیهم مولود مسلم فاذا غدوا یلحسون قال لهم : قولوا بسم الله فاذا قالوا بسم الله فارادوا ان یرجعوا حین یمسون فیقولون نرجع غدا فنفتحه فیقول : قولوا ان شاء الله ، فیقولون ان شاء الله فیصبحون وهو مثل قشر البیض ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ یاجوج وماجوج ہر دن صبح کو اس دیوار کے پاس جاتے ہیں اور اس کو چاٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کو انڈے کے چھلکے کے مثل باریک کر دیتے ہیں پھر کہتے ہیں ہم کل آئیں گے اور اس میں دروازہ کھول لیں گی دوسرے دن ان کی آمد سے پہلے ہی وہ مثل سابق موٹی دیوار ہو جاتی ہے، چنانچہ اسی طرح وہ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کی اولاد میں ایک بچہ پیدا ہوگا وہ مسلمان ہوگا، جب وہ دیوار چاٹنے کے لئے جائیں تو وہ ان سے کہے گا کہو: بسم اللہ، جب وہ بسم اللہ کہکر شروع کریں گے اور شام کو واپسی کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے ہم کل آکر اس کو کھولدیں گے تو وہ مرد مسلم کہے گا کہو: انشاء اللہ، تو وہ انشاء اللہ کہیں گے اور دوسرے دن جب صبح کو آئیں گے تو انڈے کے چھلکے کی طرح ہوگی۔ ۱۲م

۳۷۳۳۔ **عن** ابی حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : وفیه فیصبحون وهو اقوی منه بالامس حتی یسلم رجل منهم حین یرید الله ان یبلغ امره فیقول المؤمن غدا نفتحه ان شاء الله تعالیٰ ۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت میں یہ ہے کہ جب صبح کو وہ آیا کرتے ہیں تو پہلے سے زیادہ موٹی دیوار ان کو ملتی ہے ایسے ہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے کام کو مکمل فرمانا چاہے گا تو ان میں سے ایک شخص مسلمان ہوگا اور وہ مومن کہے گا: ہم انشاء اللہ کل ضرور اس دیوار میں دروازہ کھولیں گے۔ ۱۲م

۳۷۳۳۔ فتح الباری للعسقلانی، کتاب الفتن، باب یاجوج وماجوج

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام نووی سے نقل فرمایا اور کہا: ہم نے کعب احبار کے سوا سلف میں کسی کا قول اس سلسلہ میں نہیں دیکھا۔ کہ یاجوج وماجوج حضرت آدم کی بغیر حوا کے اولاد ہیں۔ بلکہ حدیث مرفوع اس کی تردید فرماتی ہے۔ کہ حدیث مرفوع میں واضح الفاظ میں موجود ہے کہ یہ حضرت نوح کی اولاد سے ہیں اور نوح علیہ السلام کا حضرت حوا سے ہونا قطعا ثابت ہے۔

حدیث مرفوع سے مرادوہ حدیث ہے جو امام حاکم نے مستدرک میں روایت کی وہ اس طرح ہے۔

۳۷۳۴۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ولد لنوح سام وحام ويافث، فولد لسام العرب وفارس والروم، وولد لحام القبط والبربر والسودان، وولد ليافث ياجوج وماجوج والترك والصقالبة۔

قال الحافظ وفی سنده ضعف:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے تین لڑکے تھے حام سام، یافث، سام کی اولاد عرب، فارس، اور روم میں پھیلی، حام سے قبطی، بربر، اور سوڈانی ہوئے، اور یافث سے یاجوج و ماجوج، ترک اور سسلی واٹلی کے لوگ۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: یہاں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ اس کی سند میں ضعف ہے ہمارے لئے ان کے مذہب مختار کے ضعیف ہونے کے لئے کافی ہے۔ پھر یہ بھی خیال رہے کہ یہ حدیث ضعیف اور حافظ ابن حجر کا مسلک صحیح حدیثوں کے خلاف ہے بلکہ خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

۳۷۳۴۔ المستدرك للحاكم　كتاب الفتن والملاحم

تعالیٰ عنہ کی دوسری صحیح حدیث کے خلاف ہے۔وہ احادیث یہ ہیں۔

۳۷۳۵۔ عن سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ولد لنوح ثلاثة ، سام وحام ویافث ابو الروم ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح کے تین بیٹے تھے سام، حام، اور یافث یہ اہل روم کے مورث اعلیٰ تھے۔

۳۷۳۶۔ عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ولد لنوح ثلاثه ،فسام ابو العرب ، وحام ابو الحبشة ،ویافث ابو الزوم۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح کی تین اولاد سام، تو اہل عرب کے باپ حام، اہل حبشہ کے، اور یافث رومیوں کے باپ تھے۔

۳۷۳۷۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ولد نوح ثلاث، فسام ابو العرب وحام ابو الحبش ویافث ابو الروم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے، سام یہ اہل عرب کے باپ ہیں ۔حام یہ اہل حبش کے، اور یافث اہل روم کے جد اعلیٰ۔ (انباء الحی ص ۱۰۵)

۳۷۳۵۔ المستدرك للحاکم کتاب التاریخ ۴/۴۶۳

۳۷۳۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۳۰۹ ۱۸/۱۴۶

۳۷۳۷۔ کنز العمال للمتقی ۳۲۲۹۳

تورات اور علم غیب

۳۷۳۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اعطی موسیٰ التوراۃ فی سبعۃ الواح من زبر جد ، فیھا تبیان لکل شیٔ وموعظۃ ، فلما جاء بھا فرأی بنی اسرائیل عکوفا علی عبادۃ العجل رمی بالتوراۃ من یدہ فتحطمت فرفع اللہ تعالیٰ منھا ستۃ اسباع وبقی سبع ۔ انباء الحی ص ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زبرجد کی سات تختیوں میں تورات عطا کی گئی، اس میں ہر چیز کا بیان تھا اور نصیحت تھی، جب آپ ان کو لیکر آئے تو بنو اسرائیل کو بچھڑے کی عبادت میں مصروف دیکھا تو حالت غضب میں آپ نے ہاتھ سے تختیاں ڈال دیں تو وہ ٹوٹ گئیں اللہ تعالیٰ نے ان میں سے چھ حصے اٹھالئے اور پھر ایک حصہ باقی رہا۔

۳۷۳۹۔ **عن** محمد بن یزید الثقفی قال : اصطحب قیس بن خرشۃ و کعب الاحبار حتی اذا بلغا صفین وقف کعب ثم نظر ساعۃ ثم قال : یھراقن بھذہ البقعۃ من دماء المسلمین شیٔ لا یھراق ببقعۃ من الارض مثلہ ، فقال قیس مایدریک ؟ فان ھذا من الغیب الذی استترہ اللہ تعالیٰ بہ ، فقال کعب مامن الارض شبرالامکتوب فی التورٰۃ الذی انزل اللہ تعالیٰ علی موسیٰ مایکون علیہ ومایخرج منہ الی یوم القیامۃ۔

حضرت محمد بن یزید ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن خرشہ اور کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ساتھ سفر کیا اور جب صفین کے مقام پر پہنچے تو حضرت کعب نے کچھ وقفہ غور کرنے کے بعد فرمایا: اس سرزمین پر مسلمانوں کا اس طرح خون بہے گا کہ

۳۷۳۸۔ التفسیر لابن ابی حاتم ۸۹۵۷ المجلد الخامس

۳۷۳۹۔ دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماروی فی اخبارہ قیس بن خرشہ

اس جیسا کہیں دوسری جگہ نہیں بہیگا، حضرت قیس نے کہا: آپ نے یہ بات کیونکر کہی، کہ یہ تو غیب کی خبر ہے جس کو اللہ تعالی نے پوشیدہ فرمایا ہے، حضرت کعب نے فرمایا: تورات جو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں زمین کا چپہ چپہ تحریر ہے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ لکھا ہے۔ ۱۲م

۳۷۴۰۔ عن کعب الاحبار انه قال لعمر رضی الله تعالیٰ عنه ـ یاامیرالمؤمنین! لولا آیة فی کتاب الله تعالیٰ لأنبأتك بماهو کائن الی یوم القیامة، قال وماهی ؟ قال قول الله تعالیٰ: یمحوالله مایشاء ویثبت و عنده ام الکتاب ـ

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں آپ کو قیامت تک ہونے والی چیزوں کی خبر دیتا، آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ تو حضرت کعب نے کہا: وہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے، یمحو اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب۔ اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے محو رکھتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے، اور اس کے پاس کتاب کی اصل لوح محفوظ ہے۔

۳۷۴۱۔ عن امیرالمومنین عمرالفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اتانی جبرئیل آنفا فقال: انا لله وانا الیه راجعون ـ قلت: أجل انا لله وانا الیه راجعون ـ فمما ذلك یاجبرئیل !قال: ان امتك مفتتنة بعدك بقلیل من الدهر غیر کثیر۔ قلت: فتنة کفر اوفتنة ضلالة؟ قال: کل ذلك سیکون، قلت: ومن این ذاك ؟ وانا تارك فیهم کتاب الله، قال: بکتاب الله یضلون ـ انباء الحی ص ۱۳۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ابھی جبریل آئے اور کہا: بیشک ہم اللہ تعالی کے

۳۷۴۱۔ نوادرالاصول للحکیم الترمذی الاصل الثالث والستون

لئے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ میں نے عرض کیا: بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہمیں اس کی طرف جانا ہے۔ اے جبریل یہ اس وقت تم نے کس سلسلہ میں "انا للہ" الخ پڑھا؟ تو انھوں نے عرض کیا: آپ کی امت آپ کے وصال کے بعد تھوڑے زمانہ کچھ آزمائشوں میں مبتلا ہوگی، حضور فرماتے ہیں: میں نے کہا: کیا کفر کے فتنے میں یا گمراہی کے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: ان میں سے ہر ایک ظہور پذیر ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا: ایسا کیسے ہوگا جب کہ میں ان میں کتاب اللہ چھوڑے جارہا ہوں، عرض کیا: کتاب اللہ ہی سے تو گمراہ ہوں گے۔ ۱۲م

۳۷۴۲۔ عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انہ سیأتیکم ناس یجادلونکم بشبہات القرآن فخذوہم بالسنن، فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ،

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے پاس کچھ لوگ عنقریب آئیں گے جو قرآن کریم کے شبہات میں جھگڑے کریں گے، لہٰذا تم سنتوں پر کاربند رہنا، کہ اہل سنت کتاب اللہ کے بڑے جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۳۔ عن امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: سیأتی قوم یجادلونکم فخذوہم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللہ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے: فرماتے ہیں: کہ عنقریب ایک قوم آئے گی جو تم سے جھگڑا کرے گی، لہٰذا تم سنتوں کو اختیار کرنا، کہ سنتوں کے عالم کتاب اللہ کو بخوبی جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۴۔ عن عمران بن مناح ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: فانا اعلم بکتاب اللہ منہم۔ فی بیوتنا نزل ،قال صدقت ، ولکن القرآن حمال ذو

۳۷۴۲۔ السنن للدارمی　حدیث ۱۲۱

۳۷۴۳۔ الاتقان للسیوطی　النوع التاسع والثلاثون

۳۷۴۴۔ الاتقان للسیوطی　النوع التاسع والثلاثون

وجوه تقول ويقولون ولكن حاجهم بالسنة ۔ فانهم لم يجدوا عنها محيصا ۔ فخرج اليهم فحاجهم بالسنة فلم يبق بأيديهم حجة ۔

حضرت عمران بن مناح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: میں کتاب اللہ کو ان سے زیادہ جانتا ہوں، کیوں کہ یہ ہمارے گھروں میں نازل ہوا، عمران کہتے ہیں: میں نے کہا آپ نے سچ فرمایا: لیکن قرآن تو چند معانی کا محتمل ہے، آپ بھی اس پر ان سے اتفاق رکھتے ہیں، میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ذریعہ مناظرہ کیجئے تو پھر ان کو گلو خلاص کا کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ لہذا وہ ان (خارجیوں) کی طرف تشریف لے گئے، اور ان سے سنت کے ذریعہ مناظرہ کیا تو واقعی ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی۔

۳۷۴۵۔ **عن** يحيى بن اسيد رضي الله تعالىٰ عنه ان على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه ارسل عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما الى اقوام خرجوا فقال له : ان خاصموك بالقرآن فخاصمهم بالسنة ۔ (انباء الحی ص ۱۳۹)

حضرت یحیٰی بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو خارجیوں کے پاس بحث و مباحثہ کے لئے روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے قرآن کے ذریعہ مناظرہ کریں تو تم سنت رسول کے ذریعہ مناظرہ کرنا۔ ۱۲م

۳۷۴۶۔ **عن** المقدام بن معدى كرب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : علوم القرآن على ثلاثة اجزاء حلال فاتبعه و حرام فاجتنبه ومتشابه يشكل عليك ، فكله الى عالمه ۔

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۳۷۴۵۔ ــــــــــ

۳۷۴۶۔ المسند للاحمد بن حنبل ۴۱۰/۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے علوم تین حصوں میں منقسم ہیں: اول حلال، لہذا ان کی اتباع کرو۔ دوم حرام کہ ان سے بچو۔ سوم متشابہ جو تم پر دشوار ہوں، توان کا علم عالم کے حوالہ کرو۔ ۱۲م

سنت رسول کی اہمیت

۳۷۴۷۔ **عن** العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أيحسب احدكم متكئا على اريكته يظن ان الله تعالىٰ لم يحرم الا مافى هذا القرآن،ألا وانى قد امرت ووعظت ونهيت عن اشياء انها لمثل القرآن اواكثر وان الله لم يحل لكم ان تدخلوا بيوت اهل الكتاب الا باذن ولا ضرب نسائهم ولا اكل ثمارهم اذا اعطوكم الذى عليهم ۔ انباء الحی ص ۱۴۰

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر تکیہ لگائے اس گمان میں مبتلا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ حرام فرمایا ہے وہ سب اس قرآن میں ہے؟ خبردار! اور میں نے قسم بخدا بہت چیزوں کا حکم دیا، بہت کے بارے میں نصیحت کی اور بہت سے منع کیا اور یہ سب قرآن کے برابر بلکہ تعداد میں اس سے بھی زیادہ ہیں، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں فرمایا کہ بغیر اجازت اہل کتاب کے گھر جاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کی عورتوں کو قتل کرو، اور نہ یہ درست ہے کہ پھل توڑ کر کھاؤ جب وہ خود اپنے حقوق لازمہ کو ادا کرتے ہیں۔ ۱۲م

۳۷۴۸۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال : انما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضا فلاتكذبوا بعضه ببعض فماعلمتم منه فقولوا وماجهلتم فكلوه الى عالمه ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: کتاب اللہ نازل ہوئی

۳۷۴۷۔ السنن لابی داؤد	کتاب الخراج والفیٔ

۱۳۷۴۸۔ المسند لاحمد بن حنبل	مرویات عبداللہ بن عمرو

اس حال میں کہ اس میں بعض کی بعض کے سلسلہ میں تصدیق موجود ہے، لہذا بعض کو بعض کے ذریعہ نہ جھٹلاؤ، جب تمہیں کسی چیز کے بارے میں علم ہو تو اس سلسلہ میں کہو، اور جب علم نہ ہو تو عالم کے سپرد کردو۔۱۲م

۳۷۴۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: الا مر ثلاثة، امر بین رشده فاتبعه ۔ وامر بین غیه فاجتنبه، وامر اختلف فیه فکله الی اللہ عزوجل ۔(انباء الحی ص ۱۴۱)

حضرت عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چیزیں تین ہیں۔ اول وہ کہ اس کی ہدایت واضح ہے تو تم اس کی اتباع کرو، دوم وہ کہ اس کی گمراہی عیاں ہے تو اس سے بچو۔ سوم وہ جس میں اختلاف ہے تو اس کو اللہ عزوجل کے سپرد کردو۔۱۲م

۳۷۵۰۔ **عن** سعیدبن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اجرأکم علی قسم الجد اجرأکم علی النار۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں جو ترکہ میں دادا کی تقسیم پر جری ہے وہ نار دوزخ پر جری ہے۔۱۲م

۳۷۵۱۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لما بعثه الی الیمن قال: کیف تقضی اذا عرض لك قضاء، قال: اقضی بکتاب اللہ، قال: فان لم تجد فی کتاب اللہ؟ قال: فبسنة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، قال: فان لم تجد فی سنة رسول اللہ؟ قال اجتهد برأی

۳۷۴۹۔ المسند لاحمد بن حنبل

۳۷۵۰۔ السنن لسعید بن منصور　　القسم الاول من المجلد الثالث باب قول عمر فی الجد

۳۷۵۱۔ السنن لابی داؤد　　کتاب القضاء　　باب اجتهاد الرأی فی القضاء

ولا آلو، قال فضرب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی صدره وقال: الحمد لله الذی وفق رسول رسولِ الله لما یرضی به رسول الله۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب آپ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے گا تو کیسے فیصلہ کروگے؟ میں نے عرض کیا: کتاب اللہ کے ذریعہ۔ فرمایا: اور اگر بظاہر تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملا تو؟ عرض کیا: سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ۔ فرمایا: اور اگر تمہیں سنت رسول میں بھی نہ ملا تو؟ عرض کیا: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں حتی الامکان کوئی کمی نہ چھوڑوں گا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا: الحمد للہ، تمام خوبیاں اس ذات کو جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائی جس سے اللہ کا رسول راضی ہے۔ ۱۲م

۳۷۵۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: السنة سنتان، سنة فی فریضة، وسنة فی غیر فریضة، السنة التی فی الفریضة اصلها فی کتاب الله تعالیٰ، اخذها هدی وترکها ضلالة، والسنة التی اصلها لیس فی کتاب الله تعالیٰ الأخذ ا فضیلة وترکها لیس بخطیئة۔

(انباء الحی ص ۱۴۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنت دو قسم پر ہے۔ سنت فریضہ، سنت غیر فریضہ۔ سنت فریضہ کی اصل کتاب اللہ سے ثابت، اس پر عمل ہدایت اور ترک گمراہی ہے، اور وہ سنت جس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں اس پر عمل فضیلت اور ترک خطاء و معصیت نہیں۔ ۱۲

۳۷۵۳۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قلت

۳۷۵۲۔ المعجم الاوسط للطبرانی ۵/ ۴۰۲۳

۳۷۵۳۔ جامع بیان العلم وفضله، باب اجتهاد الرأی

: یارسول اللہ الامر ینزل بنالم ینزل فیہ القرآن ولم تمض فیہ منك سنة ، قال: اجمعوا له العالمین او قال العابدین من المؤمنین فاجعلوه شوری بینکم ولا تقضوا فیه برأی واحد۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بہت سے ایسے حالات پیش آتے ہیں جن کے سلسلہ میں بظاہر نہ قرآن میں حکم ہے اور نہ آپ کی سنت میں، فرمایا: مومن علماء کو جمع کرو۔ یا فرمایا مومن عابدوں کو جمع کرو اور پھر آپس میں صلاح ومشورہ کرو اور کبھی ایک رائے سے فیصلہ نہ کرنا۔

۳۷۵۴۔ عن محمد بن الحنفیة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قلت یارسول اللہ ! ان نزل بنا امر لیس فیه بیان ، امر ولا نهی ، فماتأمرنا ؟ قال: تشاورون الفقهاء والعابدین ولا تمضوا فیه رأی خاصة ۔

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس میں ہمارے سامنے کوئی حکم شرعی نہ ہو، خواہ اس کا تعلق امر سے ہو یا نہی سے۔ تو آپ ہمیں حکم بتائیں کہ کیا کریں، فرمایا: فقہاء وعابدین سے مشورہ کرنا اور کسی ایک کی رائے پر مت جانا۔ ۱۲م

۳۷۵۵۔ عن ابی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب وسنة ، فقال ینظر فیه العابدون من المؤمنین ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۳۷۵۴۔ المعجم الاوسط للطبرانی ۱/۱٦٤ المعجم الکبیر للطبرانی

۳۷۵۵۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب ۱۱۹

علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا جو کتاب وسنت میں نہ ملے، فرمایا: اس میں مومن عابدوں کا نظریہ معلوم کرنا۔۱۲م

۳۷۵۶۔ **عن** ابی العوام البصری قال : کتب عمر رضی الله تعالیٰ عنه الی ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه الفهم ، الفهم فیما أدی الیك مما لیس فی قرآن ولا سنة ، ثم قال لیس الامور عند ذلك ، واعرف الامثال والاشباه ثم اعمد الی احبها الی الله فیما تری واشبها بالحق ۔ انباء الحی ص ۱۴۳

حضرت ابوالعوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ جب تمہارے دربار میں کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ جس کی صراحت قرآن وسنت میں نہ ہو تو اس میں جواب اچھی طرح غور وخوض کر لینا۔ پھر فرمایا: اس کے باوجود فیصلہ اپنی طرف سے نہ کرنا بلکہ مسئلہ دائرہ کے امثال واشباہ ونظائر سامنے رکھنا اور ان میں جو بھی تمہاری رائے میں اللہ کو محبوب اور حق کے زیادہ مشابہ ہو اس پر اعتماد کرنا۔۱۲م

۳۷۵۷۔ **عن** شریح رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه کتب الیه اذا جاءك شئ فی کتاب الله فاقض به ولا یلفتنك عنه الرجال ، فان جاءك امر لیس فی کتاب الله فانظر سنة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاقض بها ، فان جاءك امر لیس فی کتاب الله ولیس فیه سنة من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانظر اجتمع علیه الناس فخذبه ، فان جاءك مالیس فی کتاب الله ولم یکن فیه سنة من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولم یتکلم فیه احد قبلك فاختر ای الامرین شئت ، ان شئت ان تجتهد رایك وتقدم فتقدم ۔ وان شئت ان تتاخر فتأخر ، ولا اری التاخر الاخیر الك ۔

۳۷۵۶۔ السنن للدارقطنی کتاب عمر الی ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنهما

۳۷۵۷۔ السنن الکبری للبیهقی کتاب آداب القاضی

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے لکھا کہ جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے جو قرآن کریم میں صراحۃ مذکور ہے تو اس کے ذریعہ فیصلہ کردو۔ اور اس حکم سے تمہیں لوگ ادھر ادھر نہ موڑ دیں۔ اور اگر کوئی ایسا مقدمہ آئے جو تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں غور کرو اور اسی کے ذریعہ فیصلہ کردو۔ اور اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش ہو جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ سنت رسول میں تو پھر اجماع امت میں دیکھو اور اسی پر حکم سناؤ۔ اور کوئی ایسا مسئلہ آئے جس میں ان میں سے کسی میں نہ مل سکے تو تمہیں دو چیزوں میں اختیار ہے: چاہو تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو اور پہلی رائے اور کوشش پر عمل کرو۔ اور چاہو تو مزید غور کرو اور کچھ تاخیر سے حکم سناؤ۔ میں تمہارے حق میں یہی بہتر جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۷۵۸۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاقض بما قضی بہ ائمۃ الھدی ،فان لم یکن فی کتاب اللہ ولا فی سنۃ رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولا فیما قضی بہ ائمۃ الھدی فانت بالخیار ان شئت تجتھد رأیك وان شئت تؤامرني ولا أری مؤامرتك ایای الا اسلم الیك۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قاضی شریح کو یہ حکم دیا تھا کہ تم ائمہ ہدیٰ کے موافق فیصلہ کرنا، اور اگر کتاب اللہ، سنت رسول اور ائمہ ہدیٰ کے فیصلوں سے مسئلہ حل نہ ہو تو پھر تمہیں اختیار ہے، چاہو تو اجتہاد کرنا، اور چاہو تو مجھ سے مشورہ لینا اور اس مشورہ ہی کو میں تمہارے لئے زیادہ سلامتی کا موجب جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۷۵۹۔ **عن** محارب بن دثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی

۳۷۵۸۔ السنن الکبری للبیہقی　　کتاب آداب القاضی

۳۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی　　۱٤٤٥١

الـلـه تـعـالىٰ عنه قال لرجل قاض بد مشق كيف تقضى ؟ قال بكتاب الله تعالىٰ ، قال: فاذا جاء ك ماليس فى كتاب الله تعالىٰ ؟ قال اقضى بسنة رسول الله صلى الله تـعـالىٰ عليه وسلم قال: فاذا جاء ك ماليس فيه سنة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم؟ قال : اجتهد رأى واؤ امر جلسائى ، قال : احسنت ۔ (انباء الحی ص ۱۴۲)

حضرت محارب بن دثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دمشق کے قاضی سے فرمایا: تم کس طرح فیصلے کروگے؟ بولے :اللہ کی کتاب سے۔ فرمایا: اور اگر اس میں نہ ہوا تو؟ بولے: میں سنت رسول سے فیصلہ سناؤں گا، فرمایا: اور اگر اس میں سنت رسول کی صراحت نہ ہوئی تو؟ بولے: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اپنے ہم نشینوں سے مشورہ کروں گا۔ فرمایا: تم نے اچھا کہا۔۱۲م

کتاب اللہ امت کے حق میں تبیان نہیں
لہذا اصحابہ وتابعین نے بہت سے مسائل میں سکوت فرمایا

۳۷۶۰۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: من عرض له منكم قـضـاء بـعـداليوم فليقض فيه بما فى كتاب الله تعالىٰ ، فان آتاه امر ليس فى كتاب الـلـه فليقض فيه بما قضى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فان آتاه امر ليس فـى كتاب الله تعالىٰ ، ولم يقض فيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فليقض بـمـا قـضـى بـه الصالحون ، فان آتاه امر ليس فى كتاب الله تعالىٰ ، ولم يقض فيه رسـول الـلـه صـلـى الله تعالىٰ عليه وسلم ولم يقض فيه الصالحون فليجتهد رأيه ولايقولن احدكم انى اخاف وانى ارىٰ ، ان الحلال بين وان الحرام بين وبين ذلك امور مشتبهة ، فدع مايريبك الى مالا يريبك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آج کے بعد تم میں کسی کے یہاں کوئی مقدمہ آئے تو وہ کتاب اللہ سے فیصلہ کرے، اور کوئی ایسا مسئلہ آیا جس کا ذکر

۳۷۶۰۔ السنن للدارمى باب الفتيا وما فيه من الشدة ۔ ۱۶۷

قرآن میں نہ پایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عمل وفیصلہ کے مطابق حکم دو، اور اگر ان دونوں میں سے کسی میں صراحت نہ ملے تو صالحین کے موافق فیصلہ کرو، اور ان کا فیصلہ بھی نہ مل سکے تو اپنی رائے سے اجتہاد کرے۔ اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں۔ یا میں بڑی رائے والا ہوں۔ کیونکہ حلال چیزیں واضح ہیں اور حرام بھی واضح ہیں۔ ہاں ان کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں، تو تم ایسی چیزوں کو ترک کردو جو شبہ لائیں اور ان پر عمل کرو جو شبہ پیدا نہ کریں۔ ۱۲م

۳۷۶۱۔ **عن** الاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کتب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لارأی لاحد فی کتاب اللہ تعالیٰ ،انما رأی الائمۃ فیما لم ینزل فیہ کتاب ولم تمض بہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت امام اوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلطنت اسلامیہ میں لکھوا کر بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کسی کو اپنی رائے سے دخل دینے کی اجازت نہیں، ہاں ائمہ کرام اپنی رائے اور مشورہ سے ان احکام کو بیان کریں جن کے بارے میں قرآن وسنت میں بیان نہیں ملتا۔ ۱۲م

۳۷۶۲۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لم یکن احد بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھیب لما لا یعلم من ابی بکر ، ولم یکن احد بعد ابی بکر اھیب لما لایعلم من عمر ، وان ابابکر نزلت بہ قضیۃ فلم یجد لھا فی کتاب اللہ تعالیٰ اصلا ولا فی السنۃ اثرا فقال اجتھد رأیی ،فان یکن صوابا فمن اللہ تعالیٰ ،وان یکن خطأ فمنی واستغفر اللہ ۔ انباء الحی ص ۱۲۵

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اس بات سے ڈرنے والا نہیں تھا کہ بغیر علم کوئی مسئلہ بیان کرے،

۳۷۶۱۔ السنن للدارمی ، باب ماتیقی من تفسیر حدیث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۷۶۲۔ جامع بیان العلم وفضلہ ، باب مایلزم العالم اذا سئل عمالا یدریہ

آپ کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم کا بھی یہ ہی حال تھا۔ایک مرتبہ ایسا معاملہ پیش آیا کہ کتاب وسنت میں اس کی صراحت یا نشاندھی نہ ملی تو فرمایا: اب میں اجتہاد کروں گا، اگر درست ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ، اور اگر غلط ہوا تو میری جانب سے ، اور میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔۱۲م

۳۷۶۳۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئل ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الکلالہ ، فقال : انی اقول فیھا برأیی فان کان صوابا فمن اللہ وحدہ لاشریک لہ، وان کان خطاء فمنی ، ومن الشیطان واللہ منہ بریٔ اراہ ماخلا الوالد والولد۔ فلما استخلف عمر قال: الکلالۃ ماعدا الولد ، وزید فی لفظ: فلما طعن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انی لأستحی من اللہ تعالیٰ ان اخالف ابابکر ، أری ان الکلالۃ ماعدا الوالد والولد۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: میں اس میں اپنی رائے سے کہتا ہوں، اگر صواب ہے تو اللہ وحدہ لاشریک کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو میری طرف سے اور شیطان کی جانب سے اور اللہ اس سے بری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کلالہ وہ میت ہے جسکے وارث اولاد ووالدین میں سے کوئی نہ ہو۔ جب حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے کلالہ اس کو فرمایا جس کا وارث اولاد میں نہ ہو۔لیکن دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں صدیق اکبر کی مخالفت کروں، آج میں بھی یہ ہی کہتا ہوں کہ کلالہ وہی ہے جس کے وارث اولاد ووالدین میں کوئی نہ ہو۔۱۲م

۳۷۶۴۔ **عن** حمید بن عبدالرحمن عن ابیہ قال : دخلت علی ابی بکر رضی

۳۷۶۳۔السنن للدارمی　باب الکلالۃ　۲۹۷۶

۳۷۶۴۔المستدرک للحاکم　کتاب الفرائض، باب میراث العمۃ والخالۃ

اللہ تعالیٰ عنہ فقال: وددت انی سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن میراث العمۃ والخالۃ ۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیرالمؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو میں نے سنا: میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی میراث دریافت کرلوں ۔۱۲

۳۷۶۵۔ **عن** میمون بن مہران قال: کان ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا ورد علیہ الخصم نظر فی کتاب اللہ تعالیٰ ، فان وجد فیہ مایقضي بینھم قضی بہ ، وان لم یکن فی الکتاب وعلم من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ذلک الامر سنۃ قضی بہ ، فان اعیاہ خرج فسأل المسلمین وقال: أتانی کذا وکذا ، فھل علمتم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی فی ذلک بقضاء فربما اجتمع الیہ النفر کلھم یذکر من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ قضاء فیقول ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، الحمد للہ الذی جعل فینا من یحفظ علی نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فان اعیاہ ان یجد فیہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمجمع رؤوس الناس وخیارھم ، فاستشارھم ، فاذا اجتمع رأیھم علی امر قضی بہ ۔

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی مقدمہ لے کر آتا تو آپ کتاب اللہ میں دیکھتے، اگر ملتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے، اور اگر نہ ملتا تو سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دیکھتے، ملتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے۔ اور اگر ان دونوں چیزوں میں نہ ملتا تو آپ مومنین کی طرف تشریف لے جاتے اور فرماتے: میرے پاس ایسا ایسا مقدمہ آیا ہے، کیا کروں؟ کیا تمہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی فیصلہ اس سلسلہ میں معلوم ہے، تو

۳۷۶۵۔ السنن للدارمی باب الفتیا ومافیہ الشدۃ ۱۶۳

بسا اوقات صحابہ کی جماعت جمع ہو کر ان فیصلوں کا ذکر سناتی جس کو سن کر صدیق اکبر کو مسرت ہوتی اور فرماتے، الحمدللہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو باقی رکھا ہے جو اس کے رسول کے علوم و معارف اپنے سینوں میں محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ اور اگر ان حضرات کی طرف سے بھی سنت رسول کے ثبوت میں خاموشی نظر آتی تو اخیار صحابہ کو جمع فرماتے اور ان سے مشورہ کرتے، جب کسی رائے پر جمع ہو جاتے تو آپ فیصلہ فرما دیتے۔۱۲م

۳۷۶۶۔ **عن** ابی ملیکة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئل ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن تفسیر حرف من القرآن، فقال: أی سماء تظلنی؟ وای ارض تقلنی؟ وأین اذهب؟ وکیف اصنع اذا قلت فی حرف من کتاب اللہ تعالیٰ بغیر ما اراد تبارك وتعالیٰ۔ انباء الحی ص۱۴۶

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کریم کے ایک حرف کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا، اور کونسی زمین مجھے بلند کرے گی۔ اور میں کہاں جاؤں گا، اور کیا کروں گا جب میں کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کی مراد کے بغیر کچھ کہوں۔۱۲م

۳۷۶۷۔ **عن** ابی ملیکة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئل ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن تفسیر حرف من القرآن، فقال: أی سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ مالا اسمع۔

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کے ایک حرف کی تفسیر کے سلسلہ میں پوچھا گیا، تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے بلند رکھے گی اگر میں کتاب اللہ میں محض اٹکل سے بغیر سنے بیان کرنے لگوں۔

۳۷۶۶۔ کنز العمال للمتقی　فصل فی حقوق القرآن　۴۱۴۹

۳۷۶۷۔ کنز العمال للمتقی　فصل فی حقوق القرآن　۴۱۵۰

۳۷۶۸۔ **عن** القاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ای سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ برأیی۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ فگن رہے گا اور کونسی زمین مجھے بلند رکھے گی جب میں کتاب اللہ میں اپنی رائے سے کچھ کہوں۔۱۲م

۳۷۶۹۔ **عن** ابراھیم التیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سئل عن الابّ ماھو؟فقال: ای سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللہ تعالیٰ مالا اعلم ۔

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (اَبّ) کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے اپنے اوپر بلند رکھے گی جب میں بغیر علم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ کہوں۔۱۲م

۳۷۷۰۔ **عن** قبیصۃ بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جاء ت الجدۃ الی ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقالت : ان لی حقا ابن ابن او ابن ابنۃ لی مات ، قال: ماعلمت لک حقا فی کتاب اللہ تعالیٰ ولاسمعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ شیئا ، وسأسئل ، فشھد المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطاھا السدس ، قال : من شھد ذلک معک فشھد محمد بن مسلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فأعطاھا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ السدس۔

۳۷۶۸۔شعب الایمان للبیہقی، باب تعظیم القرآن، ۲۲۷۸

۳۷۶۹۔الجامع الاحکام القرآن للقرطبی، سورۂ عبس۔

۳۷۷۰۔المستدرک للحاکم، کتاب الفرائض، قضاء ابی بکر فی الجدۃ، ۹

حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا ایک پوتا یا نواسہ انتقال کرگیا، کیا میرا کچھ حق اس کی وراثت میں ہے، فرمایا: میں نے تیرا حق نہ کتاب اللہ میں پایا اور نہ سنت رسول میں، میں عنقریب مشورہ کروں گا، پھر حضرتِ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی عورت کو چھٹا حصہ دلوایا تھا، فرمایا: تمہارے ساتھ اور کون گواہ ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی گواہی دی، اس پر آپ نے سدس کا فیصلہ فرمادیا۔۱۲م

۳۷۷۱۔ عن ابن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت الی ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه جدة ام اب او ام ام، فقالت ان ابن ابنی او ابن بنتی توفی وبلغنی ان لی نصیبا فمالی؟ فقال ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه : ماسمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فیها شیئا وسأ سئل الناس ۔انباء الحی ص ۱۴۷

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی جو دادی یا نانی تھیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا پوتا یا نواسہ انتقال کرگیا اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ میرا حصہ اس کی میراث میں ہے، تو فرمائیں کہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کچھ نہیں سنا، میں عنقریب لوگوں سے مشورہ کروں گا۔۱۲م

۳۷۷۲۔ عن ابن الشهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : فجاء ت الی عمر رضی الله تعالیٰ عنه مثلها فقال : ماسمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیها شیئا،وسأ سئل ، فحدثوا بحدیث المغیرة بن شعبة ومحمدبن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنهما فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه ایکما خلت به فلها

۳۷۷۱۔السنن للدارمی باب قول ابی بکر فی الجدات ۲۹٤۲

۳۷۷۲۔السنن للدارمی باب قول ابی بکر فی الجدات ۲۹٤۲

السدس فان اجتمعتا فهو بينهما۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھی اسی طرح کا مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا ہے، عنقریب میں مشورہ کروں گا، پھر حضرت مغیرہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کا واقعہ لوگوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی دادی یا نانی کو چھوڑے تو اس کو چھٹا حصہ ملے، اور اگر دو ہوں تو اسی میں شریک رہیں گی۔۱۲م

۳۷۷۳۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا عند عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعليه قميص، فی ظهره اربع رقاع، فقرأوا "فاكهة وابّا" فقال: هذه الفاكهة قد عرفناها، فما الأبّ؟ ثم قال: نهينا عن التكلّف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، اس وقت آپ ایک کرتا زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور پیٹھ پر چار پیوند لگے تھے، حاضرین نے (فاکہۃ وابّا) آیت تلاوت کی، فرمایا: فاکہہ یہی ہے جس کو ہم نے جانا، تو (اَبّ) کیا ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔۱۲م

۳۷۷۴۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قرأ عمر (وفاكهة وابّا) فقال: هذه الفاكهة قد عرفناها فما الابّ؟ ثم قال: مه نهينا عن التكلف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ (وفاکہۃ وابّا) تلاوت فرمائی اور فرمایا: اس فاکہہ کو تو ہم نے جان لیا لیکن یہ "اَبّ" کیا چیز ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔

۳۷۷۳۔ فتح الباری للعسقلانی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب مایکره من کثرة السوال

۳۷۷۴۔ الدر المنثور للسیوطی سورة عبس، تحت آية وفاكهة وابّا

۳۷۷۵۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر قرأ علی المنبر (فانبتنا فیھا حبا و عنبا و قضبا)الی قولہ (و ابّا) قال: کل ھذا قد عرفناہ فما الابّ؟ثم رفع عصا کانت فی یدہ فقال: ھذا لعمر اللہ ھو التکلف، فماعلیک ان لا تدری ماالابّ؟ اتبعوا مابین لکم ھداہ من الکتاب فاعملوا بہ، ومالم تعرفوہ فکلوہ الیٰ ربہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر یہ آیت (فانبتنا حبا و عنبا و قضبا۔سے و أبّا) تک تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ہم نے ان سب کو جان لیا لیکن یہ (ابّ) کیا ہے، پھر آپ نے اپنے ہاتھ کا عصا اٹھایا اور فرمایا: قسم خدا کی یہ تکلف ہے، اگر تم (اُبّ) کے معنی نہ جانو تو تم پر کچھ الزام نہیں، تم تو ان آیات کی اتباع کرو جن میں تمہارے لئے ہدایت ورہنمائی کردی گئی کہ یوں عمل کرو، اور جو تم نہ جانو تو اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو۔

۳۷۷۶۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قرأ عمر (عبس وتولی) حتی اتی علی ھذہ الآیۃ (وفاکھۃ و اباً) قال: قد علمنا ماالفاکھۃ، فما الأبّ؟ ثم احسبہ (شک الطبری) قال: ان ھذا لھو التکلف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ عبس تلاوت کی، اور جب (وفاکھۃ و اباً) پر پہونچے تو فرمایا: ہم نے فاکہہ کو تو جان لیا، لیکن یہ (ابّ) کیا ہے، اور طبری فرماتے ہیں، مجھے خیال ہے کہ راوی نے یوں کہا: کہ یہ تکلف کے معنی پر مشتمل ہے۔۱۲م

۳۷۷۷۔ **عن** ابی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ

۳۷۷۵۔الدر المنثور للسیوطی سورۃ عبس، تحت آیۃ وفاکھۃ وابا

۳۷۷۶۔جامع البیان للطبرانی سورۃ عبس، تحت آیۃ وفاکھۃ وابا

۳۷۷۷۔الدر المنثور للسیوطی سورۃ عبس، تحت آیۃ وفاکھۃ وابا

تعالیٰ عنہ سأل عن قولہ تعالیٰ "وابّاً" ماالابّ ؟ ثم قال: ما کلفنا ھذا او ماأمرنا بھذا۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یہ (ابّ) کیا چیز ہے؟ پھر خود ہی فرمایا: ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، یا ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔۱۲م

۳۷۷۸۔ **عن** عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا سأل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن قولہ تعالیٰ: "وابّا" فلمّا رأھم یقولون اقبل علیھم بالدرۃ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (وابًّا) کے متعلق پوچھا، جب ان کو آپ نے دیکھا کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں تو آپ ان کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ متوجہ ہوئے۔۱۲م

۳۷۷۹۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف قسم الجد ؟ قال: ماسؤلک عن ذلک یاعمر! انی اظنک تموت قبل ان تعلم ذلک ،قال سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فمات عمر قبل ان یعلم ذلک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دادی یانانی پر ترکہ کی تقسیم کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: اے عمر یہ تم نے کیا سوال کیا؟ میں خوب جانتا ہوں کہ تم اس کو جاننے سے قبل انتقال کرجاؤ گے۔ سعید بن مسیب کہتے: حضرت عمر کا واقعی اس سے پہلے ہی وصال ہوگیا۔۱۲م

۳۷۸۰۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

۳۷۷۸۔ الدرالمنثور للسیوطی ، سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ وابا

۳۷۷۹۔ کنزالعمال للمتقی ، کتاب الفرائض ، ۱۱/ ۳۰۶۱۱

۳۷۸۰۔ المصنف لعبدالرزاق ، کتاب الفرائض ، باب فرض الجد ، ۱۹۰۴۷

عنہ قال: اجرؤ کم علی جرائیم جھنم اجرؤ کم علی الجد۔ انباء الحی۔ ص ۱۴۹

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: دادی یا نانی کے ترکہ کا فیصلہ کرنے پر جو جری ہے وہ دوزخ کے شراروں، چنگاریوں پر جری ہے۔

۳۷۸۱۔ **عن** ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اشھدکم انی لم اقض فی الجد قضاء۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے دادی یا نانی کے ترکہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

۳۷۸۲۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لأن اکون اعلم الکلالۃ احب الی من ان یکون لی مثل قصور الشام وفی لفظ لہ قصور الروم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں اگر کلالہ کو بخوبی جان لوں تو میرے لئے شام کے محلات، یا روم کے محلات سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ۱۲م

۳۷۸۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الکلالۃ فقال: تکفیک آیۃ الصیف فلأن اکون سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنھا احب الی من ان یکون لی حمر النعم۔

۳۷۸۱۔ المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۴۶

۳۷۸۲۔ جامع البیان للطبرانی تحت یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ

۳۷۸۳۔ المسند لاحمد بن حنبل مرویات عمر الفاروق

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلالہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے (یہ سورۂ نساء کی آخری آیت ہے) فرماتے ہیں: میرے لئے اس کے بارے میں پوچھنا سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہے۔ ۱۲م

۳۷۸۴۔ عن مسروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه عن ذی قرابة لی ورث كلالة فقال: الكلالة، الكلالة، الكلالة۔ واخذ بلحيته ثم قال: والله لأن اعلمها احب الی من ان يكون لی ماعلى الارض من شئ سألت عنها رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: الم تسمع الآية التی انزلت فی الصیف فاعادها ثلاث مرات۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک رشتہ دار کے بارے میں پوچھا جو کلالہ کا وارث ہوا تھا۔ تو آپ نے کلالہ، کلالہ، تین مرتبہ فرمایا اور اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا: قسم بخدا اگر مجھے اس کا علم ہو جائے تو یہ مجھے روئے زمین کی ہر چیز سے زیادہ پسند ہے، میں نے اس کے سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عمر تم نے وہ آیت نہیں سنی جو صیف (سورۂ نساء کے آخر میں) نازل ہوئی، حضور نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ ۱۲م

۳۷۸۵۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ماسألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن شئ اكثر ماسألته عن الكلالة حتى ط عن باصبعه فی صدری وقال: تكفيك آية الصيف التی فی آخر سورة النساء۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

۳۷۸۴۔ جامع البیان لابن جریر تحت آیة یستفتونك قل الله الآیة

۳۷۸۵۔ الصحیح لمسلم کتاب الفرائض

جامع البیان لابن جریر تحت الآیة المتلوة

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جتنا کلالہ کے بارے میں پوچھا اتنا کسی اور چیز کے بارے میں نہیں، یہاں تک کہ حضور نے ایک مرتبہ میرے سینہ میں انگشت مبارک چبھوئی اور فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے کافی ہے۔۱۲م

۳۷۸۶۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ماغلظ لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او ما نازعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شئ مانازعته فی آیة الکلالة حتی ضرب صدری وقال: یکفیك منها آیة الصیف "یستفتونك قل اللہ یفتیکم فی الکلالة"۔ انباءالحی ص ۱۵۰

امیرالمؤمنین حضرت عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جتنا اصرار اور مبالغہ کلالہ کے بارے میں کیا کسی دوسری چیز کو معلوم کرنے میں نہیں کیا، یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری بار میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف ہی کافی ہے۔۱۲م

۳۷۸۷۔ **عن** سعیدبن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف یورث الکلالة؟ قال: اولیس قد بین اللہ ذلك، ثم قرأ "وان کان رجل یورث کلالة او امرأة" الی آخر الآیة ـ فکان عمرلم یفهم فقال لحفصة رضی اللہ تعالیٰ عنها اذا رأیت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طیب نفس فاسألیه عنها، فقال: ابوك ذکر لك هذا ؟ ما أری أباك یعلمها ابدا، فکان یقول ماارانی اعلمها ابدا، وقد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماقال ـ انباءالحی ص ۱۵۱

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کلالہ کو کس طرح وارث

۳۷۸۶۔ جامع البیان لابن جریر　　تحت الآیة المتلوة

۳۷۸۷۔ کنزالعمال للمتقی　۳۰۶۸۸

بنایا جائے، فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا؟ پھر یہ آیت تلاوت کی، (وان کان رجل یورث کلالۃ أو امرأۃ) الی آخر الآیۃ، اتنی بات سے حضرت عمر نہیں سمجھ پائے تو آپ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: جب تم حضور کو خوش دیکھو تو اس بارے میں پوچھنا، حضور نے حضرت حفصہ سے فرمایا: تمہارے والد نے ایسا ذکر کیا ہے؟ میں نہیں جانتا کہ وہ کبھی اس کو جان سکیں، اس کے بعد حضرت عمر ہی فرماتے تھے، میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کبھی جان سکوں گا۔ بلاشبہ حضور نے جو فرمایا وہی ہے۔۱۲م

۳۷۸۸۔ عن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امر ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تسال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الکلالۃ، فامھلتہ حتی اذا لبس ثیابہ فسألتہ، فاملّھا علیھا فی کتف، فقال: عمر امرك بھذا، ماأظنہ ان یفھمھا، اولم تکفہ آیۃ الصیف۔؟

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین حضرت حفصہ کو حکم دیا کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلالہ کے بارے میں پوچھو، وہ کسی مناسب وقت کے انتظار میں رہیں، ایک مرتبہ حضور لباس زیب تن فرمارہے تھے کہ انہوں نے پوچھا تو آپ نے انہیں کندھا پکڑ کر جھٹک دیا اور فرمایا: عمر نے تمہیں یہ کہا ہوگا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ اس کو سمجھ پائیں، کیا ان کے لئے آیت صیف کافی نہیں ہے۔۱۲م

۳۷۸۹۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: آخر ما نزل آیۃ الربا وان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبض قبل ان یفسرھا لنا فدعوا الربا والریبۃ۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ سب

۳۷۸۸۔ المصنف لعبد الرزاق ۱۹۱۹۴

۳۷۸۹۔ السنن لابن ماجہ ، ابواب التجارات، باب التغلیظ فی الربا

سے آخر میں آیت سود نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اس کی کامل وضاحت نہ فرمائی، لہذا تم سود اور شک دونوں سے بچو۔۱۲م

۳۷۹۰۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ خطب فقال: ان من آخر القرآن نزولاً آیة الربا، وانہ قدمات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یبینہ لنا، فدعوا مایریبکم الی مالا یریبکم۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا تو فرمایا: قرآن میں سب سے آخری آیت سود سے متعلق ہے، اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور اس کی تشریح تام آپ نے بیان نہ فرمائی، لہذا شک وشبہ کی چیزیں چھوڑ کر ان کو اختیار کرو جن میں اشتباہ نہ ہو۔۱۲م

۳۷۹۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یا ایھاالناس! انا لاندری لعلنا نأمرکم شیاء لاتحل لکم ولعلنا نحرم علیکم اشیاء ھی لکم حلال ان آخر ما نزل .... الخ لمعباہ۔ انباء الحی ص ۱۵۱

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! ہم نہیں جانتے، ہوسکتا ہے ہم کچھ چیزوں کا تمہیں حکم دیں اور وہ تمہارے لئے حلال نہ ہوں، اور یہ بھی ممکن کہ ہم تمہیں بعض چیزوں کی حرمت کا حکم سنائیں حالانکہ وہ تمہارے لئے حلال ہوں۔ سنو آخری آیت جو نازل ہوئی۔ پھر مثل سابق ہے۔۱۲م

۳۷۹۲۔ **عن** امیر المؤمنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ثلاث

۳۷۹۰۔ الدر المنثور للسیوطی تحت آیة الذین یأکلون الربا الآیة

۳۷۹۱۔ السنن للدارمی باب کراھیة الفتیا ۱۳۱

السنن لابن ماجہ ۔ باب الکلالة۔

۳۷۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاشربہ، باب ماجاء فیان الخمر ماخامر الخ

الصحیح لمسلم کتاب التفسیر

وددت ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان عهد الينا فيهن عهدا تنتهی اليه، الجد والكلالة وابواب من ابواب الربا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں جو مجھے بہت پسند تھیں ان کے بارے میں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عہد لیا کہ ان کے بارے میں آگے نہ بڑھنا، دادی کا ترکہ، کلالہ۔ اور سود کی تفصیل۔

۳۷۹۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ثلاث لأن یکون النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بینهن لنا احب الی من الدنیا وما فیها الخلافة والكلالة والربا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کو اگر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے بیان فرمادیا ہوتا تو دنیا ومافیہا سے زیادہ پسند ہوتا، خلافت، کلالہ، سود۔

۳۷۹۴۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : لان اکون سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ثلاث احب الی من حمر النعم عن الخليفة بعده و عن قوم قالوا نقربالزكوة من اموالنا ولا نؤديها اليك ايحل قتالهم و عن الكلالة۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین چیزیں معلوم کر لیتا تو مجھے سرخ اونٹوں سے یہ زیادہ پسند ہوتا۔ اول یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ دوم اس قوم کے بارے میں کہ زکوۃ کی فرضیت کا اقرار تو کریں لیکن ادا نہ کریں کیا ان سے جنگ جائز ہے۔ سوم کلالہ کے بارے میں۔ ۱۲م

۳۷۹۳۔ السنن لابن ماجه — باب اكلالة

المستدرك للحاكم — كتاب التفسير الكلالة من لا ولد له

۳۷۹۴۔ المصنف لعبد الرزاق — كتاب الفرائض

۳۷۹۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب فی الجدۃ والکلالۃ کتابا فمکث یستخیر اللہ تعالیٰ یقول: اللھم! ان علمت ان فیہ خیرا فأمضہ حتی اذا طعن دعا بالکتاب فمحاولم یدر احد ماکتب فیہ۔ انباء الحی ص۱۵۲

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دادی یا نانی اور کلالہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی، پھر کچھ دن ٹھہرے رہے اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ فرمایا کہتے تھے اے اللہ! اگر تیرے علم میں اس میں بھلائی ہے تو اس کی تکمیل اور عمل کی توفیق دے پھر جب آپ پر حملہ ہوا تو آپ نے وہ کتاب منگائی اور سب مٹادی، کسی کو نہیں معلوم کہ اس میں کیا لکھا تھا۔۱۲م

۳۷۹۶۔ **عن** طارق بن شھاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اخذ عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتفا وجمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیکتب الجد وھم یرون انہ یجعلہ أبا فخرجت علیھم حیۃ فتفرقوا فقال: لو ان اللہ اراد ان یمضیہ لامضاہ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شانہ کی ہڈی لی اور صحابہ کرام کو جمع کرکے دادا کے سلسلہ میں کچھ حکم لکھنا چاہا، حاضرین جانتے تھے کہ آپ دادا کو باپ کے زمرہ میں داخل فرمائیں گے، تو اچانک سانپ نمودار ہوا اور سب اُدھر اُدھر منتشر ہوگئے۔ تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا کرنا منظور ہوتا تو ہم کرلیتے۔۱۲م

۳۷۹۷۔ **عن** طارق بن شھاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اخذ عمر بن الخطاب

۳۷۹۵۔ المصنف لعبدالرزاق

۳۷۹۶۔ السنن الکبری للبیھقی کتاب الفرائض باب التشدید فی الکلام

۳۷۹۷۔ جامع البیان لابن جریر تحت الآیۃ ۔۔۔ قل اللہ الخ

كـفـا وجـمـع اصـحـاب الـنبـي صـلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم قال : لأقضين فى الـكلالة قضاء تحدث به النساء فى خدورهن فخرجت حيئذحية من البيت فتفرقوا فقال : لو اراد الله ان يتم هذا الامر لاتمه ـ

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ٹکڑا لیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا: آج ہم کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کریں گے جس کا پردہ نشین عورتوں کے درمیان بھی چرچا رہے گا، اتنے میں سانپ نمودار ہوا اور سب ادھر ادھر منتشر ہو گئے، تو فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ یہ کام مکمل ہو جائے تو ضرور ہو جاتا۔۱۲م

۳۷۹۸ عن البراء بن عازب رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء رجل الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يسأله عن الكلالة فقال: تكفيك آية الصيف ـ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کلالہ کے سلسلہ میں دریافت کرنے آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے۔۱۲م

۳۷۹۹ ـ عن ابى سلمة رضى الله عنه قال: جاء رجل الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسأله عن الكلالة ،فقال : الم تسمع الآية التى انزلت في الصيف (وان كان يورث الكلاله) الىٰ آخر الآية ـ انباء الحی ص ۱۵۳

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کلالہ کے بارے میں پوچھنے آئے تو فرمایا: کیا تم نے وہ آیت صیف نہیں سنی؟۔

۳۷۹۸ ـ السنن لابی داؤد ، کتاب الفرائض ، باب من كان ليس له ولد

المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات البراء بن عازب

۳۷۹۹ ـ جامع البیان لابن جریر ، تحت الآیة يستفتونك قل الله الخ

۳۸۰۰۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله اتاه رجل یستفتیه فی الكلالة فلم یقل له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شیئا غیر انه قرأ علیه آیة الكلالة التی فی سورة النساء ثم عاد رجل یسأله فكلما سأله قرأ ھا حتی اكثر وصخب الرجل واشتد صخبه من جرصه علی ان یبین له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقرأ علیه الآیة ثم قال له انی والله لازیدك علی ماعطیت۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کلالہ کا استفتاء لے کر آئے، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت کلالہ جو سورۂ نساء میں ہے تلاوت فرمائی اور اس کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ شخص دوبارہ پلٹے اور سوال کیا، پھر جب جب سوال کرتے حضور وہی آیت تلاوت فرمادیتے، یہاں تک کہ بہت مرتبہ پوچھا اور شور کیا اور ان کے شور میں شدت تک آ گئی کہ ان کو اس بات کی بہت طمع تھی کہ حضور ان کے لئے بیان فرمادیں لیکن آپ نے وہی آیت پڑھی اور فرمایا: قسم بخدا میں اس سے زیادہ تمہیں نہیں دے سکتا۔ ۱۲م

۳۸۰۱۔ **عن** مسروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال كاتب لعمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: هذا ما أری الله امیر المؤمنین عمر، فانتهره عمر وقال : لا بل اكتب هذا ما رأی عمر فان كان صوابا فمن الله وان كان خطأ فمن عمر۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب نے کہا: یہ مسئلہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر پر منکشف فرمادیا، تو آپ نے یہ سن کر اسے جھڑکا اور ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ لکھ، یہ عمر کی رائے ہے اگر صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو عمر کی جانب سے۔ ۱۲م

۳۸۰۰۔ المعجم الكبير للطبرانی ۷۰۵۵

۳۸۰۱۔ السنن الكبری للبیهقی كتاب آداب القاضی ، باب مایقضی به القاضی

۳۸۰۲۔ **عن** عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رجلا قال لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه بما اراك اللہ قال : مه انما هذه للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خاصة۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ کلالہ کس سبب سے بتادیا، فرمایا: خاموش رہ، یہ صرف حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔۱۲م

۳۸۰۳۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : اول من اعال الفرائض عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه لما قد رفعت علیه ورکب بعضها بعضا قال : واللہ ما ادری کیف اصنع بکم ، واللہ ما ادری ایکم قدم اللہ ولا ایکم أخر وما اجد فی هذا المال شیئا احسن من ان اقسمه علیکم بالحصص ثم قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما : وایم اللہ لو قدم من قدم اللہ ، وأخر من أخر اللہ ما عالت فریضة فقیل له ، ایها قدم اللہ وایها أخر، قال کل فریضة لم یهبطها اللہ تعالیٰ عن فریضة الا الی فریضة فهذا ما قدم اللہ تعالیٰ وکل فریضة اذا زالت عن فرضها لم یکن لها الا ما بقی ، فتلك التی اخر اللہ تعالیٰ فالذی قدم کالزوجین والام والذی اخر کالاخوات والبنات ، فاذا اجتمع من قدم اللہ ومن أخر بدئ بمن قدم فأعطی حقه کاملا فان بقی شئ کان لمن أخر وان لم یبق شئ فلاشئ له۔

(انباء الحی ص ۱۵۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سب سے پہلے فرائض کے مسائل کی جن کو ضرورت پیش آئی وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، کیونکہ

۳۸۰۲۔ کنز العمال للمتقی ۲۹۵۰۲

۳۸۰۳۔ المستدرك للحاکم کتاب الفرائض اولا من اعال الفرائض

السنن الکبری للبیهقی باب الحقوق فی الفرائض

آپ پر یہ مسائل پیش ہوئے اور آپ کی خدمت میں پے در پے آئے۔ آپ نے فرمایا: قسم بخدا میں نہیں جانتا کہ تم کو کس طرح یہ مسائل بتاؤں، خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ نے کس کو مقدم رکھا اور کس کو مؤخر فرمایا، اور میں اس مال میں اس سے بہتر طریقہ نہیں پاتا کہ تمہارے درمیان پورے پورے حصوں پر تقسیم کردوں، پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا: قسم بخدا اگر ان کو مقدم رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مقدم رکھا، اور ان کو مؤخر رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مؤخر فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ختم نہ ہوگا، تو آپ سے کہا گیا: اللہ رب العزت نے کس کو مقدم فرمایا اور کس کو مؤخر کیا؟ فرمایا: ہر فریضہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فریضہ کو کم نہ فرمایا مگر ساتھ ہی دوسرا فریضہ اس کے ساتھ رکھا، تو یہ وہ ہے جس کو اللہ عز جلالہ نے مقدم فرمایا، اور ہر فریضہ جب اپنے معین کردہ اشخاص سے عدول کرے گا تو اس کے حقدار وہی ہوں گے جو باقی رہے، تو یہ وہ ہیں جن کو موخر کیا، تو جن کو مقدم کیا وہ جیسے زوجین اور ماں اور جن کو مؤخر کیا وہ جیسے بہنیں اور بیٹیاں۔ تو جب یہ سب جمع ہوں جن کو مقدم و مؤخر فرمایا تو تقسیم ان سے شروع کی جائے جن کو مقدم فرمایا، لہذا ان کو پورا حصہ دیا جائے، اور جب باقی رہے تو مؤخر کو دیا جائے، اگر کچھ نہ بچے تو اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ ۱۲م

۳۸۰٤۔ **عن** مروان ان عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه لماط عن قال : انی كنت قضيت فی الجدة قضاء فان شئتم ان تاخذوا به فافعلوه فقال له عثمان رضی اللّٰه تعالیٰ عنه ان نتبع رأيك فان رأيك رشد ، و ان نتبع رأی الشيخ قبلك فنعم ذو الرأی كان ۔

مروان سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب زخمی ہوئے تو فرمایا: میں دادی کے بارے میں فیصلہ کر چکا، تو اگر تم اس پر عمل کرنا چاہو تو کرنا، اس پر حضرت

۳۸۰٤۔ السنن الكبرى للبيهقی　　كتاب الفرائض ، باب من لم يورث الاخوة مع الجدة

السنن للدارمی　　، باب فی قول عمر فی الجدة ۲۹۱۹

المصنف لعبد الرزاق　　۱۹۰۵۲

عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر ہم آپ کی رائے پر عمل کریں تو آپ کی رائے ہدایت ہے، اور اگر آپ سے پہلے شیخ (صدیق اکبر) کی رائے پر عمل کریں تو ان کی رائے اور بہتر ہے۔۱۲

۳۸۰۵۔ **عن** قبیصة بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه سئل عن الاختین الامتین من ملك الیمین هل یجمع بینهما قال: احلتها آیة وحرمتهما آیة وما أحب ان اصنعه۔

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دو بہنوں کے بارے میں پوچھا گیا جو باندیاں ہوں، کیا ان دونوں کو جمع کیا جا سکتا ہے، فرمایا: ایک آیت سے تو ان کی حلت ثابت ہوئی ہے اور دوسری سے حرمت، اور میں نہ کرنا ہی پسند جانتا ہوں۔۱۲م

۳۸۰۶۔ **عن** علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ای ارض تقلنی اذاقلت فی کتاب اللہ تعالیٰ مالا اعلم۔ (انباء الحی ص ۱۵۵)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں کتاب اللہ میں بغیر علم کچھ کہوں تو مجھے کونسی زمین میں قرار ملے۔۱۲م

۳۸۰۷۔ **عن** محمد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سأل رجل علیا کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم عن مسألة فقال فیها، فقال الرجل: لیس هکذا ولکن کذا وکذا، قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اصبت واخطأت وفوق کل ذی علم علیم۔

حضرت محمد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی کرم

۳۸۰۵۔ الموطا لمالک، کتاب النکاح، باب ماجاء فی کراهیة اصابة الأختین الخ

۳۸۰۶۔ جامع بیان العلم للقرطبی، باب مایلزم العالم اذا سئل الخ

۳۸۰۷۔ جامع البیان للطبرانی، سورۃ یوسف تحت آیة (فوق کل ذی علم علیم)

اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کو جواب دیا، تو وہ مرد بولے: یہ اس طرح نہیں بلکہ ایسا ہے، حضرت علی نے فرمایا: تو نے صحیح کہا اور مجھ سے خطا ہوئی، اور ہر ذی علم پر زیادہ جاننے والا موجود ہے۔۱۲م

۳۸۰۸۔ **عن** ابی البختری وزاذان قالا قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابردھا علی الکبد، اذا سئلت عما لا اعلم، ان اقول : اللہ اعلم۔

حضرت ابوالبختری اور زاذان سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میرا جگر اس سے ٹھنڈا ہوتا ہے کہ میں ''اللہ اعلم'' کہوں جب مجھ سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کو میں نہیں جانتا۔۱۲م

۳۸۰۹۔ **عن** عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سئل عن مسألۃ فقال : لاعلم لی بھا، ثم قال : وابردھا علی الکبد، سئلت عمالا اعلم فقلت لا اعلم۔

حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں، پھر فرمایا: میرا جگر اس سے تازہ ہوتا ہے کہ جب مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا مجھے علم نہیں تو میں کہوں: میں نہیں جانتا ۔۱۲م

۳۸۱۰۔ **عن** عبداللہ بن عمرو الخارفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان علی بن طالب کرم اللہ تعالیٰ عنہ وجہہ الکریم أتاہ رجل فسألہ عن فریضۃ قال: ان لم یکن فیھا جدۃ فھاتھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو خارفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ

۳۸۰۸۔السنن للدارمی　　باب فی الذی یفتی الناس فی کل ما یستفتی　　۱۸۱

۳۸۰۹۔کتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب، باب ماجاء فی الالجام عن الجواب　　۱۱۰/۲

۳۸۱۰۔السنن للدارمی　　کتاب الفرائض، باب الجد　　۲۹۰/۲

تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس ایک شخص آیا اور ترکہ کا مسئلہ پوچھا، تو فرمایا: اگر اس میں دادی کا مسئلہ شامل نہ ہو تو آنا۔ ۱۲م

۳۸۱۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : من سره ان یتقحم جراثیم جهنم فلیقض بین الجدة والاخوة ۔ (انباء الحی ص ۱۵۶)

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس کو یہ بات پسند آئے کہ وہ دوزخ کی چنگاریوں میں داخل ہو تو دادی اور بھائیوں کے درمیان ترکہ کی تقسیم کا فیصلہ کردے۔ ۱۲م

۳۸۱۲۔ **عن** ابی صالح رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : سلونی فانکم لاتسئلون مثلی ولن تسئلوا مثلی ، فقال: ابو الکواء : اخبرنی عن الاختین المملوکتین فقال : احلتهما آیة وحرمتهما آیة ولا آمر ولا انهی ولا احل ولا احرم ولا افعله انا ولا اهل بیتی۔

حضرت ابو صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: مجھ سے پوچھو، کہ تم مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے اور ہرگز مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے تو ابو الکواء نے کہا: مجھے دو سگی بہنوں کے بارے میں بتائیے جو باندیاں ہوں، فرمایا: ایک آیت ان کو حلال کرتی ہے، اور دوسری حرام فرمائی ہے، میں نہ حکم دوں اور نہ منع کروں، نہ حلال ٹھہراؤں اور نہ حرام، نہ میں اس پر عمل کروں اور نہ میرے اہل بیت۔ ۱۲م

۳۸۱۳۔ **عن** علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :علمنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الف باب یفتح الف باب۔

۳۸۱۱۔ المصنف لعبد الرزاق، کتاب الفرائض ۱۹۰۴۸

السنن للدارمی کتاب الفرائض ۲۹۰۵

۳۸۱۲۔ السنن الکبری للبیهقی کتاب النکاح، باب ماجاء فی تحریم الجمع بین الاختین

۳۸۱۳۔ کنز العمال للمتقی ۳۶۳۷۲

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہزار علم کے دروازے سکھائے اور ہر دروازہ ایک ہزار دروازوں کو کھولتا ہے۔۱۲م

۳۸۱٤۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه خطب الناس فقال : لتفتحن البصرة ولتأتينكم مادة (ای مدد) من الكوفة ستة آلاف وخمس مائة وستين او خمسة آلاف وستمائة وخمسين (ای نفر) قال ابن عباس : فقلت: الحرب خدعة، قال: فخرجت فاقبلت اسأل الناس (ای المددالآتی من الكوفة) كم انتم؟ فقالوا كماقال ، فقلت:هذا مماسره اليه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه علمه الف الف كلمة، كل كلمة تفتح كلمة ۔ كلاالاثرين حسن الاسناد ، وقد رجع رضی الله تعالیٰ عنه الی الجزم بتحريم الاختين الامتين ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: تم بصرہ کو ضرور فتح کرلو گے اور تمہارے پاس کوفے سے چھ ہزار پانچسو ساٹھ۔ یا پانچ ہزار چھ سو پچاس کی مدد آئے گی، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے کہا: جنگ دھوکہ (یعنی ہوسکتا ہے یونہی جنگی چال کے طور پر آپ نے فرمادیا ہو) پھر میں نکلا اور لوگوں سے مدد کے بارے میں پوچھا کہ تم کتنے ہو، تو آپ نے جتنے بتائے تھے اتنے ہی تھے، میں نے کہا: یہ وہ پوشیدہ علوم ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو سکھائے اس طرح کے ہزاروں کلمے، ہر کلمہ دوسرے کلمہ کو کھولتا ہے۔ یہ دونوں روایتیں حسن ہیں ،اور آپ نے آخر میں اس کو حتمی فیصلہ فرمادیا تھا کہ دوسگی بہنیں باندیاں ہوں جب بھی جمع کرنا حرام۔۱۲م

۳۸۱٤۔ کنزالعمال للمتقی　۳٦٥۰۰

۳۸۱۵۔ **عن** سلمان بن يسار رضى الله تعالىٰ عنه قال : وذكره ابن شهاب فى حديث قبيصة المار فان تمامه فبلغ ذلك رجلا من اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسأله عن ذلك ،فقال : لو وليت شيئا من امر المسلمين ثم جئت به جعلته نكالا ، قال الزهرى : اراه عليا رضى الله تعالىٰ عنه ۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس کا ذکر حدیث قبیصہ میں گذرا، اس کا تتمہ یہ خبر جب ایک صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہونچی تو انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر میں مسند خلافت پر ہوتا اور پھر تو یہ مسئلہ لے کر آتا تو میں تجھے سزا دیتا۔

۳۸۱۶۔ **عن** عبداللہ بن عتبة بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه ان ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه أتى فى رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها صداقا فمات عنها ولم يدخل بها فقال : اقول ان لها صداقا كصداق نسائها لا وكس ولا شطط ولها الميراث وعليها العدة ۔ فان يك صوابا فمن الله تعالىٰ ، وان يك خطأ فمنى ومن الشيطان ، والله ورسوله بريئان ، فقام ناس من اشجع فقالوا نشهد ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قضى فى بروع بنت واشق كماقضيت ۔ قال ففرح ابن مسعود فرحاً شديدا حين وافق قضاؤه قضاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

(انباء الحی ص ۱۵۸)

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کا مسئلہ لایا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی لیکن مہر متعین نہیں، اب اس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس نے دخول بھی نہیں کیا تھا، تو آپ نے فرمایا: میں فتوی دیتا ہوں کہ اس کا مہر دوسری عورتوں کی طرح ہے نہ کم نہ زیادہ ۔ اس کو میراث

۳۸۱۵۔ الاستذکار لابن عبدالبر تحت رقم الترجمہ ۱۰۹۵

۳۸۱۶۔ السنن لابی داؤد، کتاب النکاح، باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا

بھی ملے گی اور عدت بھی لازم ہے۔ اگر میرا یہ فتوی صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو میری طرف اور شیطان کی طرف سے۔ اللہ ورسول اس سے بری ہیں، یہ سن کر اشجعی لوگ کھڑے ہوئے اور بولے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بروع بنت واثق کے حق میں بھی ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا آپ نے کیا، یہ سن کر حضرت ابن مسعود کو نہایت خوشی ہوئی کہ میر فیصلہ حضور کے مطابق ہو گیا۔ ۱۲م

۳۸۱۷۔ **عن** عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ماسألتمونا عن شئ من کتاب اللہ تعالیٰ نعلمہ اخبرناکم بہ او سنۃ من نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرناکم بہ ولا طاقۃ لنا بما احدثتم۔ انباء الحی ص ۱۵۸

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ سے جو تم ہم سے پوچھو گے جسے ہم جانتے ہوں تو جواب دیں گے، اور سنت رسول پوچھو گے تو بھی جواب دیا جائے گا، ہمارے اندر یہ طاقت نہیں کہ تمہارے تمام نو پیدا مسائل میں ہم جواب دیں۔ ۱۲م

۳۸۱۸۔ **عن** شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن شئ فقال : انی لاکرہ ان احل لک شیئا حرمہ اللہ علیک او احرم مااحلہ اللہ لک۔

حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ تمہارے لئے کوئی ایسی چیز حلال کر دوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہو، یا کوئی ایسی چیز حرام قرار دوں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کیا ہو۔ ۱۲م

۳۸۱۷۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فیما لیس فیہ کتاب ولا سنۃ ۱۰۲

۳۸۱۸۔ السنن للدارمی باب التورع الخ ۱٤٩

۳۸۱۹۔ **عن** خارجة بن زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنهما ان زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه كتب لمعاوية رضى الله تعالىٰ عنه ۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ لعبدالله معاوية امير المؤمنين من زيد بن ثابت ۔ سلام عليك يا امير المؤمنين ورحمة الله ۔

فانى احمد الله الذى لا اله الا هو۔ اما بعد ۔ فانك كنت تسألنى عن ميراث الجدة والاخوة و عن الكلالة و كثيرا مما قضى به فى هذه المواريث لا يعلم مبلغها الا الله تعالىٰ وقد كنا نحضر من ذلك اموراً عندالخلفاء بعد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوعينا منها ماشئنا ان نعى فنحن نفتى بعد من استفتانا فى المواريث ۔ انباء الحی ص ۱۵۹

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ زید بن ثابت کی طرف سے اللہ کے بندے معاویہ امیر المؤمنین کی طرف ، سلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ۔

میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ امابعد ۔ آپ نے مجھ سے دادی اور بھائیوں ، کی میراث کے بارے میں پوچھا ہے، اور کلالہ وغیرہ بہت سے مسائل جن کا فیصلہ ان میراثوں میں کیا جاتا ہے، ان کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے، ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ان امور کے سلسلہ میں خلفائے راشدین کے پاس حاضر رہے ، تو جن کو ہم نے محفوظ کرنا چاہا کرلیا ، تو اب ہم میراث کے سلسلہ میں فتوی دیتے ہیں جو ہم سے معلوم کرتے ہیں ۔۱۲م

۳۸۲۰۔ **عن** عكرمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ارسلنى ابن عباس رضى الله

۳۸۱۹۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ترجمه ابى الزناد عن خارجه ، ۴۸۶۰

۳۸۲۰۔ المصنف لعبد الرزاق ، كتاب الفرائض ، ۱۹۰۲۰

تعالیٰ عنهما الی زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه أسأله عن زوج وابوین، فقال للزوج نصف وللام ثلث مابقی وللاب الفضل ۔ فقال ابن عباس: أفی كتاب الله تعالیٰ وجدته ام رأی تراه؟ قال: بل رأی أراه۔ لا أری افضل أما علی اب، وكان ابن عباس یجعل لها ثلث من جمیع المال ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت کی خدمت میں بھیجا کہ میں شوہر اور والدین کو ترکہ ملنے کے بارے میں پوچھوں، تو آپ نے فرمایا: شوہر کو نصف اور ماں کا باقی کا ثلث اور باپ کو جو بچ رہے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: کیا آپ نے یہ تقسیم کتاب اللہ سے کی یا اپنی رائے سے، فرمایا: بلکہ یہ میری رائے ہے، میں اس سلسلہ میں ماں کو باپ پر افضل نہیں جانتا، اور حضرت ابن عباس ماں کو تمام مال کا تہائی حصہ دینے کے قائل تھے۔ ۱۲م

۳۸۲۱۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ارسلنی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه الی زیدبن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه أتجد فی كتاب الله ثلث مابقی، فقال زید: انما انت رجل تقول برأيك وأنا رجل اقول برأئی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ کیا آپ ماں کے سلسلہ میں مابقیہ کا ثلث کتاب اللہ میں پاتے ہیں، تو حضرت زید نے فرمایا: آپ بھی ایک مرد ہیں جو اپنی رائے سے کہتے ہیں، اور میں بھی ایک مرد ہوں جو اپنی رائے سے کہتا ہوں۔

۳۸۲۲۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: خالف عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اهل القبلة فی امرأة وابوین، جعل للام الثلث من جمیع المال ۔

۳۸۲۱۔ السنن للدارمی کتاب الفرائض ۲۸۷۸

۳۸۲۲۔ السنن للدارمی کتاب الفرائض ۲۸۸۱

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل قبلہ کی مخالفت کی ہے عورت اور ماں باپ کے سلسلہ میں ۔ ماں کو تہائی حصہ تمام مال سے ملے گا۔

۳۸۲۳۔ **عن** عبداللہ بن ابی یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا سئل عن الامر فکان فی القرآن اخبربه و ان لم یکن فی القرآن و کان عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم اخبربه ، فان لم یکن ف عن ابی بکروعمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ،فان لم یکن قال فیه برأیه ۔

حضرت عبداللہ بن ابی یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو اگر وہ قرآن میں ہوتی تو اس کے بارے میں بتادیتے ،اور اگر قرآن میں وہ حکم نہ ہوتا اور سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہوتا تو بیان فرماتے ،اور ان دونوں میں نہ ملتا تو پھر حضرت صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عمل اور فیصلوں کو لیتے ورنہ پھر اپنی رائے پر عمل کرتے ۔

۳۸۲۴۔ **عن** ابن ابی ملیکة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما سئل عن آیة لو سئل عنها بعضکم لقال فیها فأبی ان یقول فیها ۔ (انباء الحی ص ١٦٠)

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک آیت کے بارے میں پوچھا گیا ،اگر تم میں سے کسی سے پوچھا جاتا تو ضرور اس میں تم کچھ کہتے ،لیکن حضرت ابن عباس نے اس میں کچھ کہنے سے انکار کردیا۔١٢م

۳۸۲۵۔ **عن** عبداللہ بن ابی ملیکة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ابن

۳۸۲۳۔ السنن للدارمی، باب الفتیا و ما فیه من الشدة، ١٦٨

۳۸۲۴۔ التفسیر لابن جریر، مقدمة الکتاب، ذکر بعض الاخبار

۳۸۲۵۔ التفسیر لابن ابی حاتم، سورة السجدة تحت ثم یعرج الیه فی یوم

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انا وعبداللہ بن فیروز مولیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فیروز: یاابن عباس ! قولہ تعالیٰ ؛ (یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ) فکان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتہمہ (ای ظن انہ یسألہ ت عنتا وامتحانا منہ) فقال: مایوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ، فقال: انما سألتك لتخبرنی فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: ھمایومان ذکرھما اللہ تعالیٰ فی کتابہ، اللہ اعلم بھما، واکرہ ان اقول فی کتاب اللہ تعالیٰ مالا اعلم، فضرب الدھر من ضرباتہ حتی جلست الی ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألہ عنھا انسان فلم یخبر ولم یدر، فقلت الا اخبرك بما احضرت من ابن عباس قال: بلی ! فاخبرتہ، فقال للسائل: ھذا ابن عباس الی ان یقول فیھا وھو اعلم منی ۔

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عبداللہ بن فیروز آزاد کردہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں دونوں حاضر ہوئے، ابن فیروز نے کہا: اے ابن عباس (یدبر الامر من السماء الآیۃ۔ السجدہ ۔ ٥) کا مطلب کیا ہے؟ تو حضرت ابن عباس نے یہ گمان فرمایا کہ شاید یہ آزمائش وامتحان کے طور پر پوچھ رہے ہیں، لہذا غصہ میں فرمایا: کوئی ایسا دن نہیں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہو۔ انہوں نے عرض کیا: میں نے تو آپ سے صرف معلومات چاہنے کے لئے پوچھا تھا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ دو دن ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔ اللہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے، اور مجھے یہ ناپسند ہے کہ میں کتاب اللہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں۔ زمانہ یونہی گذرتا رہا یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھنے لگا، ان سے بھی ایک شخص نے پوچھا تو نہیں بتایا اور انہیں بھی معلوم نہیں تھا، میں نے عرض کیا: کیا میں یہ نہ بتاؤں جو مجھے پیش آیا حضرت ابن عباس کی بارگاہ میں، فرمایا: کیوں نہیں؟ تو میں نے بتایا، لہذا آپ نے سائل سے فرمایا: یہ ابن عباس ہیں جنہوں نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا حالانکہ وہ مجھ سے

زیادہ جاننے والے تھے۔۱۲م

۳۸۲۶۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : بينما أنا في الحجر جالس اذا تاني رجل فسأل عن العاديات ضبحا ، فقلت: الخيل حين تغبر في سبيل الله ، فانفتل عني فذهب الى علي كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم وهو جالس تحت سقاية زمزم ، فسأله فقال: سألت عنها احدا قبلي ؟ قال : نعم، سألت عنها ابن عباس ، فقال: هي الخيل تغبر في سبيل الله ، فقال : اذهب فادعه لي ، فلما وقفت على رأسه قال: تفتي الناس بما لا علم لك ، فساق الحديث وفسرها بالابل العاديات من عرفة الى جمع ، قال ابن عباس فنزعت عن قول ورجعت الى قول علي كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حجر اسود کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور مجھ سے (والعادیات ضبحاً) کے بارے میں پوچھا، میں نے کہا: وہ گھوڑے جو اللہ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، وہ یہاں سے پلٹ کر زمزم شریف کے پانی پلانے کے مقام پر پہونچا جہاں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف فرما تھے، ان سے بھی پوچھا، توانہوں نے فرمایا: کیا تو نے مجھ سے پہلے بھی کسی سے اس بارے میں معلوم کیا ہے؟ بولا: ہاں میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تھا توانہوں نے بتایا کہ مراد وہ گھوڑے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، فرمایا: جاؤ ان کے بلا کر لاؤ، جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ادب وخوف کی وجہ سے آپ کے پیچھے کھڑا ہوا، فرمایا: کیا لوگوں کو بغیر علم فتویٰ دیتے ہو۔ یہاں وہ اونٹ مراد ہیں جو میدان عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے اپنا قول چھوڑ دیا اور حضرت علی کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔۱۲م

۳۸۲۷۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: شيء لا تجدونه في

۳۸۲۶۔ جامع البیان لابن جریر سورۃ العادیات

۳۸۲۷۔ المستدرك للحاكم، كتاب الفرائض مسالة الميراث

کتاب اللہ ولا فی قضاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتجدونہ فی الناس کلھم للبنت النصف ، وللاخت النصف ، وقد قال اللہ تعالیٰ :(ان امرؤ ھلک لیس له ولد ، وله أخت فلھا نصف ماترک) (النساء۔١٧٦)۔ انباء الحی ص ۱۶۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک چیز ایسی ہے جس کو نہ تم کتاب اللہ میں پاتے ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلوں میں، اور تم اسے تمام لوگوں میں رائج دیکھتے ہو، کہ بیٹی کو نصف ترکہ ہے اور بہن کو بھی نصف، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کسی شخص کا انتقال ہو اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور بہن ہو تو اس کو نصف ملے گا۔۱۲م

۳۸۲۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه سئل عن رجل توفی وترک ابنته واخته لابیه وامه ، فقال: للبنت النصف ، ولیس للاخت شئ ومابقی فلعصبة ، فقیل : ان عمر جعل للأخت النصف ، فقال ابن عباس ، ءأنتم اعلم ام اللہ ؟ قال اللہ تعالیٰ : (ان امرؤ ھلک لیس له ولد وله أخت فلھا النصف ماترک) فقلتم لھا النصف وان کان ولد ھذا۔ انباء الحی ص ۱۶۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا انتقال ہو گیا اور اس نے بیٹی اور حقیقی بہن چھوڑی، تو فرمایا: بیٹی کو نصف، اور بہن کو کچھ نہیں، جو کچھ بچا وہ عصبہ کا ہے، آپ سے کہا گیا: کہ حضرت عمر فاروق اعظم نے تو بہن کو نصف دیا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا: تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: اگر کسی کا انتقال ہو اور اس کی اولاد نہ ہو، لیکن اس کی بہن ہو تو اس کو نصف دیا جائے، اور تم اولاد کی موجودگی میں اس کو نصف دلوار ہے ہو۔۱۲م

۳۸۲۹۔ **عن** الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قضی فینا معاذ بن جبل رضی

۳۸۲۸۔ المستدرک للحاکم کتاب الفرائض قصة اسلام النجاشی

السنن الکبری للبیھقی کتاب الفرائض

۳۸۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الفرائض ، باب میراث البنات

اللہ تعالیٰ عنہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ابنۃ واخت ، للابنۃ النصف وللأخت النصف ۔

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں ہمارے درمیان بیٹی اور بہن کے بارے میں فیصلہ فرمایا، بیٹی کو نصف اور بہن کو بھی نصف ۔۱۲م

۳۸۳۰۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: ان الناس لایأخذون بقولی ولابقولك ، ولو مت انا وانت ما اقسموا میراثا علی ماتقول ، قال فلیجتمعوا فلنضع أیدینا علی الرکن ثم نبتھل ماحکم اللہ بما قالوا۔

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا: لوگ نہ آپ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور نہ میرے قول پر ،اور میرا اور آپ کا انتقال ہوگیا تو یہ لوگ میراث آپ کے قول کے مطابق تقسیم نہیں کریں گے ۔فرمایا: ان لوگوں کو جمع کرو، پھر ہم سب اپنے ہاتھ رکن اسود پر رکھ کر مباہلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کا وہ حکم نہیں جو وہ کہتے ہیں ۔۱۲م

۳۸۳۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ دخل علی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال : ان الاخوین لایرد ان الام عن الثلث ،قال اللہ تعالیٰ : (فان کان لہ اخوۃ) (النساء ۔۱۱) فالاخوان لیسا بلسان قومك اخوۃ ،قال عثمان : لاأستطیع ان ارد ماکان قبلی ومضی فی الامصار وتوارث الناس ۔ انباء الحی ص ۱۶۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان غنی

۳۸۳۰۔ السنن سعید بن منصور کتاب ولایۃ العصبۃ

۳۸۳۱۔ المستدرك للحاکم کتاب الفرائض

السنن الکبری للبیہقی کتاب الفرائض باب فرض الام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: دو بھائی ماں کو ثلث ترکہ سے محروم نہیں کرتے، کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (فان کان له اخوة) (النساء۔ ۱۱) کہ اخوان کو آپ کی قوم میں اخوۃ سے تعبیر نہیں کیا جاتا، حضرت عثمان نے اس پر فرمایا: میں اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ میں اپنے سے پہلے لوگوں کے قول کو رد کردوں اور اس کو جو عام شہروں میں رائج ہو چکا اور لوگوں میں متوارث چلا آرہا ہے۔۱۲م

۳۸۳۲۔ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یحجب الام بالاخوین قال: ان العرب تسمی الاخوین اخوة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ماں کو دو بھائیوں کی موجودگی میں محروم قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اہل عرب اخوان کو اخوۃ کہتے ہیں۔۱۲م

۳۸۳۳۔ عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما (وان تجمعوا بین الاختین) قال: ذلك فی الحرائر، فاما فی المماليك فلاباس۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (وان تجمعوا بین الاختین) آزاد عورتوں کے بارے میں ہے، اور باندیوں میں کوئی حرج نہیں۔۱۲م

۳۸۳۴۔ **عن** عمرو بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما کان یعجب من قول علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم فی الاختین یجمع بینهما حرمتهما آیة، واحلتهما اخری ویقول: الاماملك ایمانکم هی مرسلة۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس قول سے تعجب ہوتا کہ دو بہنوں کے جمع کرنے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ ایک آیت ان کی حرمت پر دلالت

۳۸۳۲۔ المستدرك للحاکم کتاب الفرائض

۳۸۳۳۔ الدر المنثور للسیوطی سورۃ النساء تحت آیۃ حرمت علیکم امھاتکم

۳۸۳۴۔ المصنف لعبد الرزاق باب جمع بین ذوات الارحام ۱۲۷۳۷

کرتی ہے اور دوسری حلت پر۔ آپ کا فیصلہ یہ تھا کہ دو باندیوں کے بارے میں حکم عام ہے۔
۱۲م

۳۸۳۵۔ **عن** عمرو بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ابن عباس کان لا یری بأسا ان یجمع بین الاختین المملوکتین۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے کہ دو باندیوں کو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کیا جائے۔۱۲م

۳۸۳۶۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ذکر عند ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قول علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم فی الاختین من ملك الیمین فقالوا : ان علیا قال : احلتهما آیة وحرمتهما آیة ۔قال ابن عباس : عند ذلك احلتهما آیة وحرمتهما آیة ، انما یحرمهن علی قرابتهن منی ولا یحرمهن علی قرابة بعضهن من بعض لقول الله تعالیٰ : (والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم) (النساء : ۲۴)۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا دو سگی بہنوں کا باندیوں کی صورت میں جمع کرنے کا قول عرض کیا گیا: کہ حضرت علی فرماتے ہیں: ایک آیت حلت پر دال ہے اور دوسری حرمت پر، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آیت حرمت پر اور دوسری حلت پر دلالت کرتی ہے، اصل معاملہ یہ ہے کہ وہ ان کی حرمت ہماری طرف نسبت کرتے ہوئے ثابت کرتے ہیں، اور ان کی آپسی قرابت کے پیش نظر حرمت کے قائل نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم)

۳۸۳۵۔ الدر المنثور للسیوطی،　سورة النساء

۳۸۳۶۔ السنن الکبریٰ للبیهقی،　کتاب النکاح ، باب ماجاء فی تحریم الجمع بین الاختین

(النساء: ٤ ٢)

۳۸۳۷۔ عن عکرمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما: وان تجمعوا بین الاختین ی عنی فی النکاح۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: (وان تجمعوا بین الاختین) نکاح کے سلسلہ میں ہے۔۱۲م

۳۸۳۸۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه سئل عن الرجل یقع علی الجاریة وابنتها تکونان عنده مملوکتین فقال: حرمتهما آیة واحلتهما آیة ولم اکن لأفعله۔ انباء الحی ص ۱۶۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی باندی اور اس کی بیٹی سے جماع کرے، تو فرمایا: ایک آیت حرمت پر دلالت کرتی ہے اور دوسری حلت پر، اور میں اس پر عمل نہیں کرتا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا بہترین جواب امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے وہ اس طرح ہے۔

۳۸۳۹۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم انه سئل عن ذلك فقال: اذا احلت لك آیة وحرمت علیك اخری فانّ أملکهما آیة الحرام مافصل لنا حرتین ولا مملوکتین۔

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ آپ سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جب تمہارے لئے ایک آیت میں حلت ہے اور

۳۸۳۷۔ الدر المنثور للسیوطی سورة النساء تحت آیت وان تجمعوا بین الاختین

۳۸۳۸۔ المصنف لابن ابی شیبة کتاب النکاح باب الرجل یکون تحته الامة

۳۸۳۹۔ المصنف لابن ابی شیبة کتاب النکاح باب الرجل یکون تحته الامة

دوسری میں حرمت تو آیت حرمت زیادہ لائق ہے کہ جس طرح دو آزاد بہنوں کو جمع کرنے میں تفصیل نہیں اسی طرح باندیوں میں۔

یعنی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مراد یہ ہے کہ جس طرح (الا ماملکت ایمانکم) بغیر قید مذکور ہے اسی طرح (وان تجمعوا بین الاختین) تو ترجیح آیت کریمہ کو ہوگی۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یہ ہے۔

۳۸۴۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه سئل عن الرجل یجمع بین الاختین الامتین فکرهه فقیل یقول اللہ تعالیٰ (الا ماملکت ایمانکم) فقال: وبعیرك ایضا مما ملکت یمینك۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو دو باندیوں کو جو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کرے، تو آپ نے اس کو ناپسند فرمایا، لہذا ان سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: (الا ماملکت ایمانکم) تو آپ نے غصہ سے فرمایا: تو اپنے اونٹ کا بھی تو مالک ہے۔ ۱۲م

۳۸۴۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: استفتی رجل ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: یاأبا المنذر! ماتقول فی کذا و کذا؟ قال: یابنی! أکان الذی سألتنی عنه؟ قال: لا، قال: اما لا فاجلنی حتی یکون، فنعالج انفسنا حتی نخبرك۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفتاء کیا اور عرض کیا: اے ابو منذر! آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے بیٹے! کیا یہ واقعہ رونما ہو چکا جس کا تم مجھ سے سوال کرتے

۳۸۴۰۔ المصنف لابن ابی شیبة، کتاب النکاح، باب الرجل یکون تحته الامة

۳۸۴۱۔ السنن للدارمی، باب من هاب الفتیا

ہو، عرض کیا نہیں، فرمایا: اگر نہیں تو مجھے مہلت دے یہاں تک کہ ایسا واقعہ وقوع پذیر ہو پھر ہم خوب غور و فکر کے بعد تجھے بتائیں گے۔۱۲م

۳۸۴۲۔ عن عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن مسألۃ فقال ھل کان ھذا بعد؟ قالوا: لا، قال: دعونا حتی تکون، فاذا کان تجشمناھا لکم ۔ انباء الحی ص ۱۶۴

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک مسئلہ پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: کیا ایسا ہو چکا، عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو ہمیں چھوڑ دو، جب ایسا ہو گذرے تو پھر ہم تمہیں اس کا فیصلہ سنائیں گے۔۱۲م

۳۸۴۳۔ عن ابی قلابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ : انک لم تفقہ کل الفقہ حتی تری للقرآن وجوھا۔ قال: فقلت لایوب : أرأیت قولہ حتی تری للقرآن وجوھا أھو ان یری لہ وجوھا فیھاب الاقدام علیہ قال : نعم ھو ھذا۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم جب تک کامل فقیہ نہیں ہو سکتے جب تک قرآن کی آیات کو چند معانی پر محمول نہ کرو، کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت ایوب سے کہی، کہ آپ ہمیں حضرت ابو درداء کے اس قول کے بارے میں بتائیں، کیا اس کو چند معانی پر محمول کیا جائے، اس پر اقدام سے تو خوف کیا جاتا ہے، فرمایا: ہاں یہ یونہی ہے۔۱۲م

۳۸۴۴۔ عن یحی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھلم الی الارض المقدسۃ

۳۸۴۲۔ السنن للدارمی باب من ھاب الفتیا ۱۲۵

۳۸۴۳۔ اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی الباب الرابع فی فھم القرآن

۳۸۴۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ترجمہ سلمان الفارسی

فکتب الیه سلمان ان الارض تقدس احدا أو انما یقدس الانسان عمله ، قد بلغنی انك جعلت طبیبا (یرید قاضیا) فان کنت تبری فنعمالك وان کنت متطببا فاحذر ان تقتل انسانا فتدخل النار ،فکان ابو الدرداء اذا قضی بین اثنین فادبرا عنه نظر الیهما وقال : متطبب وارجعا الی اعیدا قصتکما۔ انباء الحی ١٦٥

حضرت یحیٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کولکھا کہ آپ پاک زمین کی طرف آؤ، تو حضرت سلمان نے لکھا کہ زمین کسی کو مقدس نہیں بناتی ، یا یہ کہ انسان کو تو اس کا عمل ہی پاکیزہ بناتا ہے، مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے اپنے آپ کو طبیب یعنی قاضی بنالیا ہے، اگر تم اس سے علیحدہ رہتے تو تمہارے لئے اچھا ہوتا، اور اگر تم قاضی بن ہی بیٹھے ہو تو اس سے بچنا کہ کہیں کسی انسان کے قتل کا حکم دے دو اور دوزخ میں جاؤ۔ لہذا ابودرداء جب دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرماتے اور وہ دونوں جانے لگتے تو ان کو بغور دیکھتے اور فرماتے: میں بہ تکلف قاضی ہوں، ان دونوں کو واپس لاؤ کہ دونوں پھر سے مجھے اپنا قصہ سنائیں۔ ١٢م

٣٨٤٥۔ عن خالد بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرجنا نمشی مع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما فلحقه اعرابی فسأله عن ارث العمة فقال : لا ادری ، قال : انت ابن عمرو لاتدری ؟ قال: نعم ، اذهب الی العلماء ،فلما ادبر قبل ابن عمر یدیه قال: نعم ماقلت۔

حضرت خالد بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اعرابی ملا اور اس نے پھوپھی کے ترکہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، بولا: آپ ابن عمر ہیں اور نہیں جانتے؟ فرمایا: ہاں، جاؤ تم علماء کی خدمت میں حاضری دو، جب جانے لگا تو اس نے آپ کے ہاتھ چومے اور کہا: آپ نے بہت اچھی بات کہی۔ ١٢م

٣٨٤٥۔ اتحاف السادۃ للزبیدی الباب السادس فی آفات العلم۔

۳۸۴۶۔ عن عبید بن جریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنت اجلس بمکۃ الی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوما والی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوما ، فما یقول ابن عمر فیما یسأل ،لاعلم لی اکثر ممایفتی بہ ۔

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر رہتا، اور ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں، تو حضرت ابن عمر سوالات کے جواب میں فتوے کم دیتے اور لاعلمی کا اظہار زیادہ فرماتے۔۱۲م

۳۸۴۷۔ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رجلا اتی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسألہ عن شیء، فقال: لاعلم لی ۔ ثم التفت بعد ان قفا الرجل فقال :نعم ماقال ابن عمر، یسأل عما لایعلم فقال: لا علم لی ی عنی ابن عمر نفسہ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، پھر جب وہ پلٹ کر جانے لگا تو اس کی طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے، کتنی اچھی بات ہے ابن عمر کی کہ جب کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا علم نہ ہو تو کہتے ہیں: مجھے علم نہیں۔۱۲م

۳۸۴۸۔ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان یسأل عن عشر مسائل فیجیب عن واحدۃ ویسکت عن تسعۃ ۔ انباء الحی ص ۲۶۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ سے دس مسائل

۳۸۴۶۔السنن للدارمی باب من ھاب الفتیا ۱۵۷

۳۸۴۷۔السنن للدارمی باب الفتیا وما فیہ من الشدۃ ۱۸۷

۳۸۴۸۔قوت القلوب لابی الحسن، الفصل الحادی والثلاثون

پوچھے جاتے تو آپ ایک کا جواب دیتے اور نو سے خاموشی اختیار فرماتے۔ ۱۲م

۳۸۴۹۔ **عن** هزيل بن شرحبيل ان ابا موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه سئل عن ابنة وابنة ابن واخت لأبوين فقال : للبنت النصف ، وللأخت النصف وقال: وأت ابن مسعود فيتا بعني فسئل ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه واخبر بقول ابى موسىٰ فقال:لقد ضللت اذا وما انا من المهتدين ، اقضى فيها بماقضى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،للابنة النصف، ولابنة الابن السدس تكملة للثلثين ومابقى فللأخت ،فأتينا ابا موسى فأخبرناه بقول ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال : لاتسألونى مادام هذا الحبر فيكم ۔

حضرت ہذیل بن شرجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی، پوتی اور سگی بہن کو ترکہ ملنے کے سلسلہ میں پوچھا گیا تو فرمایا: بیٹی کو نصف، بہن کو نصف، پھر فرمایا: تم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور اس سلسلہ میں پوچھو، اور یہ بھی بتانا کہ ابوموسیٰ نے یوں فیصلہ کیا ہے، اس پر حضرت ابن مسعود نے فرمایا: پھر تم بھٹک گئے اور میں ہدایت نہیں دے سکتا، میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹی کو نصف پوتی کو چھٹا، تا کہ دو ثلث کی تکمیل ہو جائے، اور جو باقی رہا وہ بہن کا۔ پھر ہم ابوموسیٰ اشعری کی خدمت میں آئے اور حضرت ابن مسعود کا قول سنایا، اس پر آپ نے فرمایا: جب تک یہ عالم تم میں رہیں تم مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھنا۔ ۱۲م

۳۸۵۰۔ **عن** هذيل بن شرحبيل قال: جاء رجل الى ابى موسى الاشعرى والى سلمان بن ربيعة فسالهما فذكر بم عناه وفيه وأت ابن مسعود فانه سيتاب عنا۔

حضرت ہذیل بن شرجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مسئلہ پوچھا،

۳۸۴۹۔ الجامع الصحيح للبخاری كتاب الفرائض | باب ميراث ابنة ابن الخ

۳۸۵۰۔ السنن للدارمی باب فى بنت وابنة ابن ۲۸۹۳

اور پھر اسی طرح واقعہ مذکور ہے۔۱۲م

۳۸۵۱۔ عن عبدالرحمن بن عتاب قال: کان ابوهريرة رضى الله تعالىٰ عنه يقول: من اصبح جنبا فلاصوم له، قال فارسلنى مروان الحكم أنا ورجل آخر الى عائشة وام سلمة رضى الله تعالىٰ عنهما نسألهما عن الجنب يصبح فى رمضان قبل ان يغتسل، فقالت احداهما قد كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصبح جنبا ثم يغتسل ويتم صيام يومه، وقالت الاخرى، كان يصبح جنبا من غير احتلام ثم يتم صومه، قال فرجعنا فاخبرنا مروان بذلك، فقال لعبدالرحمٰن أخبر أباهريرة بملقالتا۔ فقال ابوهريرة رضى الله تعالىٰ عنه: كذا كنت احسب وكذا كنت اظن، فقال له مروان: باظن وباحسب تفتى الناس۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عتاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: کہ جس نے حالت جنابت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں، کہتے ہیں : کہ مجھے اور ایک شخص کو مروان بن حکم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں یہ مسئلہ معلوم کرنے بھیجا کہ ایک شخص رمضان میں جنبی ہوا اور صبح اس حال میں ہوگئی کہ ابھی غسل نہیں کیا تھا، ان میں سے ایک نے فرمایا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح فرماتے اور جنبی ہوتے، پھر غسل فرما کر روزہ مکمل فرماتے۔ دوسری نے جواب دیا کہ حضور بغیر احتلام حالت جنابت میں صبح فرماتے اور روزہ رکھتے۔ راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحب مروان کے پاس آئے اور یہ بیان کیا، تو حضرت عبدالرحمٰن سے کہا جاؤ اور ابوہریرہ کو ان دونوں ام المؤمنین کی احادیث سناؤ، تو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: میں تو یونہی خیال کرتا تھا اور یونہی گمان کرتا تھا، اس پر مروان نے کہا: آپ ظن وخیال سے فتویٰ دیتے ہیں۔۱۲م

۳۸۵۱۔ المسند لاحمد بن حنبل مرويات ام المومنين عائشة الصديقة

۳۸۵۲۔ عن الولید بن مسلم قال: جاء طلق بن حبیب الی جندب بن عبدالله بن سفیان البجلی رضی الله تعالیٰ عنه فسأله عن آیة القرآن، فقال له: أحرج علیك ان کنت مسلما ان تجالسنی ۔

حضرت ابوالولید بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طلق بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: اگر تو مسلمان ہے تو کیا تیرا اس میں کچھ نقصان ہے کہ تو ہمارے پاس بیٹھے۔۱۲م

۳۸۵۳۔ عن رجل قال لعمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنهما: لاتتحدث م عنا الا بالقرآن، فقال له عمران: انك لاحمق، هل فی القرآن بیان عدد رکعات الفرائض او اجهروا فی کذا دون کذا، فقال الرجل: لا، فاقحمه عمران۔

ایک صاحب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ ہمیں قرآن کی آیات ہی سنایئے، اس پر حضرت عمران نے فرمایا: تو احمق ہے، کیا قرآن میں فرائض کی رکعتوں کا بیان ہے؟ اور نماز میں جہری قرأت کا کہ اس نماز میں بالجہر پڑھو اور اس میں نہیں، تو وہ بولا نہیں، تو حضرت عمران نے اس کو یوں خاموش کیا۔۱۲م

۳۸۵٤۔ عن ابی الخیر مرثد بن عبدالله الیزنی ان رجلا سأل عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه عن الکلالة فقال: الاتعجبون من هذا یسألنی عن الکلالة وما اعضل باصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شیء ما اعضلت بهم الکلالة۔

۳۸۵۲۔ السنن للدارمی

۳۸۵۳۔ میزان الشریعة للشعرانی فصل فی بیان الذم من الائمة

۳۸۵٤۔ السنن للدارمی، ۲۹۷۷،

جامع البیان للطبرانی سورة النسا تحت یستفتونك قل الله یفتیکم الآیة

حضرت ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اس سوال سے تعجب نہیں ہوتا کہ یہ کلالہ کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے، جب کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کلالہ کا مسئلہ جتنا دشوار تھا کوئی دوسرا نہیں۔ ۱۲ م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ روایات جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے گذریں یہ وہ جلیل القدر علمائے صحابہ ہیں جو امت محمدیہ میں سب سے زیادہ علم والے تھے، جن پر علوم الٰہیہ ریاست منتہی ہے۔

ان میں حکیم الامت حضرت ابودرداء ہیں۔ علم فرائض میں اعلم حضرت زید بن ثابت ہیں۔ علمائے قراء میں سب سے بڑے عالم حضرت ابی بن کعب ہیں۔ جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: اے ابومنذر علم تمہیں مبارک باد کہتا ہے۔ حلال وحرام کو زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبل ہیں۔ سر سے پاؤں تک ایمان وعلم سے بھرے ہوئے حضرت عمار بن یاسر ہیں، جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: ان کو جب بھی دو چیزوں کا اختیار ملا انہوں نے زیادہ رشد وہدایت والی چیز کو اپنایا ہمیشہ حق پر رہے۔ ترجمان قرآن حضرت عبداللہ بن عباس ہیں۔ اس امت کے عالم حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ خلفائے اربعہ کے بعد سب سے بڑے فقیہ علم کی گٹھری حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں۔

ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جس نے برسر منبر فرمایا: مجھ سے وہ علوم پوچھو جو لاکھوں کی تعداد میں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمائے۔ جو اپنے خطبہ میں فرماتے: مجھ سے معلوم کرو، قسم بخدا! قیامت تک ہونے والی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کروگے میں جواب دونگا۔ جو فرماتے: مجھ سے قرآن کے بارے میں دریافت کرو، قسم بخدا! ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن میں۔ ہموار زمین میں اتری یا پہاڑ پر۔ ان تمام اوصاف کے جامع سے مراد ہیں امیر المومنین خلیفہ رابع حضرت مولائے کائنات علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

انہی میں اللہ کے رسول کے خلیل، اور دنیا و آخرت میں حضور کے ولی اور جنت میں آپ کے رفیق امیر المومنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جن کے بارے میں جلیل القدر صحابہ فرماتے: وہ تو علم کے نو حصہ لے گئے، یعنی امیر المومنین خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بلکہ ان عظیم شخصیات میں وہ ذات گرامی بھی ہے جو انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل، امت میں سب سے اعلم، صدق و صفا میں اکبر، یعنی امیر المومنین خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تو اگر قرآن امت میں ہر حکم دینی کا واضح بیان ان حضرات کے لئے نہیں ہوگا تو کس کے لئے ہوگا۔ (انباء الحی ص ۱۶۹)

۳۸۵۵۔ **عن** یحیی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا سئل عن تفسیر آیۃ من القرآن قال: انا لا اقول فی القرآن شیئا۔

حضرت یحیی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی آیت کے بارے میں سوال ہوتا تو فرماتے: میں قرآن میں اپنے طور سے کچھ نہیں کہوں گا۔ ۱۲م

۳۸۵۶۔ **عن** یزید بن ابی یزید قال: کنا نسأل سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الحلال والحرام وکان اعلم الناس، واذا سألناہ عن تفسیر آیۃ من القرآن سکت کأنہ لم یسمع۔

حضرت یزید بن ابی یزید سے روایت ہے کہ ہم سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۳۸۵۵۔ جامع البیان لابن جریر ــــــ مقدمۃ الکتاب

۳۸۵۶۔ جامع البیان لابن جریر ــــــ مقدمۃ الکتاب

حلال وحرام کے بارے میں پوچھتے تھے کہ آپ ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے، اور جب ہم کسی آیت کی تفسیر معلوم کرتے تو آپ خاموشی اختیار فرماتے، گویا انہوں نے ہماری بات سنی ہی نہیں۔۱۲م

۳۸۵۷۔ عن ابی سهل رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان علی امرأتی اعتكاف ثلاثة ايام فی المسجد الحرام، فسألت عمربن عبدالعزيز و عنده ابن شهاب، قال: قلت عليها صيام، قال ابن شهاب لايكون اعتكاف الا بصيام، فقال له عمربن عبدالعزيز عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: لا، قال: ف عن ابی بكر؟ قال: لا، قال: ف عن عمر؟ قال: لا، قال: ف عن عثمان؟ قال: لا، قال عمر بن عبدالعزيز: مأرى عليها صياما، فخرجت فوجدت طاؤسا وعطا بن ابی رباح فسألتهما، فقال طاؤس: كان ابن عباس لايرى عليها صياما الا ان تجعله علی نفسها قال: وقال عطاء ذلك رأيي۔ انباء الحی ص ۱۷۰

حضرت ابوسہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری بیوی پر مسجد حرام میں تین دن کا اعتکاف بطور نذر لازم تھا، میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مسئلہ پوچھا، وہاں حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، کہتے ہیں: میں نے کہا اس پر روزے بھی لازم ہیں، حضرت ابن شہاب نے فرمایا: اعتکاف بغیر روزوں کے ہوتا ہی نہیں، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: کیا تم حضور نبی کریم ﷺ سے نقل کر کے کہتے ہو؟ بولے: نہیں۔ فرمایا: تو کیا ابوبکر سے منقول ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا عمر فاروق اعظم سے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: عثمان غنی سے جواب دیا: نہیں۔ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خود فرمایا: میں اس پر روزے لازم نہیں جانتا، ابوسہل کہتے ہیں: میں وہاں سے نکلا تو حضرت طاؤس اور حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے بھی پوچھ لیا، طاؤس بولے: حضرت ابن عباس تو اس پر روزے لازم نہیں جانتے تھے، ہاں اگر وہ خود

۳۸۵۷۔السنن للدارمی باب الفتیا وما فیه من الشدة ۱٦٤

اپنے اوپر لازم کرے تو ہونگے۔ حضرت عطا نے فرمایا: میری رائے بھی یہ ہی ہے۔۱۲م

۳۸۵۸۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال: بینا نحن جلوس اصحاب ابن عباس عطاء وطاؤس وعکرمة اذ جاء رجل وابن عباس قائم یصلی فقال: هل من مفت؟ فقلت: سل، فقال: انی کلمابلت تبعه الماء الدافق؟ فقلنا الذی یکون منه الولد؟ نعم، فقلنا: علیك الغسل، فولی الرجل وهو یرجع وعجل ابن عباس فی صلاته، فلما سلم قال: یاعکرمة اعلی بالرجل، فاتاه به ثم اقبل علینا فقال: أرأیتم ما افتیتم به هذا الرجل عن کتاب الله تعالیٰ؟ قلنا: لا، قال: فمن سنة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قلنا: لا، قال: فمن؟ قلنا: عن رأینا، فقال: لذلك یقول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ثم اقبل علی الرجل فقال: أرأیت اذا کان منك هل تجد شهوة فی قلبك؟ قال: لا، قال: فهل تجد خدرا فی جسدك؟ قال: لا، قال: انما هذا بردة یجزئك منه الوضوء۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلامذہ میں عطاء، طاؤس اور عکرمہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور حضرت ابن عباس نماز میں مشغول تھے، بولا: کیا آپ میں کوئی مفتی ہے؟ میں نے کہا: پوچھو، بولا: جب میں پیشاب کرتا ہوں تو اس کے فوراً بعد کچھ پانی کے قطرے اچھل کر آتے ہیں، ہم نے کہا کیا منی جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے، بولا: ہاں، تو ہم نے جواب دیا تجھ پر غسل ہے، وہ مرد جانے کے لئے پلٹا، تو حضرت ابن عباس نے جلدی نماز پوری کی اور سلام پھیر کر فرمایا: اے عکرمہ! اس مرد کو بلاؤ، وہ ان کو لے کر آئے پھر آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے یہ بتاؤ کیا تم نے اس کو کتاب اللہ سے فتوی دیا، ہم نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا سنت رسول اللہ ﷺ سے جواب دیا، ہم نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو پھر کس چیز سے؟ ہم نے عرض کیا: اپنی رائے

۳۸۵۸۔ کنز العمال للمتقی، فصل فی نواقض الوضوء، ۲۷۰۸۳

سے، اس پر آپ نے فرمایا: اسی لئے تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ایک فقیہ شیطان پر سو عابدوں کے مقابلہ میں بھاری ہے، پھر آپ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے بتاؤ کہ جب یہ قطرے آتے ہیں تو تم اپنے دل میں شہوت پاتے ہو؟ بولے نہیں، فرمایا: کیا تم اپنے جسم میں سنسنی محسوس کرتے ہو، بولے: نہیں، فرمایا: یہ قبض کی وجہ سے ہوتا ہے تمہارے لئے وضو کافی ہے۔۱۲م

۳۸۵۹۔ **عن** المسيب بن رافع قال : كانوا اذا نزلت بهم قضية ليس فيها من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اثر، اجتمعوا لها واجمعوا فالحق فيما رأوه۔ انباء الحی ص ۱۷۱

حضرت مسیّب بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام جب کوئی واقعہ پیش آتا اور حضور ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ منقول نہ ہوتا، تو اس کے لئے اجتماع کرتے اور کسی ایک چیز پر اجماع کر لیتے، تو حق وہی ہوتا جس پر اجماع منعقد ہوتا۔۱۲م

۳۸۶۰۔ **عن** ايوب قال: سمعت القاسم سُئل قال: انا والله مانعلم كل ماتسألون عنه ولو علمنا ماكتمناكم ولا حل لنا ان نكتمكم۔

حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ سے سوال ہوا: قسم بخدا! ہم ان تمام چیزوں کو نہیں جانتے جو تم ہم سے پوچھتے ہو، اگر ہم جانتے تو تم سے نہیں چھپاتے، اور ہمارے لئے چھپانا جائز بھی نہیں۔۱۲م

۳۸۶۱۔ **عن** ابن عون قال: قال القاسم بن محمد رضى الله تعالىٰ عنهما :انكم تسألون عن اشياء ماكنا نسأل عنها وتنقرون عن اشياء ماكنا ننقر عنها،

۳۸۵۹۔ السنن للدارمی　　باب التورع عن الجواب　　۱۱۶

۳۸۶۰۔ السنن للدارمی　　باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولا سنة　　۱۱۳

۳۸۶۱۔ السنن للدارمی　　باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولا سنة　　۱۲۰

وتسألون عن اشياء ما ادری ماهی ، ولو علمنا هاماحل لنا ان نكتمكموها۔

حضرت ابن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: تم کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھتے ہو جن کے بارے میں ہم نہیں پوچھتے تھے، اور تم ایسی چیزوں کے بارے میں تفتیش کرتے ہو جن میں ہم نہیں کرتے تھے۔ تم بہت سی ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کرتے ہو جن کو ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہیں، اگر ہم جانتے تو ہمارے لئے یہ جائز نہیں تھا کہ تم سے چھپائیں۔ ۱۲م

۳۸۶۲۔ **عن** يحيی قال: قلت للقاسم ماأشد علی ان تسأل عن الشئ لايكون عندك وقد كان ابوك اماما؟ قال: ان اشد من ذلك عندالله و عند من عقل ان افتی بغير علم او اروی عن غير ثقة۔

حضرت یحیی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: مجھے یہ بات بہت گراں معلوم ہوتی ہے کہ آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے اور آپ کو وہ معلوم نہ ہو حالانکہ آپ کے والد تو امام تھے، فرمایا: اس سے زیادہ سخت اور گراں اللہ کے یہاں اور ہر عقلمند کے نزدیک یہ ہے کہ میں بغیر علم فتوی دوں، یا غیر ثقہ سے روایت کروں۔ ۱۲م

۳۸۶۳۔ **عن** عبدالعزيز بن رفيع قال سئل عطاء عن شئ قال: لاادری قال: قيل له: ألا تقول فيها برأيك ؟ قال: انی استحيی من الله ان يدان فی الارض برأی۔

حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ حضرت عطا بن ابی رباح سے کوئی مسئلہ معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ اس پر آپ سے کسی نے کہا: آپ اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی جواب نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس سلسلہ میں شرم کرتا ہوں کہ روئے زمین پر میری رائے سے کوئی دینی مسئلہ رواج پائے۔

۳۸۶۲۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولاسنة ۱۱۵

۳۸۶۳۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب الله ولاسنة ۱۰۸

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ان مسائل میں اپنی رائے کو دخل نہیں دیتے جن کی علت واضح نہیں، ہاں وہ مسائل کہ جن کی وجوہ ظاہر ہیں تو وہ اپنے ماخذ کی طرف منسوب ہونگی۔

ورنہ حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت عطا سے بے شمار مسائل ان کی آرا اور اجتہادات سے منقول ہیں۔ اور ابھی ایک مسئلہ گذرا کہ آپ نے حضرت طاؤس کے جواب کو اپنی رائے بتایا۔ انباء الحی ص ۱۷۲

۳۸۶۴۔ **عن** ابراهيم رضى الله تعالىٰ عنه انه سئل عن ثمانية ابواب مسائل، فأجاب عن اربع و ترك اربعا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے آٹھ طرح کے مسائل معلوم کئے گئے تو آپ نے چار کے جوابات دیئے اور چار کو چھوڑ دیا۔ ۱۲م

۳۸۶۵۔ **عن** عمر بن ابى زائدة رضى الله تعالىٰ عنه قال: مارأيت احدا اكثر انْ يقول اذا سئل عن شئ لاعلم لى به من الشعبى۔

حضرت عمر بن ابی زائدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں سوال کے جواب میں کسی کو زیادہ لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۳۸۶۶۔ **عن** مغيرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان عامر الشعبى اذا سئل عن شئ يقول لا ادرى، فان ردوا عليه قال: ان شئت كنت حلفت لك بالله ان كان لى به علم۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب

۳۸۶۴۔ السنن للدارمى　باب من هاب الفتيا　۱۳۲

۳۸۶۵۔ السنن للدارمى　باب من هاب الفتيا　۱۳۴

۳۸۶۶۔ السنن للدارمى　باب من هاب الفتيا　۱۸۸

کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: میں نہیں جانتا، جب لوگ اس بات کو نہیں مانتے تو فرماتے اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہو۔۱۲م

۳۸۶۸۔ عن جعفر بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلت سعید بن جبیر: مالك لاتقول فی الطلاق شیئا؟ قال: مامنه شئ الاقد سألت عنه ولكنی اكره ان احل حراما أو أحرم حلالا۔

حضرت جعفر بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ طلاق کے سلسلہ میں کچھ کیوں نہیں کہتے، فرمایا: میں نے ہر ہر مسئلہ کے بارے میں پوچھ لیا ہے لیکن یہ مجھے ناپسند ہے کہ کہیں حرام کو حلال یا حلال کو حرام ٹھہرادوں۔۱۲م

۳۸۶۹۔ عن ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال حمیدبن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما: لئن أرده بعیه احب الی من ان تكلف له مالا اعلم۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر میں ان (سائلین) کو مصیبت میں مبتلا کردوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں بہ تکلف وہ مسائل بیان کروں جن کا علم نہیں۔۱۲م

۳۸۷۰۔ عن محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه كان لا یفتی فی الفرج بشئ فیه اختلاف۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شرمگاہ کی حلت وحرمت میں وہاں فتوی نہ دیتے جہاں اختلاف ہے۔۱۲م

۳۸۶۸۔ السنن للدارمی باب من هاب الفتیا ۱۳۶

۳۸۶۹۔ السنن للدارمی باب من هاب الفتیا ۱۴۹

۳۸۷۰۔ السنن للدارمی باب من هاب الفتیا ۱۵۴

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کی میزان الشریعہ میں ہے: ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے جورائے کی مذمت میں منقول ہے اس کی تاویل یہ ہے کہ جورائے ظاہر شریعت کے خلاف ہو۔ خود امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس رائے کے خلاف ہیں جس کی بعض متعصبین آپ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت میں رسوا ہونگے جب آمنے سامنے معاملہ پیش ہوگا۔

لہذا جن لوگوں کے دل میں نور ایمان ہوگا وہ ہرگز اس بات پر جرأت نہیں کرسکتے کہ ان حضرات کو برائی سے یاد کریں۔ ان حضرات کا مقام عالی شان تو یہ ہے کہ یہ زمین میں ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے، کہ اہل زمین ستاروں کو پورے طور پر جاننے سے قاصر ہیں یہی حال ان کی جلالت شان کا ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں خود اپنی سند امام اعظم تک متصلا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

ایاکم والقول فی دین اللہ تعالیٰ بالرای وعلیکم باتباع السنة، فمن خرج منها ضل۔

اللہ تعالیٰ کے دین میں رائے زنی سے بچو، تمہارے اوپر سنت کی اتباع لازم ہے جس نے اس کی حد سے تجاوز کیا وہ گمراہ ہوا۔

امام شعرانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ کی درسگاہ میں کوفہ کا ایک شخص آیا، اس وقت آپ کے یہاں احادیث کریمہ کا دور ہورہا تھا۔ وہ مرد بولا: ہمیں ان احادیث سے جدا رکھو۔ یہ سن کر آپ نے اس کو سخت سست کہا اور فرمایا: اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنن ہماری رہنمائی نہ فرماتیں تو ہم میں سے کوئی قرآن کو نہ سمجھ پاتا۔

پھر آپ نے فرمایا: بتاؤ تم بندر کے گوشت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ اور قرآن میں اس کی کیا دلیل ہے۔ وہ یہ سن کر خاموش رہا اور پھر بولا: آپ کا اس سلسلہ میں کیا فتوی ہے؟ آپ نے جوابا فرمایا: یہ بہیمۃ الانعام سے نہیں۔ انباء الحی ص ۱۷۴

۳۸۷۱۔ عن الامام مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال ربيعة بن عبدالرحمن التيمى رضى الله تعالىٰ عنه : ان الله تعالىٰ انزل القرآن وترك فيه موضعا للسنة وسن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم السنة وترك فيها موضعا للرأى۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ربیعہ بن عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا اور اس سے کچھ چیزیں سنت رسول کے لئے چھوڑیں، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اپنی سنت سے بیان فرمادیا، اور حضور نے بھی کچھ مقامات رائے اور اجتہاد کے لئے ترک فرمادیئے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ربیعہ ابن عبدالرحمٰن فروخ تیمی ہیں، امام ثقہ اور مشہور فقیہ ہیں، رجال صحاح ستہ سے ہیں اور امام مالک کے استاذ، ان کو ربیعۃ الرأی کہا جاتا تھا۔ کیونکہ رائے اور اجتہاد میں یدطولی رکھتے تھے۔ انباء الحی ص ۱۷۵

۳۸۷۲۔ عن ابن وهب قال: قال مالك : الحكم الذى يحكم به بين الناس على وجهين ۔ فالذى يحكم بالقرآن والسنة الماضية فذلك الحكم الواجب والصواب ۔ والحكم الذى يجهد فيه العالم نفسه فيما لم يأت فيه شئ فلعله ان يوفق ، قال: والثالث التكلف لما لا يعلم فما اشبه ذلك ان لا يوفق ۔

حضرت ابن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ حکم جس کے ذریعہ لوگوں میں فیصلہ کیا جائے وہ دو قسم پر ہے، وہ حکم جو قرآن وسنت سے ثابت وہ واجب وصواب ہے، اور وہ حکم جس میں عالم خود کوشش کرتا ہے جس کی کہیں صراحت نہ ہو تو امید ہے کہ وہ صحیح ہو، اور تیسرا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آدمی بہ تکلف کسی ایسے حکم کو بتائے جس کا علم نہیں رکھتا تو اس میں خطا کا زیادہ امکان ہے۔۱۲م

۳۸۷۱۔ التفسير لابن ابى حاتم سورة الانعام تحت آية (هذا كتاب انزلناه) ۸۱۲۱

۳۸۷۲۔ ــــــــــــ

۳۸۷۳۔ **عن** علی بن المدینی قال: کان سفیان بن عیینة رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا سئل عن شئ یقول لا احسن فیقول : من نسأل؟ فیقول : سل العلماء وسل اللہ التوفیق ۔

حضرت علی بن مدینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: مجھے اچھی طرح تحقیق نہیں، سائل کہتا: پھر ہم کس سے پوچھیں، فرماتے: علماء سے پوچھواور اللہ تعالیٰ سے توفیق صواب کی دعا کرو۔۱۲م

۳۸۷۴۔ **عن** الامام الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال مرة بمکة، سلونی عما شئتم اخبرکم عنہ من کتاب اللہ تعالیٰ، فقیل لہ: ماتقول فی المحرم یقتل الزنبور فقال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، وما آتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو، میں تمہیں اس کا جواب کتاب اللہ سے دوں گا، عرض کیا گیا: آپ اس محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے بھڑ کو مار ڈالا ہو، فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے نام سے شروع جونہایت مہربان رحمت والا، اللہ کے رسول جو تمہیں عطا فرمائیں اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔۱۲م

اس کے بعد یہ حدیث سنائی

۳۸۷۵۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۸۷۳۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ترجمہ سفیان بن عیینہ

۳۸۷۴۔ الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۲/۱۶۰

۳۸۷۵۔ الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۲/۱۶۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی اتباع کرو جو میرے بعد ہیں، یعنی ابوبکر وعمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(پھر یہ حدیث روایت کی)

۳۸۷۶۔ عن طارق بن شهاب عن عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه أمر بقتل المحرم الزنبور۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محرم کو بھڑ کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

میزان الشریعۃ الکبری میں امام شعرانی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تمام مجتہدین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کو اس امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے کہ اگر ان حضرات نے کتاب وسنت سے امت کے لئے احکام شرعیہ کا استنباط نہ فرمایا ہوتا تو دوسروں میں کوئی اس پر قدرت نہ پاتا۔

ان کے اجتہاد واستنباط کی دلیل یہ ہے کہ یہ سب کچھ ان حضرات نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا۔ کیونکہ حضور نے ان تمام چیزوں کی خوب خوب وضاحت فرمائی جو قرآن کریم میں اجمالا مذکور تھیں۔ حالانکہ خود قرآن کریم فرماتا ہے۔

مافرطنا فی الکتاب من شیء۔

ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی۔

تو اگر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے لئے طہارت ونماز اور حج وغیرہ کی کیفیت وتفصیل بیان نہ فرماتے تو قرآن سے استخراج احکام اور ان کی تفصیل کی طرف کوئی راہ نہ پاتا۔ اور ہم فرائض ونوافل کی تعداد رکعات وغیرہ کی معرفت بھی حاصل نہ کرپاتے۔

اسی میں امام شعرانی مزید فرماتے ہیں: میں نے اپنے شیخ شیخ الاسلام زکریا رحمۃ اللہ

۳۸۷۶۔ الاتقان للسیوطی، النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطۃ ۲/۱۶۰

تعالیٰ علیہ کو فرماتے سنا اور یہ تمام تفصیل آپ نے بیان فرمائی۔

نیز میں نے اپنے آقا علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی یہی فرماتے سنا: کہ اگر حضور کی سنت کریمہ ہمارے لئے اجمال قرآن کو بیان نہ فرماتی تو علماء میں کوئی پانی وطہارت کے احکام نہ جانتا، صبح کی نماز میں دو رکعتیں ظہر وعصر وعشاء میں چار رکعتوں، اور مغرب میں تین رکعتوں کی تعداد معلوم نہ ہوتی۔ اسی طرح نماز وروزہ، حج وزکوۃ، بیع وشراء، نکاح وطلاق وغیرہا مسائل فقہ کو کوئی نہ جان پاتا۔

لہذا یہاں سے ظاہر ہوا کہ قرآن امت کے لئے ضروری احکام کی بھی وضاحت نہیں فرماتا چہ جائیکہ تمام احکام، پھر باقی دینی امور اور دنیوی حالات ومعاملات بلکہ تمام چیزوں کا بیان قرآن کریم سے معلوم کرنا سب کے بس کی بات نہیں، ہاں اس پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآن ہر چیز کا فی الواقع بیان ہے اور یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

امام شعرانی قدس سرہ السامی اپنی کتاب ''الجواہر والدرر'' میں فرماتے ہیں: جب بھی کسی آیت کی تاویل میں لوگوں کو ضرورت پیش آتی تو ہمیشہ امور غامضہ اور پوشیدہ علتوں کے سمجھنے سے قاصر رہے۔ یعنی کبھی مکمل طور پر ان کی معرفت حاصل نہ ہوسکی، بعض امور روشن ہوئے تو بہت کچھ پوشیدہ رہ گئے۔ رہی قرآن کے اجمال کی تفصیل تو اس میں کبھی کوئی ساحل تک نہ پہونچ سکا بلکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا خاصہ ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لتبین للناس مانزل الیھم۔

تاکہ آپ لوگوں کے لئے بیان کریں جو ان کی طرف نازل ہوا۔

لہذا اللہ تعالیٰ نے صرف کتاب ہی نازل نہ فرمائی بلکہ اپنے رسولوں کو اس کے بیان کی قوت وقدرت اور ان علوم لدنیہ سے بھی نوازا جن سے وہ اجمال کی مکمل تفصیل فرمادیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں۔ امام عینی نے عمدۃ القاری میں۔ اور علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا:

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احکام بہت سے صحابہ سے مخفی رکھتے اور بعض

کے لئے بعض اوقات بیان فرماتے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ ایسا سمندر ہے کہ جس کا پانی نہیں ناپا جاسکتا۔لیکن میں یہاں ایسے چند امور ذکر کرتا ہوں جو تبیان کے منافی ہیں۔صاحب بصیرت ان کا انکار نہیں کرسکتا۔ان تمام امور کا تعلق احکام دینیہ اور حلال وحرام کے مسائل سے ہے۔اس سے مزید واضح ہو جائے گا کہ قرآن کریم امت کے لئے واضح بیان نہیں۔

فاقول وباللہ التوفیق:

اولاً:۔صحابہ کرام کے درمیان عظیم اختلاف رہا حتی کہ ترکہ وفرائض کے مسائل میں بھی جبکہ ان میں رائے کو بہت کم دخل ہے۔یہاں تک کہ ان پانچ حضرات کے درمیان بھی اختلاف تھا جو اعلم صحابہ شمار ہوئے۔یعنی حضرات خلفائے اربعہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ایک مسئلہ فرائض میں ان پانچوں حضرات کے الگ الگ پانچ اقوال منقول ہیں تفصیل اس طرح ہے۔کہ ایک شخص نے ماں، دادا اور حقیقی بہن کو چھوڑا۔تو ان کے نزدیک اس طرح تقسیم ہوگی۔

مسئلہ صدیق اکبر ۳ر سہام پر

ماں	دادا	بہن
۱	۲	محروم

مسئلہ فاروق اعظم ۹ر سہام پر

ماں	دادا	بہن
۳	۴	۲

مسئلہ عثمان غنی ۳ر سہام پر

ماں	دادا	بہن
۱	۱	۱

مسئلہ علی مرتضی ۶ر سہام پر

ماں	دادا	بہن
۲	۱	۳

مسئلہ ابن مسعود ۶؍سہام پر

ماں	دادا	بہن
۱	۲	۳

۳۸۷۷۔ عن عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اختلف علی وابن مسعود وزیدبن ثابت وعثمان بن عفان وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهم فی جد وام واخت لاب وام ۔ فقال علی: للأخت النصف والام الثلث وللجد السدس۔وقال ابن مسعود: للاخت النصف وللام السدس وللجد الثلث۔ وقال عثمان: للام الثلث وللاخت الثلث وللجد الثلث۔ وقال زید هی علی تسعة اسهم، للام الثلث ثلاثه ومابقی فثلثان للجد والثلث للاخت ۔ وقال ابن عباس: للام الثلث ومابقی فللجد ولیس للاخت شیء ۔ انباء الحی ص ۱۷۹

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی، ابن مسعود، زید بن ثابت، عثمان غنی اور بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان دادا، ماں اور حقیقی بہن کے ترکہ پانے کے سلسلہ میں اختلاف ہوا۔ تو حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو ثلث اور دادا کو سدس حصہ ملے گا۔

حضرت ابن مسعود کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو سدس، اور دادا کو ثلث ملے گا۔

(یہ ہی ہم احناف کا مسلک ہے)

حضرت عثمان غنی کے نزدیک ماں کو ثلث،، بہن کو ثلث اور دادا کو بھی ثلث ملے گا۔

اور حضرت زید بن ثابت کے نزدیک ۹؍سہام پر منقسم ہوکر ماں کو ثلث یعنی تین سہام۔ اور جو باقی رہے یعنی چھ ان کا دو ثلث دادا کو اور ایک ثلث بہن کو ملے گا۔

۳۸۷۷۔ المصنف لعبد الرزاق ۱۹۰۶۹

حضرت ابن عباس کے نزدیک ماں کو ثلث، اور باقی دادا کو، بہن محروم رہے گی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات واضح رہے کہ حضرت ابن عباس نے صدیق اکبر کی اتباع کی، اور زید بن ثابت کا قول فاروق اعظم کا قول ہے۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ کریں:

۳۸۷۸۔ **عن** عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یجعل الجد ابا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دادا کو باپ کے مرتبہ میں شمار فرماتے۔ ۱۲م

۳۸۷۹۔ **عن** قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دعا عمر بن الخطاب، علی بن ابی طالب وزید بن ثابت وعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فسألهم عن الجد

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی مرتضی، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اور ان سب حضرات سے دادا کی میراث کے سلسلہ میں پوچھا۔ ۱۲م

۳۸۸۰۔ **عن** ابن الشهاب الزهری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انما هذه فرائض عمر بن الخطاب ولكن زيد اثارها بعد وفشت عنه۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای تھے کہ یہ حصے تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعین کئے ہوئے ہیں، پھر آپ کے آثار اور زیادہ ہو گئے اور شائع وذائع ہوئے۔ ۱۲م

۳۸۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب الفرائض، باب میراث الجد

۳۸۷۹۔ المصنف لعبد الرزاق کتاب الفرائض　باب فرض الجد　۱۹۰۵۹

۳۸۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق ۱۹۰۶۰

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ثانیاً:- آپسی مناظرے، بعض کا دوسروں کے اقوال کو رد کرنا، اور اپنے اقوال پر جم جانا یہ اس بات کی نشانیاں ہیں کہ ان سے بہت سے مسائل کی حقیقت پردۂ خفا میں رہی، حتی کہ بحث وتمحیص کے بعد بھی بہت احکام واضح نہ ہوسکے۔ یہ طریقہ بھی صحابہ کرام کے زمانہ سے جاری وساری ہے۔ انباء الحی ص ۱۶۹

۳۸۸۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کانا یتنازعان فی المسألۃ بینھما حتی یقول الناظر الیھما لایجتمعان ابدا ۔ فمایفترقان الا علی احسنہ واجملہ ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا، حتی کہ دیکھنے والا کہتا کہ اب یہ دونوں حضرات اس مسئلہ میں اتفاق نہیں کر پائیں گے، لیکن جب جدا ہوتے تو کسی اچھی صورت پر اتفاق ہو چکا ہوتا۔ ۱۲م

۳۸۸۲۔ **عن** جری بن کلیب قال: رأیت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یأمر بشیء وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ینھی عنہ ۔ فقلت لعلی ان بینکما لشرا، قال مابیننا الا بخیر۔

حضرت جری بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک چیز کا حکم فرماتے، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اسی سے منع فرماتے، میں نے حضرت علی سے عرض کیا: آپ دونوں حضرات کے درمیان کوئی غلطی پر ہے، فرمایا: ہم دونوں کے درمیان ہر ایک بھلائی پر ہے۔ ۱۲م

۳۸۸۱۔ کنز العمال للمتقی　آداب العلم متفرقہ　۲۹۵۱۳۔

۳۸۸۲۔ السنن للدارمی　باب فی زوج وابوین　۲۸۷۸

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ثالثاً:۔ ہر مجتہد خطا وصواب کے درمیان دائر رہتا ہے، اور ہر ایک کا قول اخذ ورد کے مابین ہے، یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے سوا ہر قول اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کو قبول کیا جائے یا رد کردیا جائے۔

۳۸۸۳۔ **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا حکم الحاکم فاجتھد فأصاب فلہ اجران، واذا حکم فاجتھد، فأخطأ فلہ اجر واحد۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی حاکم اجتہاد کرے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کو دوگناہ ثواب ہے، اور اجتہاد میں غلطی ہوجائے تو ایک ثواب پھر بھی ہے۔۱۲م

۳۸۸۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مثلہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی کے مثل فرمایا۔۱۲م

۳۸۸۵۔ **عن** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رجلین اختصما الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لعمرو: اقض بینھما، قال: اقضی وانت حاضر، قال: نعم، علی انک ان اصبت فلک عشر اجور وان اجتھدت فأخطأت فلک اجر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے اپنا مقدمہ

۳۸۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصام باب اجر الحاکم اذا اجتھد

۳۸۸۴۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصام باب اجر الحاکم

۳۸۸۵۔ المستدرک للحاکم کتاب الاحکام

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ان کا فیصلہ کردو، عرض کیا: میں فیصلہ آپ کے حضور کروں، فرمایا: ہاں، اگر تم نے صحیح فیصلہ کیا تو دس نیکیاں حاصل ہوں گی، اور تم نے اجتہاد کیا اور اس میں خطا ہوگئی تو ایک نیکی پھر بھی ملے گی۔ ۱۲م

۳۸۸۶۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اجتهد فاذا اصبت فلك عشر حسنات، وان اخطأت فلك حسنة۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اجتہاد کرو، اگر صحیح ہوا تو دس نیکیاں، اور اگر خطا ہوئی تو ایک۔ ۱۲م

۳۸۸۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیس من احد الا یؤخذ من قوله ویدع۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک ایسا ہے کہ اس کے قول پر عمل بھی ممکن اور ترک بھی۔ ۱۲م

۳۸۸۸۔ **عن** مجاهد وعطاء رضی الله تعالیٰ عنهما قال: مامن احد الا ومأخوذ من کلامه ومردود علیه الا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت مجاہد اور عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہر ایک شخص ایسا ہے کہ اس کا کلام قابل عمل بھی ہے اور چھوڑا بھی جاسکتا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان۔ ۱۲م

۳۸۸۶۔ کنز العمال للمتقی، الباب الاول فی القضاء، ۱۵۰۱۹

۳۸۸۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱۹۴۱

۳۸۸۸۔ الیواقیت والجواہر للشعرانی، المبحث التاسع والاربعون

۳۸۸۹۔ عن الامام مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ما من احد الا وماخوذ من كلامه ومردود علیه الا صاحب هذا القبر صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے ہر ایک کا قول لائق عمل بھی ہوسکتا ہے اور رد بھی کیا جاسکتا ہے مگر اس روضہ انور میں آرام فرمانے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رابعا:- خواہ صحابی ہوں یا مجتہد، امام ہوں یا کسی بھی علمی منصب پر، جب بھی علم وفتویٰ سے تعلق رکھا تو بسا اوقات ان کو یہ کہنا پڑا کہ "لا ادری" میں نہیں جانتا۔

۳۸۹۰۔ عن عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لا ادری نصف العلم ۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (لا ادری) یعنی میں نہیں جانتا، کو نصف علم فرماتے تھے۔۱۲م

۳۸۹۱۔ عن عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه : اذا سئل احد کم عما لا یدری فلیقل : لاادری فانه ثلث العلم۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تم سے ایسی چیز کا سوال ہو جس کو تم نہیں جانتے تو کہو: "لا ادری" کہ یہ تہائی علم ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: انسان ہر مسئلہ علم وعدم علم کے درمیان ہے۔ لہذا "لا ادری" نصف علم ہوا۔ اور

۳۸۸۹۔ الیواقیت والجواھر للشعرانی، المبحث التاسع والاربعون

۳۸۹۰۔ السنن للدارمی، باب (۲۶) ۱۸۶

۳۸۹۱۔ اتحاف السادۃ المتقین، الباب السادس فی آفة العلم

ہر مسئلہ کے لئے یا تو نص صریح ہوگی۔ یا استنباط صحیح سے مسئلہ معلوم ہوگا۔ یا ''لا ادری'' کہنا ہوگا۔ تو یہ تہائی علم ہوا۔

چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہاء کے سردار ہیں لہذا انہوں نے ''لا ادری'' کو ثلث علم کہا۔ اور امام شعبی نے کبھی اجتہاد نہیں فرمایا اور اپنی رائے سے کبھی کچھ نہیں کہا لہذا یہ ''لا ادری'' کو نصف کہتے ہیں۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مجلس میں چالیس مسائل دریافت کئے گئے تو صرف چار کا جواب دیا اور چھتیس (۳۶) کے بارے میں (لا ادری) فرمایا۔

امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچاس مسائل پوچھے گئے تو کسی کا جواب نہیں دیا۔ مجلس میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے لہذا آپ کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے معلوم کرو۔ آپ نے سب کے جواب عطا فرمائے۔ یہ سن کر امام اعمش نے فرمایا: آپ نے یہ مسائل کہاں سے حاصل کئے؟ آپ نے کہا: انہی احادیث سے جو میں نے آپ سے سماعت کی ہیں۔ پھر ہر مسئلہ حدیث سے استنباط کر کے دکھایا۔ یہ دیکھ کر امام اعمش نے فرمایا:

حسبك ما حدثتك مائة يوم تحدثني به في ساعة ۔ يا معشر الفقهاء ۔ نحن الصيادلة وانتم الاطباء ، وانت يا اباحنيفة قد اخذت بكلا الطرفين ۔

نیز اس موقع کے سوا خود امام اعظم سے بھی بعض مسائل میں ''لا ادری'' ثابت ہے۔ ایسے نو (۹) مسائل کی طرف شیخ الاسلام ابن ابی شریف نے اپنے اس شعر میں اشارہ کیا ہے۔

حمل الامام ابو حنيفة دينه ۔ ان قال لاادري لتسعة أسئلة ۔

اور علامہ شامی نے تو دس مسائل بتائے ہیں بلکہ درمختار میں سراج وہاج سے نقل کر کے ایسے چودہ (۱۴) بیان کئے ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ معلوم کیا گیا جب آپ منبر وعظ پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے اس کے جواب میں ''لا ادری'' فرمایا۔ سائل بولا: آپ تو سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اپنا مبلغ علم جانتا ہوں، اگر میں اپنے علم سے بڑھ کر کوئی بات کہوں تو یہ آسمان سے بلند ہونے کی کوشش ہوگی۔ اوکما قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قوت القلوب اور احیاء العلوم میں ہے کہ فقہائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان میں (لاادری) کہنے والوں کی تعداد (ادری) کہنے والوں سے زیادہ ہے۔ ان میں حضرت سفیان ثوری، امام مالک، امام احمد بن حنبل، فضیل بن عیاض اور بشر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم سرفہرست ہیں۔

خامساً: صحابہ کرام ہوں یا بعد کے ائمہ، جب کسی مسئلہ میں کوئی قول فرماتے تو بسا اوقات اس سے رجوع فرما لیتے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اپنے قول کو ترک فرما دیتے اور پھر اس سلسلہ میں خاموش رہتے۔

۳۸۹۲۔ **عن** عبیدۃ السلمانی قال: لقد حفظت من عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الجد مائۃ قضیۃ مختلفۃ۔ انباء الحی ص ۱۸۲

حضرت عبیدہ سلمانی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دادا کے سلسلہ میں ایک سو فیصلے مختلف انداز میں سنے۔ ۱۲م

۳۸۹۳۔ **عن** طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ربما رأی ابن عباس الرأی ثم ترکہ، وقد کثر القول القدیم والجدید فی فقہ الامام المطلبی عالم قریش رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سادساً: بسا اوقات فقہائے کرام اپنی ایک رائے پر مطمئن نہیں ہوتے اور اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے کہ کل کو اس رائے کے خلاف قول کرنا پڑے گا۔ اس کی دلیل حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول ہے جو گزرا کہ فرماتے تھے: اگر صواب و درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے، اور اگر کوئی غلطی واقع ہوئی تو ہماری اور شیطان کی جانب سے۔ حتی کہ بعض ائمہ تابعین نے اپنے فتاوی تحریر کرنے سے منع

۳۸۹۲۔ السنن الکبری للبیہقی کتاب الفرائض باب التشدید فی الکلام

۳۸۹۳۔ السنن للدارمی باب الرجل یفتی بشیء ۶۵۱

فرمایا کہ ہو سکتا ہے کل کو ہمیں ان سے رجوع کرنا پڑے۔

سابعا: آیات واحادیث میں بظاہر تعارض نظر آنا جیسا کہ امام رازی سے منقول ہے۔ کہ ظاہر آیات میں کبھی تعارض واقع ہوتا ہے، تو جب کسی کو تاویل معلوم نہیں ہوتی تو یہ وسوسہ گذرتا ہے کہ شاید یہ کتاب حق نہ ہو۔ ہاں جب تاویل جان لیتا ہے تو کتاب اللہ تاویل کے مطابق نظر آتی ہے اور یہ اس کے لئے نور وہدایت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

اس سے قبل حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت ابن عباس کا قول بھی گذرا کہ دو بہنوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں ایک آیت حرمت پر دال ہے اور دوسری حلت پر۔

ثامناً: تمام فقہاء کا احادیث کی طرف رجوع کرنا، یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن ان کے حق میں تبیان نہیں تھا۔

تاسعاً: جب احادیث میں بھی کوئی حکم نظر نہ آئے تو رائے اور اجتہاد کی طرف رجوع کرنا، یہ ایسی چیزیں ہیں جو ضروریات دین سے ہیں۔

امام بخاری سے منقول ہے اور امام غزالی فرماتے ہیں۔ کہ تمام صحابہ کرام سے رائے اور اجتہاد کا ثبوت قطعی ہے، اسی طرح اجتہاد کے قائلین کے بارے میں ثبوت بھی۔ اور یہ تواتر آ وقائع مشہورہ میں ثابت ہے، لہذا اس سے علم ضروری حاصل ہوا۔ اب رہا بعض حضرات کا اس کی مخالفت کرنا تو یہ رائے اور اجتہاد کے بارے میں مقطوع اور غیر ثابت روایات میں ہے، نیز یہ خود صحیح روایات کے معارض ہیں جو خود انہیں حضرات سے مروی ہیں۔ لہذا ایک ضروری چیز کو ان روایات مقطوعہ غیر ثابتہ سے کیسے ترک کیا جا سکتا ہے۔

نیز اسی میں یہ بھی ہے کہ یہ حضرات اس سلسلہ میں متفق نظر آتے ہیں جہاں نص نہ ہو۔ لہذا یہ اجماع ہوا جو حجت قطعی ہے۔

اسی طرح فواتح الرحموت میں اس بات کی صراحت ہے کہ قیاس کا دلیل شرعی ہونا ضروریات دین سے ہے۔

فقہائے کرام کے محاورات ومطارحات خود اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان کے لئے بہت

سے احکام ومسائل قرآن سے ظاہر نہ ہوسکے۔ کیونکہ انہوں نے ایسے مقامات پر یا تو احادیث سے استنباط کیا۔ یا آثار صحابہ وتابعین سے یا قیاس سے۔ یہاں تک کہ امام شافعی نے تو ان چیزوں سے ثابت احکام کو بھی قرآن کریم ہی کی طرف منسوب فرمایا۔ جیسا کہ حالت احرام میں زنبور کو مارڈالنے کا حکم بیان فرمایا۔

اسی سے قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول بھی ہے کہ آپ نے واصلہ وواشمہ وغیرہا پر لعنت فرمائی، بنو اسد کی ایک عورت حاضر ہوئی اور کہا: آپ اس اس طرح عورتوں پر لعنت فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں کیوں نہ لعنت کروں ایسی عورتوں پر جن پر خود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ بلکہ خود کتاب اللہ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اس نے عرض کیا: میں نے پورا قرآن پڑھا، مجھے کہیں یہ حکم نظر نہ آیا۔ فرمایا: اگر تم پڑھتیں تو ضرور یہ حکم پالتیں کیا تم نے نہیں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

• وما آتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا۔

یہ آیت سن کر بولیں: ہاں کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا۔

عاشرا: ہر مسئلہ اجتہادی میں مجتہدین ظن غالب سے کام لیتے ہیں ایسا نہیں کہ قطعی طور پر کسی چیز کا فیصلہ کرلیں اور اپنے مخالف کو گمراہ قرار دیدیں۔ ہاں اصول اعتقاد میں حکم قطعی ہوتا ہے اور مخالف گمراہ وبددین بلکہ کبھی کافر ومرتد بھی قرار دیا جاتا ہے۔

لہذا اصولی اور فروعی اختلاف کا فرق واضح رہنا چاہئے اور صحابہ کرام کے زمانہ سے آج تک اسی پر لوگ کاربند ہیں۔

ان تمام دلائل کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ امت کے کسی فرد کے لئے مسائل غیر اجماعیہ میں قرآن تبیان نہیں بلکہ بہت سے اجماعی مسائل میں بھی یہ ہی حال ہے۔ کہ بسا اوقات اجماع کرنے والے اس مسئلہ میں ظن سے کام لیتے ہیں اور اس میں قطعیت اجماع کی جہت سے آتی ہے نہ کہ اجماع سے پہلے۔ فواتح الرحموت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

پہلے ہم نے نوے (۹۰) دلائل ذکر کئے پھر ان پر یہ دس مزید ہیں لہٰذا یہ کل سو (۱۰۰) ہوئے۔ والحمد للہ رب العالمین۔ انباء الحی ص ۱۸۵

۳۸۹۴۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام قال : بکتاب اللہ تعالیٰ یضلون ۔ انباء الحی ص ۱۹۱

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم فرماتے ہیں: کتاب اللہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہوں گے۔ ۱۲م

۳۸۹۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تکون مدینة بین الفرات ودجلة یکون فیھا ملك بنی عباس وھی الزوراء تکون فیھا حرب مقطعة تسبی فیھا النساء ویذبح فیھا الرجال کمایذبح الغنم۔

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرات اور دجلہ کے درمیان ایک شہر جس کو حکمران بنو عباس سے ہوگا اس میں خونریز جنگ ہوگی، عورتیں قیدی بنائی جائیں گی، اور مردوں کو ایسا ذبح کیا جائے گا جیسے بکریوں کو۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خطیب بغداد نے اس حدیث کو نقل کر کے یہ بتانا چاہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغداد معلّی کے قیام اور اس میں ہونے والی عظیم جنگ کی خبر دی ہے۔

پھر اس روایت کی سند کو ضعیف شدید قرار دیا ہے۔ امام سیوطی الجامع الکبیر میں فرماتے

۳۸۹۴۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی الاصل الثالث والستون والمائة

۳۸۹۵۔ تاریخ بغداد للخطیب

ہیں: میں کہتا ہوں کہ یہ جنگ واقع ہوئی اور قتل عام بھی ہوا جب کہ خطیب کے انتقال کو دوسو سال سے زیادہ گذر چکے تھے۔ تو اس اعتبار سے کہ حدیث واقعہ کے مطابق ہوئی اس کا ضعف جاتا رہا اور اس کو قوت حاصل ہوئی۔

قلت: یہاں سے اس شخص کی سند وروایت کے سلسلہ میں کوتاہ دستی معلوم کی جاسکتی ہے، کہ کسی کو اگر کسی سند سے تمسک نہیں کرنا ہو تو اس کی بالکلیہ نفی کر دیتا ہے اور صاف انکار کر دیتا ہے کہ حدیث ہی نہیں۔ بلکہ اس کو اس مقام پر کہنا چاہئے کہ ثابت نہیں۔ کیونکہ بہت ضعیف سندیں ایسی ہیں جو صحیح چیزیں بیان کرتی ہیں۔ بہت سے نسیان کے شکار کثیر چیزوں کے حافظ ہوتے ہیں بلکہ بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بول جاتا ہے۔ ہاں جس روایت کی عقل صحیح۔ یا نقل صریح۔ یا حس صحیح نفی کر دے وہ منفی ہے۔ (انباء الحی ص ۱۹۱)

۳۸۹۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیس بخیر کم من ترك دیناه لآخرته ولا آخرته لدنیاه حتی یصیب منهما جمیعا، فان الدنیا بلاغ الی الآخره ولاتکونوا کلا علی الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں وہ بھلا نہیں جو دنیا کو آخرت کے لئے چھوڑے اور نہ وہ جو آخرت کو دنیا کے لئے چھوڑے، بلکہ دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کی طرف پہونچانے والی ہے، اور تم لوگوں پر بوجھ نہ بن جانا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت ہمارے دین ودنیا دونوں کی اصلاح کے لئے ہوئی۔ لہذا آپ نے عبادات ومعاملات دونوں کے احکام بیان فرمائے، چنانچہ آپ نے جس طرح نماز وروزہ، اور حج وزکوۃ کے مسائل بیان فرمائے اسی طرح خرید وفروخت، تجارت [illegible] وشرکت، مضاربت ووصیت، اکل وشرب، نکاح طلاق، لباس ومرکب،

۳۸۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۶۳۳۴

سیاسیات، غرضکہ ہردم وقدم کے احکام بھی تفصیل سے بیان فرمائے۔ قسم بخدا اگر آپ کی بعثت نہ ہوئی ہوتی تو نہ ہمارا دین سنورتا اور نہ دنیا آراستہ ہوتی۔ ہمیں حضور ہی نے یہودیوں اور نصرانیوں کی رہبانیت سے منع فرمایا اور حکم فرمایا کہ ہم کھائیں بھی اور روزہ دار بھی رہیں۔ سوئیں بھی اور بیدار بھی رہیں۔ بیویوں اور باندیوں سے استمتاع بھی کریں۔ حتیٰ کہ ہمارے دین میں آسانیاں رکھیں اور شدت ودشواری سے بچایا۔ (انباء الحی ص ۲۲۲)

۳۸۹۷۔ **عن** ابی نضرة قال: قال رجل منا يقال له جابر او جوير طلبت حاجة الی عمر رضی الله تعالیٰ عنه فی خلافته فانتهيت الی المدينة ليلا، فغدوت عليه وقد اعطيت فطنه ولسانا او قال منطقا، فأخذت فی الدنيا فصغرتها فتركتها لا تسوی شيئا والی جنبه رجل ابيض الشعر ابيض الثياب، فقال لما فرغت: كل قولك كان مقاربا الا وقوعك فی الدنيا، وهل تدری ماالدنيا، ان الدنيا فيها بلاغنا او قال زادنا الی الآخرة، وفيها اعمالنا التی نجزی بها فی الآخرة، قال: فاخذ فی الدنيا رجل هو اعلم بها منی، فقلت: يا اميرالمومنين! من هذا الرجل الذی الی جنبك، قال: سيد المسلمين ابی بن كعب رضی الله تعالیٰ عنه۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے (جن کا نام جابر یا جویبر تھا) بتایا کہ میں حضرت عمر فاروق اعظم کے دور خلافت میں آپ کے پاس ایک ضرورت سے رات کو مدینہ پہونچا، صبح آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ مجھے ذہانت وطلاقت اور قوت گویائی کی دولت ملی تھی، لہذا میں نے دنیا کے تعلق سے گفتگو شروع کی اور اس کو نہایت حقیر ثابت کرکے علیحدگی کا عندیہ پیش کردیا، آپ کے بغل میں ایک صاحب سفید لباس اور سفید ریش والے بیٹھے تھے، میں جب اپنی گفتگو سے فارغ ہوگیا تو انہوں نے فرمایا: تمہاری تمام باتیں تو تقریباً ٹھیک ہیں مگر دنیا کے بارے میں جو تم نے کہا تو کیا تم جانتے ہو کہ دنیا کیا ہے؟ بیشک دنیا آخرت تک پہونچنے کا ذریعہ ہے اور اس میں ہمارے اعمال ہیں جن کا ہمیں آخرت

۳۸۹۷۔ الادب المفرد للبخاری ٤٧٦

میں بدلہ ملے گا، پھر فرمایا: اس دنیا کو انہوں نے اختیار فرمایا جو مجھ سے بھی زیادہ اس کو جانتے تھے ، میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ آپ کے برابر کون صاحب ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کے سردار ابی بن کعب۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۱۲م

۳۸۹۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونۃ وملعون مافیھا الا ماابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے اللہ کی رضا مطلوب ہو۔ ۱۲م

۳۸۹۹۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونۃ وملعونۃ مافیھا الا ماکان منھا للہ عزوجل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے رضائے الٰہی مقصود ہو۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو جو چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ان کا بیان ضروری ہے، چنانچہ بے شمار حدیثوں میں مصالح دینیہ اور منافع بدنیہ کی طرف حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رہنمائی فرمائی۔ اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک دفتر طویل ہو جاتے۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

۳۸۹۸۔ مجمع الزوائد للھیثمی باب ماجاء فی الریاء

۳۸۹۹۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ترجمۃ محمد بن المنکدر ۲۳۰

معجزات باہرہ میں سے وہ علوم ومعارف ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جمع فرمایا اور تمام مصالح دین ودنیا پر آپ کو اطلاع بخشی۔

نیز فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تواتراً منقول ہے کہ آپ دنیوی امور، ان کی باریک مصلحتوں اور سیاسیات پر مشتمل ایسی چیزوں کے عارف تھے جو انسانوں کے بس کی بات نہیں۔ (انباء الحی ص ۲۲۳)

۳۹۰۰۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ھذا المال خلوۃ خضرۃ ، ونعم صاحب المسلم ھو لمن اعطاھا المسکین والیتیم وابن السبیل ، فمن اخذہ ووضعہ فی حقہ ، فنعم المعونۃ ھو ، ومن اخذہ بغیر حقہ کان کالذی یأکل ولا یشبع ویکون علیہ شھیدا یوم القیامۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ مال ومتاع بہت شیریں اور سبز ہے، اور یہ اس مسلمان کے لئے بہت خوب ہے جو اس سے مسکین یتیم اور راہ گیر کو دے، تو جس نے اس کو حاصل کیا اور اس کے حق میں خرچ کیا تو یہ بہترین مددگار ہے، اور جس نے ناحق خرچ کیا تو اس شخص کی مثال ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور یہ مال اس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا۔۱۲م

۳۹۰۱۔ عن ابی کبشۃ الانماری رضی الہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احدثکم حدیثا فاحفظوہ ، انما الدنیا لاربعۃ نفر، عبدرزقہ اللہ مالا وعلما فھو یتقی فیہ ربہ ویصل فیہ رحمہ ویعلم للہ مافیہ حقا فھذا بافضلُ المنازل ۔ وعبد رزقہ اللہ تعالیٰ علما ولم یرزقہ مالا وھو صادق النیۃ

۳۹۰۰۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب الجھاد باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ

الصحیح لمسلم کتاب الزکوۃ باب التحذیر من الاغترار

۳۹۰۱۔الجامع للترمذی ابواب الزھد باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر

یقول : لو ان لی مالا لعملت بعمل فلان فهو بنيته واجرهما سواء ، وعبد رزقه الله تعالىٰ مالا ولم يرزقه علما يخبط فی ماله بغير علم لايتقی فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولايعلم لله تعالىٰ فيه حقا فهذا باخبث المنازل ۔ وعبد لم يرزقه مالا ولاعلما فهو يقول : لو ان لی مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته ووزرهما سواء ۔

حضرت ابوکبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اس کو محفوظ کرلو۔ دنیا صرف چار لوگوں کے لئے ہے، ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور علم دیا، تو وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اللہ کا حق اس سلسلہ میں پہچانتا ہے، یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے۔ دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے علم عطا فرمایا اور مال نہ دیا، اور وہ اچھی نیت رکھتا ہے، کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اچھے اچھے کاموں میں خرچ کرتا۔ تو یہ اور وہ دونوں اجر میں برابر ہیں۔ تیسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا اور علم نہیں دیا، تو اب یہ اپنے مال میں جہالت کے سبب بے راہ روی کا شکار ہے، اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، صلہ رحمی نہیں کرتا، اور اللہ کا حق نہیں پہچانتا، تو یہ بدترین مقام پر ہے۔ چوتھا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ مال دیا اور نہ علم۔ اور کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اڑاتا۔ تو بدنیتی کے سبب یہ اور وہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

۳۹۰۲۔ عن طاؤس بن ا شيم رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : نعمت الدار الدنيا لمن تزود منها لأخرته حتى يرضى ربه ۔ وبئست الدنيا لمن صدته آخرته وقصرت به عن رضاء ربه ۔

حضرت طاؤس بن اشیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کا گھر اس کے لئے بہت اچھا ہے جو اس سے آخرت کا توشہ تیار

۳۹۰۲۔ المستدرک للحاکم کتاب الرقاق　استعد للموت قبل نزول الموت

کرے کہ اس سے اس کا رب راضی ہو۔ اور یہ گھر اسکے لئے بہت برا ہے، جو آخرت کے لئے اس کو آڑ بنالے اور اپنے رب کی رضا حاصل نہ کر سکے۔ ۱۲م

۳۹۰۳۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتسبوا الدنیا، فلنعم المطیۃ للمؤمن علیھا یبلغ الخیر وعلیھا ینجو من الشر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کو گالی نہ دو، یہ مومن کے لئے بہترین سواری ہے، اس کے ذریعہ بھلائی تک پہونچے گا اور شر سے نجات پائے گا۔ ۱۲م

۳۹۰۴۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نعم العون علی تقوی اللہ المال۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی اور پرہیزگاری پر بہترین معاون مال ہے۔ ۱۲م

۳۹۰۵۔ **عن** معاویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نعم العون علی الدین قوت سنۃ۔

حضرت معاویہ حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سال کا رزق جمع کرلینا دین کے لئے بہترین مددگار ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غالبا تمہیں اس بات میں شک نہیں ہوگا کہ مومن کے تمام دنیوی کام بھی دین ہیں، خواہ وہ کھانا پینا ہو۔ یا لباس اور سواری ہو۔ زیب وزینت ہو۔ یا خرید وفروخت۔ کھیتی اور زراعت ہو

۳۹۰۳۔ مسند الفردوس للدیلمی باب لام الف ۷۲۸۸

۳۹۰۴۔ مسند الفردوس للدیلمی باب لام الف ٦٧٥٦

۳۹۰۵۔ الطبرانی فی الکبیر

۔یا اپنے اہل وعیال سے خوش طبعی۔اپنے گھوڑے وغیرہ سواری کے جانوروں اور دیگر سواریوں کا سیکھنا سکھانا۔حتی کہ شادی بیاہ میں مسابقت اور خربوزہ وغیرہ سے آپسی کھیل۔

رہا منافق تو اس کے تمام دینی کام بھی محض دنیا ہیں،حتی کہ روزہ نماز،حج وصدقات، تواضع و پرہیزگاری۔ان میں امتیاز نیتوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔اور مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے،جبکہ منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔

تو اگر دینی امور سے خالص دینی امور ہی مراد ہوں جن میں دنیا کو دخل نہ ہو تو ایسی تخصیص واضح البطلان ہے۔اور اگر ایسی چیزیں مراد ہوں جن کو دین میں دخل ہے اور دینی امور کے لئے ذریعہ ہیں تو پھر تخصیص وتعمیم دونوں برابر انباء الحی ص ۲۶۶

واضح رہے کہ افعال مکلفین خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی حکم شرعی سے خالی نہیں ہونگے۔ یعنی مستحب سے لے کر فرض تک اور کراہت سے لے کر حرمت تک اور اباحت۔اور ان تمام چیزوں کا بیان شان نبوت ہی کے لائق ہے۔اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ نبی مباحات میں نہ مخالفت کرتے اور نہ شدت سے پیش آتے ہیں۔ان کا منصب تو یہ ہے کہ وہ امت کے لئے ایک میزان قائم فرمائیں تا کہ وہ حد اعتدال پر قائم رہیں۔اور ان کو حقوق عباد وحقوق اللہ کی تعلیم فرمائیں۔

اب اگر وہ بغیر کسی جزم وحکم کے کسی چیز کی جانب اشارہ فرمائیں اور طبیعتیں اپنی عادت وغیرہ کے ذریعہ کسی دوسری جانب مائل ہوں اور میزان اعتدال سے خروج لازم نہ آئے تو ان کے فعل وترک میں بندوں کو اختیار رہتا ہے۔یہی مطلب ہے اس حدیث کا جس میں حضور نے فرمایا:

انتم اعلم بامور دنیا کم۔

تم اپنے دنیوی معاملات کو خود جانو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تمام دینی مباحات میں بھی یہی طریقہ اپنایا۔ اس کی واضح مثال وہ حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال اقدس سے قبل ایک کاغذ طلب فرمایا۔صحابہ کرام میں اس سلسلہ میں اختلاف ہوا اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے درد کی شدت کے وقت آپ کو زحمت دینا گوارہ نہ فرمائی اور کہا: ہمارے لئے کتاب اللہ کافی ہے۔ لہذا حضور نے ان پر شدت وسختی نہ فرمائی بلکہ ان کو ان کے حال چھوڑ دیا اور فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میرے حضور تنازع مناسب نہیں۔ بخاری ومسلم

ہاں حضور نے صنعت وحرفت کے طریقوں اور تجارت وزراعت کی تعلیم وترکیب سے اس لئے گریز فرمایا کہ عقول سلیمہ اس کو حاصل کرنے میں مستقل ہیں، لوگ اس میں ازخود مشغول رہتے ہیں۔ مکمل توجہ اور عمیق نگاہ سے کام لیتے ہیں۔ اگر لوگوں کو ان چیزوں کی ضرورت ہوتی تو ضرور شریعت ان کو بیان فرماتی جیسے حضرت آدم وحضرت داؤد علیہما السلام کو کھیتی باڑی اور زرہ بنانے کی ترکیب سکھائی۔ لہذا حضور کا ان تمام چیزوں سے تعرض نہ فرمانا ایسا ہی ہے جیسے علم نحو وصرف، معانی وبیان، لغت واشتقاق اور دوسرے علوم مروجہ کہ قرآن وحدیث کی تعلیم وتعلم میں جن کی ضرورت پیش آتی ہے، بیان نہ فرمائے حالانکہ یہ سب علوم دینیہ ہیں اور لوگ اس زمانہ میں ان سے واقف تھے۔

انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی بعثت اسی لئے ہوئی کہ وہ تعلیم امت فرمائیں اور ان کا مقصود اعظم ان غیوب کی تعلیم دینا ہے جہاں عقل وحواس کی رسائی نہ ہو سکے۔ اسی لئے علوم دینیہ میں علم اصول فقہ، اس کے قواعد کی تاسیس اور فوائد کا اظہار نہ فرمایا۔ البتہ کچھ اصول قائم فرما کر لوگوں کو ان کے لئے راہ ہموار فرمادی اور پھر چھوڑ دیا کہ اجتہاد واستنباط سے کام لیں۔ انباء الحی۔ ص ۲۲۷

عالم حادث ہے

۳۹۰۶۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعقلت ناقتی بالباب، فاتاہ ناس من بنی تمیم فقال: اقبلوا البشری یابنی تمیم، قالوا: قد بشرتنا فاعطنا مرتین۔ ثم دخل علیہ ناس من الیمن فقال: اقبلوا البشری یا اہل الیمن ان لم یقبلها بنو تمیم، قالوا: قد قبلنا یا

۳۹۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی قول اللہ وهو الذی یبدء الخلق ۱/۴۵۳

رسول الله !قالوا: جئناك لنسألك عن هذا الامر ،قال: كان الله ولم يكن شئ غيره وكان عرشه على الماء وكتب فى الذكر كل شئ وخلق السموات والارض۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی سواری دروازہ پر باندھی، اسی درمیان کچھ تمیمی شخص آئے، تو حضور نے فرمایا: اے بنو تمیم بشارت لو، بولے: آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو آپ ہمیں کچھ مال بھی عطا فرمائیں، یہ دو مرتبہ کہا۔ پھر کچھ لوگ یمن سے آئے، فرمایا: اے اہل یمن! بشارت لو، اس کو بنو تمیم نے تو قبول کیا نہیں، بولے: یارسول اللہ! ہم نے قبول کی، اور عرض کی: ہم آپ کی خدمت میں اس دنیا کے بارے میں معلوم کرنے حاضر ہوئے ہیں، فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات تھی اور کچھ نہ تھا، اس کا عرش اعظم پانی پر تھا اور لوح محفوظ میں سب کچھ تحریر فرما دیا اور آسمانوں اور زمین کو بنایا۔۱۲م

۳۹۰۷۔ عن ابى رزين رضى الله تعالىٰ عنه قال : قلت يارسول الله ! اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه ، قال : كان فى عماء ماتحته هواء وما فوقه هواء وخلق عرشه على الماء۔

حضرت ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مخلوق کی تخلیق سے پہلے اللہ رب العزت کا جلوہ کہاں تھا، فرمایا: کنز مخفی تھا، ادھر ادھر ہوا تھی اور اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات ضروریات دین سے ہے کہ عالم اپنے تمام اجزاء کے ساتھ حادث مسبوق بالعدم ہے، پہلے نہیں تھا پھر وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی قدیم نہیں، اور اس کی صفات نہ اس کی ذات کا عین ہیں اور نہ غیر۔

۳۹۰۷۔ الجامع للدارمى ، تفسير سورة يونس

المسند لاحمد بن حنبل مرويات ابى رزين

اس مسئلہ (حدوث) میں کسی کلمہ گو کا اختلاف نہیں خواہ وہ اہل بدعت ہی سے ہو، بلکہ جو بھی آسمانی مذہب کا قائل ہے وہ بھی اس میں متفق ہے۔ ضروریات دین میں کسی کے لئے نہ سند خاص کی ضرورت اور نہ کسی خارجی نص کی حاجت، اور نہ اس میں تاویل مسموع ہے نہ نفع بخش۔

یعنی کسی کو ایسے اعتقادی مسئلہ میں جس پر عوام و خواص مسلمین زمانہ خیر و صلاح سے قائم رہے اپنی طرف سے کوئی جدید معنی نکالنا اور اس کے ظاہر کو ترک کر دینا قطعا باطل ہے، جیسے جنت و دوزخ کی تاویل میں کوئی کہہ گیا کہ اس سے مراد لذت روحانی اور الم نفسانی ہے۔ اور جیسے خاتم النبیین کے معنی گڑھ لئے کہ اصل نبوت مراد ہے باقی انبیائے کرام بالعرض و بالتبع نبی ہیں۔ دیوبندیوں کا یہی نظریہ ہے۔

امام ابوزکریا نووی (روضہ) میں۔ اور ابن حجر (اعلام) میں فرماتے ہیں: کہ صحیح بات یہ ہے کہ مسئلہ اجماعی کا انکار اس وقت کفر ہوگا جب ایسے اجماعی مسئلہ کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہے، خواہ اس کا ثبوت نص سے ہو یا بغیر نص۔

شرح مقاصد میں کہا: کہ جس کا علم دینی امور میں قطعی طور پر معلوم ہو کہ یہ اپنے ظاہری معنی پر ہے۔ لہذا اس کی تاویل حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہوگی۔

اسی لئے حدوث عالم کے خلاف عقیدہ رکھنے والے بالاتفاق کافر ہیں۔ چنانچہ خفاجی شرح شفا نسیم الریاض میں۔ علامہ ابن حجر مکی الاعلام بقواطع الاسلام میں۔ محقق علی الاطلاق مسایرہ میں۔ عارف باللہ امام محمد سنوسی ام البراہین میں۔ قاضی بیضاوی طوالع الانوار میں۔ اور اس کی شرح مطالع الانظار میں۔ امام ابن امیر الحاج شرح تحریر میں۔ امام یوسف اردبیلی کتاب الانوار میں۔ علامہ سعد الدین تفتازانی مقاصد اور اس کی شرح میں۔ ایسے لوگوں کی تکفیر فرماتے ہیں جو عالم کے قدیم ہونے کے قائل ہیں۔

جمع الجوامع اور اس کی شرح، بحر الرائق، طحطاوی علی الدر، اور رد المحتار وغیرہا کتب میں بھی ایسے لوگوں کی تکفیر مصرح ہے۔

(انباء الحی ص ۲۳۵)

منکرین علم غیب کی مستدل احادیث اوران کا جواب

٣٩٠٨۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بعض أسفاره حتى اذا كنا بالبيداء أو بذات الجيش انقطع عقدى ، فأقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فأتى الناس الى أبى بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ماصنعت عائشة ، أقامت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسوا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فجاء أبو بكر و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واضع راسه على فخذى قد نام فقال : حبست رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسوا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنى أبو بكر وقال ما شاء الله تعالىٰ أن يقول وجعل يطعننى بيده فى خاصرتى فلا يمنعنى من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علىٰ فخذى ، فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين أصبح على غير ماء فأنزل الله تعالىٰ عز وجل آية التيمم فتيمموا فقال أسيد بن حضير ، ما هى بأول بركتكم يا ال أبى بكر قالت: فبعثنا البعير الذى كنت عليه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔ تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات جیش میں پہونچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے۔ اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ ونشان۔ لوگ پریشان ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

٣٩٠٨۔ الصحيح لمسلم، الطهارة، ١/١٦٠ ☆ الجامع الصحيح للبخارى، التيمم، ١/٤٨
المسند لابى عوانة، ١/٣٠٢ ☆

کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کرر کھا ہے کہ سرکار اور تمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس۔ تو حضرت ابوبکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھے آرام فرماتے۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ! تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روک رکھا ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت سست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچے مارے میرے زانو پر سرکار کا سر تھا اس لئے میں ہل نہ سکی۔ سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ چنانچہ سب نے تیمم کر کے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہوچکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا۔ ۱۲م

۳۹۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما بلحم فرفع الیه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال: انا سيد الناس يوم القيامة ـ هل تدرون بم ذاك؟ يجمع الله تعالیٰ يوم القيامة الاولين والآخرين فی صعيد واحد فيسمعهم الدعی وينفذهم البصر وتدنو الشمس، فيبلغ الناس من الغم والكرب مالا يطيقون وما لا يحتملون، فيقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فيه، الا ترون ما قد بلغكم، الا تنظرون الی من يشفع لكم الی ربكم، فيقول بعض الناس لبعض ائتوا آدم، فيأتون آدم عليه السلام فيقولون: يآدم! انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا ترى

۳۹۰۹۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱/۱۱۱

مـا نـحـن فيه ، الا ترى ما قد بلغنا۔ فيقول آدم : ان ربى غضب اليوم غضبا لم يـغـضـب قبـلـه مثـلـه ولن يغضب بعده مثله ، انه نهانى عن الشجرة فعصيته ، نـفـسـى نـفـسـى، اذهبوا الى غيرى ، اذهبوا الى نوح ، فيأتون نوحا عليه السلام فيـقـولـون : يـا نـوح! انت اول الرسول الى الارض وسماك الله عبدا شكورا ، اشـفـع لـنـا الى ربك ، الا ترى ما نحن فيه ،الا ترى ماقد بلغنا ،فيقول لهم ، : ان ربـى قـد غـضـب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ، و انه قد كانت لى دعوة دعوت بها على قومى ، نفسى نفسى ، اذهبو ا الى ابراهيم ، فيـأتـون ابراهيم فيقولون : انت نبى الله تعالىٰ وخليله من اهل الارض ، اشفع لنا الى ربك ، الا ترى الى ما نحن فيه الا ترى الى ما قد بلغنا۔ فيقول لهم ابراهيم ، ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولا يغضب بعده مثله ، وذكر كذباته، نفسى نفسى ، اذهبوا الى غيرى ، اذهبوا الى موسى فيأتون موسى عليه السلام فيقولون : يا موسى ! انت رسول الله، فضلك الله تعالىٰ برسالته وتكليمه عـلـى الـنـاس ، اشفع لنا الى ربك ، الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا ۔ فيـقـول لهـم مـوسـى ، ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ، وانى قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسى نفسى ،اذهبو ا الى عيسى فيأ تـون عيـسـى عـليـه الـسـلام فيـقـولـون : يا عيسى ! انت رسول الله و كلمت الناس فى المهد وكلمة منه القاها الى مريم وروح منه ، فاشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا۔ فيقول لهم عيسى : ان ربى قد غـضـب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ،ولن يغضب بعده مثله ، ولم يذكر له ذنبـا،نـفـسـى نفسى ، اذهبوا الى غيرى ، اذهبو ا الى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسـلـم فياتونى فيقولون : يا محمد ! انت رسول الله وخاتم الانبياء ،وغفر الله لك مـا تـقـدم من ذنبك وما تاخر ، اشفع لنا الى ربك ، الا ترى ما نحن فيه ، الا تـرى مـا قـد بلغنا ، فانطلق فآتى تحت العرش فاقع ساجدا لربى ثم يفتح الله

تعالیٰ علی ویلهمنی من محامده وحسن الثناء علیه شیئا لم یفتحه لا حد قبلی ، ثم قال :یا محمد ارفع راسك ، سل تعطه اشفع تشفع ، فارفع راسی فاقول : یارب امتی امتی ،فیقال : یا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لا حساب علیه من باب الایمن من ابواب الجنة وهم شرکاء الناس فیما سوی ذلك من الابواب۔ والذی نفس محمد بیده ! ان ما بین المصرا عین من مصاریع الجنة کما بین مکة وهجر او کما بین مکة وبصری ۔

فتاوی رضویه ۱۱/۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصہ گوشت پسند تھا لہذا آپنے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا، لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑیگی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آپکی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کرینگے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے آپکو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپکے جسم اقدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے. آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمائیگا ۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا،

مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپکو اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا، اور آپکا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کرلی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج وغم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہورہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا ارنہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا،

آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالی کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہو رہی ہے۔ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج و غم سے نجات دے، ندا ہوگی۔ اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک جماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری۔ ۱۲م

۳۹۱۰۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۳۹۱۰۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/ ۳۳۰ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰/۱۷۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۵۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/ ۴۸۹

کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۰۴، ۱۴/ ۴۰۰ ☆ المغنی للعراقی، ۴/ ۵۱۰

لله تعالیٰ علیہ وسلم : انی لا شفع یوم القیامۃ لاکثر مما علی وجہ الارض من شجر و حجر و مدر۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

۳۹۱۱۔ **عن** ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : جاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل علیّ صبیحۃ بنیٰ بی فجلس علی فراشی کمجلسک منی ، فجعلت جویریات یضربن الدف لھن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدرالی ان قالت احداھن وفینا نبی یعلم ما فی غد،فقال : دعی ھذا و قولی الذی کنت تقولین۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری شادی میں تشریف لائے، چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں کہ اس میں کوئی بولی: ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

۳۹۱۲۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۳۹۱۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی الغناء ۶۷٤/۲

السنن الکبری للبیہقی ۲۸۹/۷ ☆ الاتحافات السنیۃ، ۵۵۸/٦

مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱٤۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۹

۳۹۱۲۔ السنن الکبری للھیثمی، ۲٤۹/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۵۰۳/۲

التفسیر للطبری، ۸٤/۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳/۱

المستدرک للحاکم، ٤۲۱/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۳۳۲/٦

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا من الصلوة علی فی کل یوم جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوة کان اقربهم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا ۔۱۲م

۳۹۱۳۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول : ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلها قائم علی قبری الی یوم القیامة، فما من احد یصلی علی صلوة الا ابلغنیها ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہان کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔

۳۹۱۴ ۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا الصلوة علی ، فان اللہ تعالیٰ و کل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلك الملك : یا محمد ، صلی اللہ علیك و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیك الساعة ۔

۳۹۱۳۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲/۴۹۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۹۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۴۲ ☆ میزان الاعتدال للذهبی ،

۳۹۱۴۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۸۱ ، ۱/۴۸۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/۲۴۹
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲/۴۹۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲/۱۴۴

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔ جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یارسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فتاوی رضویہ

۳۹۱۲۔ عن طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مررت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقوم علی رؤس النخل فقال: مایصنع ھؤلاء؟ قلت: یلقحونہ، یجعلون الذکر فی الانثی فتلقح، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ماظن یغنی ذلک شیئا، قال: فاخبروا بذلک فترکوہ، فاخبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذلک فقال: انکان ینفعھم ذلک فلیصنعوہ، فانی انما ظننت ظنا فلا تواخذونی بالظن ولکن اذا حدثتکم عن اللہ شیئا فخذوا بہ، فانی لن اکذب علی اللہ عزوجل۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا، وہ اپنی کھجور کی کھیتیوں میں مشغول تھے، فرمایا: یہ لوگ کیا کرتے ہیں، میں نے کہا: اصلاح کررہے ہیں، نر اور مادہ کی قلم لگارہے ہیں جس سے کاشت میں اضافہ ہوگا، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ اس سے کوئی فائدہ ہوگا، کہتے ہیں، لوگوں کو جب یہ بتایا گیا تو انہوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا، (اس سے نقصان ہوا) تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی، فرمایا: اگر ان کو اس سے فائدہ ہے تو کریں، میں نے تو اپنا عندیہ پیش کیا تھا، میرے اس مشورہ پر عمل نہ کریں، ہاں جب میں

۳۹۱۲۔ الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل، باب وجوب امتثال ماقالہ شرعا ۲/۲٦٤

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ بیان کروں تو اس پر عمل کرو، کہ میں کبھی اللہ کی جناب میں جھوٹ نہیں کہتا۔۱۲ام

۳۹۱۳۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینة وھم یابرون النخل ، یقول: یلقحون النخل ، فقال : ماتصنعون؟ قالوا: کنا نصنعه ،قال لعلکم لو لم تفعلوا لکان خیرا ،قال: فترکوہ فنقصت ، قال: فذکروا ذلك له فقال: انما انا بشر ، اذا امرتکم بشیٔ من دینکم فخذوا به ، واذا امرتکم بشیٔ من رأی فانما انا بشر ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ شریف تشریف لائے تو اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ کھجور کی قلم لگاتے ہیں اور نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور میں ڈالتے ہیں ،فرمایا: تم یہ کیا کرتے ہو؟ عرض کیا: ہم ایسا ہی کرتے آئے ہیں ،فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو امید ہے کہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔لہذا ان لوگوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا،اس وجہ سے کاشت کی پیداوار میں کمی آگئی ، یہ واقعہ حضور کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا: میں ایک انسان ہوں ، جب میں تمہیں دین کے سلسلہ میں بتاؤں تو عمل کرو،اور جب میں اپنی رائے اور مشورہ کے طور پر کہوں تو میں ایک انسان ہوں۔۱۲ام

۳۹۱۴۔ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مربقوم فقال: لو لم تفعلوا لصلح ، قال: فخرج شیصا فمر بھم فقال: مالنخلکم ؟ قالوا: قلت کذا و کذا ، قال: انتم اعلم بامر دنیاکم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے لوگوں کے پاس سے گذرے جو کھجور کے شگوفہ سے قلم لگا رہے تھے،فرمایا: اگر ایسا نہ کرو تو بہتر ہو، کہتے ہیں: وہ کھجوریں کچی ہی گر گئیں ،پھر ایک دن حضور کا گذر ہوا تو فرمایا:

۳۹۱۳۔الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ماقاله شرعا ۲/۲۶٤

۳۹۱٤۔الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ماقاله شرعا ۲/۲۶٤

تمہاری کھیتی کو کیا ہوا، بولے: اتنی اتنی کم ہوگئی، فرمایا: تم اپنے دنیوی امور کو زیادہ جانتے ہو۔۱۲م

۳۹۱۵۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: سلونی فهابوا ان يسئلوه، قال: فجاء رجل فجلس عند ركبتيه فقال يا رسول الله! ماالاسلام؟ قال: لاتشرك بالله شيئا وتقيم الصلوة وتؤتی الزكوة وتصوم رمضان، قال: صدقت، قال: يارسول الله! ماالايمان؟ قال: ان تؤمن بالله وملائكته وكتابه ولقائه ورسله وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقدر كله، قال: صدقت، قال: يارسول الله! ماالاحسان؟ قال ان تخشی الله كانك تراه فانك ان لاتكن تراه فانه يراك، قال: صدقت، قال: يارسول الله! متی تقوم الساعة، قال: ماالمسئول عنها باعلم من السائل، وساحدثك عن اشراطها، اذا رأيت المرأة تلد ربها فذاك من اشراطها واذا رأيت الحفاة العراة الصم البكم ملوك الارض، فذاك واذا رأيت رعاء البهم يتطاولون فی البنيان فذاك من اشراطها فی خمس من الغيب لايعلمهن الاالله ثم قرء: ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم مافی الارحام وماتدری نفس ماذا تكسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت الی آخر السورة ثم قام الرجل فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ردوه فالتمس فلم يجدوه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: هذا جبرئيل عليه السلام اراد ان تعلموا اذا لم تسئلوا۔

۳۹۱۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: اعطی نبيكم صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كل شیء الا مفتاح الغيب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر چیز عطا ہوئی مگر غیب کی کنجی۔۱۲م

۳۹۱۵۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان

۳۹۱۶۔ التفسير لابن جرير

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہم اس بات کے قائل ہیں کہ ذات وصفات خداوند قدوس کا علم اور بالفعل غیر متناہی چیزوں کا علم اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے۔ ہاں قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا کہ جمیع ماکان وما یکون کا علم یعنی اول یوم سے آخر یوم تک کا احاطہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کے علوم سے جو چاہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔

نیز صریح نصوص کو محتمل سے رد نہیں کیا جاسکتا، اور نہ ہی نصوص قرآن کے متعارض احادیث احاد پیش کی جاسکتی ہیں۔

اب چند اصول وقواعد کی روشنی میں تمام احادیث کا جواب واضح ہے جو منکرین پیش کرتے ہیں۔ انباء الحی ص ۲۵۲

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منافقین کا پہچانتے تھے

۳۹۱۷۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ثم دل اللہ جل وعلا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد علی المنافقین فکان یدعو باسم الرجل من اہل النفاق۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے بعد منافقین کے بارے میں بتادیا، تو حضور ہر ہر منافق کا نام لے کر پکارتے (اور مسجد نبوی سے نکلنے کا حکم فرماتے)۔ ۱۲م

۳۹۱۸۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم جمعة خطیبا فقال: قم یا فلان فاخرج فانک منافق۔ فاخرجھم باسمائھم۔

۳۹۱۷۔ التفسیر لابن جریر ابی حاتم　تفسیر سورة محمد　۱۸۵۹

۳۹۱۸۔ جامع البیان للطبرانی　تحت آیة وممن حولکم من الاعراب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ دیتے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے فلاں! کھڑا ہو اور نکل جا، کہ تو منافق ہے، لہذا سب کے نام لے کر نکال دیا۔ ۱۲م

۲۹۱۹۔ عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لقد خطبنا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبة ماشهدت مثلها قط فقال: ایها الناس! ان منکم منافقین فمن سمیته فلیقم، قم یافلان، قم یا فلان، حتی قام ستة وثلاثون رجلا، ثم قال: ان منکم وان منکم، وان منکم فسئلوا اللہ العافیة۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جمعہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، میں نے کبھی ایسا خطبہ نہ سنا، اس میں فرمایا: اے لوگو! تم میں کچھ منافق ہیں، تو میں جس کا نام لوں وہ کھڑا ہو جائے، کھڑا ہو اے فلاں! کھڑا ہو اے فلاں! یہاں تک کہ (۳۶) لوگ کھڑے ہوئے، پھر فرمایا: بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، تو اللہ سے عافیت مانگو۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام بغوی قدس سرہ نے آیت (ولو نشاء لارینا کهم فلعرفتاهم) کے تحت فرمایا: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس آیت کے نزول کے بعد منافقین کے سلسلہ میں کچھ بھی پوشیدہ نہ رہا بلکہ حضور ان کو ان کی نشانیوں سے پہچانتے تھے۔ بلکہ صحابہ کرام بھی پہچانتے تھے۔ مثلاً حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ منافقین کے بہت سے لوگوں سے واقف تھے اور ان کی شخصیات کو پہچان لیتے تھے۔ انباء الحی ص ۱۵۳

۲۹۲۰۔ عن حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مربی عمر بن الخطاب رضی

۲۹۱۹۔ الدر المنثور للسیوطی، سورة التوبة، ومن حولکم من الاعراب

۲۹۲۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ترجمة حذیفه، ۱۵۰

اللہ تعالیٰ عنہ وانا جالس فی المسجد ، فقال لی : یاحذیفة ! ان فلانا قد مات فاشهده قال: ثم مضی حتی اذا کاد ان یخرج من المسجد التفت الی فرانی وانا قلت : اللهم لا ، ولن ابرئ احدا بعدك ، فرأیت عینی عمر جاء تا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذرے جب میں مسجد نبوی میں حاضر تھا، فرمایا: اے حذیفہ! بیشک فلاں کا انتقال ہوگیا ہے اس کے جنازہ میں جانا، پھر آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ مسجد سے باہر قدم رکھنے ہی والے تھے کہ میری جانب متوجہ ہوکر دیکھا اور میں اپنی جگہ ہی بیٹھا تھا، سمجھ گئے اور میرے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا: اے حذیفہ! میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں اسی قوم سے ہوں، میں نے عرض کیا: یا اللہ! ہرگز نہیں، اب میں کسی سے آپ کے بعد برأت ظاہر نہیں کروں گا۔ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت عمر کی آنکھیں یہ سن کر بہہ نکلیں۔۱۲م

۳۹۲۱۔ عن حمید بن هلال قال : اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ برجل یصلی علیه فدعا بوضوء لیصلی علیه و عنده حذیفة فمرزه مرزة شدیدة ،قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : اذهبوا فصلوا علی صاحبکم من غیر ان یخبره ، فقال عمر : یا حذیفة أمنهم انا ، قال :لا،قال: ففی عمالی احد منهم ؟ قال رجل واحد وکأنما دل علیه حتی نزعه من غیر ان یخبره ۔

حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک جنازہ نماز کے لئے لایا گیا آپ نے وضو کے لئے پانی منگایا کہ وضو کرکے نماز پڑھائیں، آپ کے پاس حضرت حذیفہ بھی بیٹھے تھے، آپ نے زور سے چٹکی لی، (یعنی نماز پڑھانے سے منع کیا) حضرت عمر فاروق اعظم نے فرمایا: جاؤ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو بغیر بتائے ، پھر حضرت عمر نے فرمایا: اے حذیفہ! کیا میں ان میں سے ہوں، عرض کیا: نہیں، فرمایا: میرے عاملوں میں سے کوئی انہیں سے ہے: عرض کیا ایک، حضرت حذیفہ نے گویا آپ کو

۳۹۲۱۔ کنزالعمال للمتقی، ترجمہ حذیفہ ۳۶۹۶۱

اشارہ کیا یہاں تک کہ آپ نے بغیر اطلاع دیئے اس کو علیحدہ کردیا۔۱۲م

۳۹۲۲۔ **عن** زید بن وهب رضی الله تعالیٰ عنه قال: مات رجل من المنافقین فلم یصل علیه حذیفة فقال له عمر رضی الله تعالیٰ عنهما: أمن القوم هذا قال: نعم، قال: بالله أمنهم انا، قال: لا، ولن اخبربه بعدك احدا۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص مرگیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا یہ اسی قوم سے ہے؟ بولے: ہاں، فرمایا: قسم بخدا! کیا میں بھی انہیں سے ہوں، بولے: نہیں، اور میں اب آپ کے بعد کسی کو نہیں بتاؤں گا۔۱۲م

۳۹۲۳۔ **عن** السدی قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عرضت علی امتی فی صورها فی الطین کما عرضت علی آدم واعـ ـت من یؤمن بی ومن یکفر، فبلغ ذلك المنافقین فقالوا استهزاء، زعم محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه یعلم من یومن به ومن یکفر ممن لم یخلق ونحن معه وما یعرفنا، فبلغ ذلك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقام علی المنبر فحمد الله تعالیٰ واثنی علیه ثم قال: مابال اقوام طعنوا فی علمی، لاتسألونی عن شیٔ فیما بینکم وبین الساعة الا انبأتکم به، فقام عبدالله بن حذافة السهمی رضی الله تعالیٰ عنه فقال: من أبی؟ یا رسول الله! قال: حذافة، فقام عمر رضی الله تعالیٰ عنه فقال: یا رسول الله! رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبك نبیا۔ فاعف عنا عفا الله عنك، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فهل انتم منتهون، ثم نزل عن المنبر فانزل الله تعالیٰ هذه الآیة، ی عنی (ما کان الله لیذر المؤمنین۔ الآیة)۔

حضرت سدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت پیش ہوئی اپنی صورتوں پر مٹی میں جیسے حضرت آدم پر پیش ہوئی تھی (ان کی

۳۹۲۳۔ التفسیر للبغوی، سورة آل عمران، تحت آیة ما کان الله لیذر الآیة

ذریت) اور مجھے بتایا گیا کون ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہونچی تو بطور مذاق بولے: محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جانتے ہیں کہ کون ایمان لائے گا اور کون کافر ہوگا ان میں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے، حالانکہ ہم ان کے ساتھ رہتے بستے ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے، یہ اطلاع حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملی تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے علم میں طعنہ زنی کرتے ہیں، تم آج مجھ سے جو بھی پوچھو گے تو میں تمہارے درمیان سے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کی خبر دوں گا، حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ، پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، قرآن کے امام ہونے اور آپ کے نبی ہونے سے راضی ہیں، آپ ہمیں معاف فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا اب تم باز رہوگے، اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔(ما کان اللہ لیذر المؤمنین ۔الآیۃ)

۳۹۲۴۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی الظہر فلما سلم قام علی المنبر فذکر الساعۃ وذکر ان بین یدیہا امورا عظاما، ثم قال: من احب یسأل عن شئ فلیسأل عنہ، فواللہ لاتسألونی عن شئ الا أخبرتکم بہ مادمت فی مقامی ہذا۔ وفی روایۃ لمسلم: لا تسألونی عن شیء الا بینتہ لکم، ولابن جریر: لاتسألونی الیوم عن شئ الا بینتہ لکم۔ وفی اخری لہ عن مجاہد قال: سلونی فلایسألنی رجل فی مجلسی ہذا عن شئ الا أخبرتہ وان سألنی عن ابیہ، قال انس: فاکثر

۳۹۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب الاعتصام　باب مایکرہ من کثرۃ السؤال　۲/۱۰۸۳
الصحیح لمسلم　کتاب الفضائل　باب توقیرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم　۲/۲۶۳
جامع البیان للطبرانی　سورۃ المائدۃ تحت آیۃ (یا ایہا الذین آمنوا لاتسألوا عن اشیاء)

الناس لبكاء واكثر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يقول : سلونى فقام اليه رجل فقال: اين مدخلى يارسول الله ؟قال : النار، فقام عبدالله بن حذافة رضى عنه فقال : من أبى يارسول الله ؟قال: ابوك حذافة ، ثم اكثر صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يقول : سلونى ، قال: فبرك عمر رضى الله تعالىٰ عنه على ركبتيه فقال: رضينا بالله ربا و بالاسلام دينا وبمحمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رسولا ، فسكت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين قال عمر ذلك ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل چکا تھا، آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا: اس سے پہلے کچھ بڑی نشانیاں رونما ہوں گی، پھر فرمایا: جسے کچھ پوچھنا مقصود ہو وہ پوچھے، قسم بخدا! جب تک میں یہاں موجود ہوں تم میں سے جو بھی پوچھے گا ہر چیز کو تفصیل سے بیان کروں گا۔

ابن جریر کی روایت میں ہے: آج جو چیز بھی تم مجھ سے معلوم کروگے اس کو بیان کروں گا۔ دوسری روایت میں امام مجاہد سے ہے کہ مجھ سے پوچھو جو شخص بھی پوچھے گا اسی مجلس میں بتاؤں گا چاہے وہ اپنی ولدیت ہی پوچھے، حضرت انس فرماتے ہیں: یہ سن کر لوگ خوب روئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے تھے کہ مجھ سے پوچھو، ایک صاحب کھڑے ہوکر بولے: میرا ٹھکانا کہاں ہے یارسول اللہ! فرمایا: دوزخ۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ۔ پھر حضور نے بار بار فرمایا: پوچھو، پوچھو، تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہیں۔ حضرت عمر کا یہ قول سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ ۱۲ م

۳۹۲۵۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اشیاء کرھھا، فلما اکثر واعلیھا المسئلة غضب وقال: سلونی، فقام رجل فقال: یارسول اللہ امن أبی؟ قال: ابوك حذافة، ثم قام آخر فقال یارسول اللہ! من أبی؟ فقال ابوك سالم مولیٰ شیبة فلما رأی عمر ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الغضب قال: انا نتوب الی اللہ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ ایسی چیزوں کا سوال ہوا جن کو آپ نے ناپسند فرمایا، جب سوالات کی کثرت ہوئی تو غضب فرمایا اور ارشاد فرمایا: پوچھو، ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ، پھر دوسرے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: سالم مولیٰ شیبہ، جب حضرت عمر فاروق اعظم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس میں غضب کے آثار دیکھے تو عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع لائے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی قدس سرہ کا قول ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بار بار یہ فرمانا کہ مجھ سے پوچھو، میں ہر چیز کی خبر دونگا یہ صاف بتارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان تمام چیزوں کی وحی فرمائی تھی، ورنہ ہر سوال کا جواب بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ممکن ہی نہیں۔

قلت: قسم بخدا! اگر اس موقع پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام روح کی حقیقت، حروف مقطعات کے معانی، اور قیامت کے وقت وتعیین کے بارے میں سوال کرتے تو ضرور حضور ان کو ان تمام چیزوں کی خبر دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی توجہ ان چیزوں سے ہٹادی اور وہ صرف این أنا؟ اور من أبی؟ جیسے سوالات میں کھو گئے، حالانکہ انہوں نے اس

۳۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصام باب مایکرہ من کثرة السوال ۱۰۸۳/۲

سے قبل وبعد قیامت کے بارے میں پوچھا تھا لیکن اس موقع پر بالکل خیال نہ آیا۔ لہذا یہ سب کچھ من جانب اللہ تھا کہ وہ ہر چیز کا فیصلہ فرما چکا، اور بلاشبہ سب کچھ اسی کے فیصلہ وقدرت میں ہے، اور بندوں کا چاہا کچھ نہیں ہوتا، ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

لہذا مخالفین کے لئے یہ لمحہ فکر یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم میں طعن وتشنیع کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی اور غضب شدید کا اظہار فرمایا، لہذا بچو اور خوف کرو کہ کہیں ہمارا قول منافقین کے قول کی طرح شمار کیا گیا تو پھر آخرت کی تباہی ہے۔ نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔

لا اعلم الغیب الآیۃ کے سلسلہ میں پانچ جواب
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علمائے کرام کے اس میں چند مسلک ہیں۔

۱۔ علامہ نیشاپوری فرماتے ہیں: (لا اعلم الغیب) میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ (لا اقول) پر معطوف ہو۔ تو مطلب ہوا (قل لا اعلم الغیب) لہذا اب اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ غیب مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خزانے اور ملکیت ثابت ہیں لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اظہار نہیں فرماتے۔

علم ذاتی وعطائی کی تقسیم کا یہی مطلب ہے۔ علامہ بیضاوی نے (ولا اعلم الغیب) کا مطلب مالم یوح الی ولم ینصب علیہ دلیل۔ بیان فرمایا اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

فتوحات الہیہ اور لباب میں ہے کہ (لا اعلم الغیب) کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع وتقدیر کے بغیر میں غیب کا عالم نہیں۔

۲۔ اس آیت میں جمیع معلومات الہیہ کے احاطہ کی نفی ہے۔

امام رازی علیہ الرحمہ (قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ) کے معنی بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت میں اس بات کا اعتراف فرمایا کہ آپ تمام مقدورات الہیہ پر قادر نہیں۔ اور (لا اعلم الغیب) اس بات پر دال ہے کہ آپ تمام معلومات کے عالم نہیں۔

علامہ نیشاپوری نے بھی اسی طرح معنی بیان فرمائے۔

۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کی نفی میں جو آیات واحادیث منقول ہیں وہ سب اس وقت پر محمول ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو جمیع ما کان وما یکون کا علم عطا نہیں فرمایا تھا۔

تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام غیوب پر جو ایک بشر کے لئے ممکن ہیں عطا فرمادیئے، خواہ وہ روح کا علم ہو یا کسی اور چیز کا۔ ہاں جمیع معلومات الٰہیہ کا نہیں ورنہ حادث وقدیم میں مساوات لازم آئے گی۔ لہذا (لا اعلم الغیب) وغیرہا آیات اسی پر محمول ہیں۔

اقول: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بلکہ تمام مومنین اپنے رب کی ذات وصفات کے علم میں ہمیشہ ابدا الآباد تک ترقی پر ہیں۔ لہذا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخروی حیات میں ایسے غیر متناہی علوم حاصل ہونگے جو ایک بشر کے لئے ممکن ہیں۔ نچانچہ یہ بات بلا شبہ حق ہے کہ آپ کو جمیع غیوب ما کان وما یکون کا علم حاصل تھا۔

۴۔ علامہ خازن لباب التاویل میں فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس سے علم غیب کی نفی ازراہ تواضع فرمائی کہ حق عبودیت کا اقتضاء ہے۔

۵۔ سب سے بہتر جواب وہ ہے جس کا امام نیشاپوری نے اختیار فرمایا: کہ قرآن کریم میں (قل لا اقول لکم الخ) ہے، (لیس عندی خزائن اللہ) نہیں۔

واضح رہے کہ خزائن اللہ سے مراد اشیاء کے حقائق وماہیات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کا مشاہدہ کراتا ہے، جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا۔ (سنریہم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسہم)

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس سلسلہ میں دعا قبول فرمائی کہ آپ نے جناب باری تعالیٰ میں دعا کی تھی: اللہم ارنا الاشیاء کما ھی۔

چنانچہ حضور ان تمام علوم کے حامل تھے، لیکن لوگوں سے ان کی عقل وفہم کے مطابق کلام

فرماتے۔اور

(لا اعلم الغیب) میں حضور نے اسی قول کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے بسا اوقات گذشتہ وآئندہ کی خبریں دیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے بہت کچھ بیان فرمادیا۔

خود حضور نے معراج کی شب کا واقعہ بیان فرمایا کہ میرے دل میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا تو میں نے ماکان وما یکون کو جان لیا۔اور

(ولا اقول لکم انی ملک) میں حضور نے اپنے فرشتہ ہونے کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے فرشتوں بلکہ ان کے سردار حضرت جبرئیل علیہم السلام کے مقام ومرتبہ سے بھی آگے عروج فرمایا اور حضرت جبرئیل یہ کہتے ہوئے رک گئے کہ میں اس سے آگے نہیں جاسکتا۔انباء الحی ص ۲۶۰

(ولو کنت اعلم الغیب) کے سلسلہ میں سات جواب

اس آیت کی تفسیر میں بھی علماء کے چند مسلک ہیں۔

۱۔احاطہ علوم الہیہ کلیہ کی نفی۔

علامہ سید شریف علیہ الرحمہ شرح مواہب میں فرماتے ہیں: تمام غیوب پر اطلاع کسی نبی ورسول کے لئے واجب نہیں۔اسی لئے حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:

ولو کنت اعلم الغیب الآیۃ۔

۲۔اس آیت میں علم ذاتی کی نفی ہے۔

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ذکر فرماتے ہیں:

آپ کو غیوب پر اللہ تعالیٰ نے اطلاع بخشی اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والی چیزوں سے آگاہ فرمایا۔

اس سلسلہ میں احادیث کا دریا موجزن ہے جس کی گہرائی نہیں ناپی جاسکتی۔آپ کا یہ معجزہ ان معجزات سے ہے جن کا ثبوت قطعی اور خبر متواتر سے ہم تک پہونچا ہے،کیونکہ اطلاع علی الغیب کی روایات کے راوی نہایت کثیر ہیں۔

نسیم الریاض میں ہے کہ یہ ان آیات کے منافی نہیں جن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا۔ کیونکہ نفی اس علم کی ہے جو بغیر واسطہ ہو، لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا و اعلام سے غیب کی خبریں دینا تو یہ امر متحقق ہے اور قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ اس پر دال ہے۔

عالم الغیب فلایظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ۔ انباء الحی ص ۲۶۱

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عرش تا فرش کو محیط ہے۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ اپنے شیخ سیدی عبدالعزیز بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (وعلم آدم الاسماء کلھا) کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ آیت میں اسماء سے مراد اسمائے عالیہ ہیں نہ کہ اسمائے نازلہ۔ کیونکہ ہر مخلوق کا ایک اسم عالی ہے اور ایک نازل۔

اسم نازل تو وہ ہے جو مسمی کو اجمالی طور پر بتاتا ہے۔ اور اسم عالی وہ ہے جو اصل مسمی کو واضح کرتا ہے۔

یعنی کس چیز سے اس مسمی کی تخلیق ہوئی اور اس کا کیا فائدہ ہے۔ مثلا بڑھئی کا بسولہ۔ کہ اس سے کیا فائدہ ہے، کس چیز سے بنا۔ کس طرح بنایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

لہذا مجرد لفظ کے سماع سے اہل علم ان تمام علوم ومعارف کو جانتے پہچانتے ہیں۔ اسی طرح ہر مخلوق کے بارےمیں۔ تو (الاسماء کلھا) سے مراد وہ اسماء ہیں جن کی حضرت آدم علیہ السلام کو طاقت حاصل ہوئی اور تمام انسان جن چیزوں کے محتاج یا انسے کسی طرح کا تعلق انکو ہونے والا تھا۔ تو یہ ہر مخلوق کو شامل ہوا جو عرش تا فرش موجود ہیں، لہذا جنت ودوزخ۔ ساتوں آسمان اور ان میں جو کچھ ہے۔ زمین سے آسمان تک اور جو کچھ زمین پر یا زمین میں ہے، خواہ وہ پہاڑ ہوں یا ٹیلے۔ وادیاں ہوں یا دریا۔ شجر ہوں یا حجر۔ ہر مخلوق ناطق ہو یا جامد۔ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام ان تمام چیزوں کے نام، ان کی حقیقت، فائدہ وکیفیت، ترتیب ووضع، شکل وہیئت سب جانتے تھے۔

مثلا جنت کے نام سے ان کو یہ معلوم تھا کہ وہ کہاں پیدا کی گئی۔ کس لئے پیدا کی گئی۔ اس کے مراتب کی ترتیب۔ اس میں موجود حوروں کی تعداد۔

قیامت کے بعد جنت میں جانے والے لوگوں کی شمار۔ یہ سب کچھ ان کو سکھایا گیا تھا۔

اسی طرح دوزخ، آسمان، ملائکہ وغیرہا سے متعلق علوم انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم اوراولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علوم ہیں۔ ہاں حضرت آدم کا تذکرہ صرف اس لئے ہے کہ سب سے پہلے خلق عالم کے بعد یہ علوم ان کو سکھائے گئے۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ کے سوا کسی کو ان چیزوں کا علم نہ ملا۔ انباء الحی ص ۲۶۷

۳۹۲۶۔ عن معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :انما انا قاسم واللہ یعطی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہی بانٹتا ہوں اوراللہ عطا فرماتا ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الاکبر ہیں اس کے رزق کو تقسیم فرماتے ہیں۔ لہذا دینی ودنیوی کسی بھی طرح کی نعمت آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتی ہے۔

اس سلسلہ میں ائمہ کرام اورعلمائے اعلام کے اقوال بکثرت ہماری کتاب (سلطنۃ المصطفی فی ملکوت کل الوریٰ) میں منقول ہیں، لہذا حضور ہر ایک سے زیادہ ہر چیز کے عالم ہوئے۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کے لئے امانت عظمی سونپی اور آپ کو ان کے درمیان مقرر فرمایا اور اپنی اطاعت کی دعوت کا فریضہ تفویض فرمایا تو ضروری ہوا کہ آپ لوگوں کے دنیوی اور دینی حالات سے بھی بخوبی واقف ہوں۔

انباء الحی ص ۲۷۱

۳۹۲۷۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان اللہ عزوجل تابع

۳۹۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ---------

۳۹۲۷۔ المسند لاحمد بن حنبل مرویات انس بن مالک،

الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قبل وفاته حتی توفی، واکثر ماکان الوحی یوم توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پے در پے وحی نازل فرمائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا، اور سب سے زیادہ وحی آپ کے وصال اقدس کے دن نازل ہوئی۔۱۲م

قرآن میں آخری آیت کونسی نازل ہوئی

۳۹۲۸۔ **عن** طارق بن شهاب قالت الیهود لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه انکم تقرؤن آیة لو نزلت فینا لاتخذناها عیدا، فقال عمر: انی لاعلم حیث انزلت واین انزلت واین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حین انزلت یوم عرفة وانا واللہ بعرفة۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہودی بولے: تم ایک آیت پڑھتے ہو، اگر وہ ہمارے یہاں نازل ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے، حضرت عمر نے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں جب وہ نازل ہوئی، اور جہاں نازل ہوئی، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت کہاں تھے۔ وہ مقام عرفہ ہے اور میں بھی قسم بخدا عرفات میں تھا۔۱۲م

۳۹۲۹۔ **عن** عمار بن ابی عمار قال: تلا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) و عنده یهودی فقال: لو انزلت هذه الآیة علینا لاتخذنا یومها عیداً، فقال ابن عباس: انها نزلت فی یوم عیدین فی یوم الجمعة ویوم عرفة۔

۳۹۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب التفسیر باب قوله تعالیٰ: الیوم اکملت لکم الآیة ۲/۶۶۲

۳۹۲۹۔ الجامع للترمذی سورة المائدة ۲/۱۲۹

حضرت عمار بن ابی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) تلاوت کی، وہاں ایک یہودی بھی تھا، بولا: اگر یہ آیت ہمارے یہاں اترتی تو ہم اس دن کو عید کے دن کی طرح مناتے، اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: یہ آیت ایسے دن نازل ہوئی جس دن دو عیدیں تھیں، ایک جمعہ، دوسرے عرفہ کا دن۔۱۲م

۳۹۳۰۔ عن ابن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مکث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ماانزلت ھذہ الآیۃ احدی وثمانین لیلۃ قولہ تعالیٰ (الیوم اکملت لکم دینکم)۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت (الیوم اکملت لکم دینکم) کے بعد دنیا میں اکیاسی (۸۱) دن تشریف فرما رہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قول کی بنا پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ۲؍ربیع الاول کو ہوا۔ اور ۸؍ربیع الاول کے پیش نظر جو بہت سے محدثین کا مذہب مختار ہے ۸۷؍ایام آپ نے دنیا میں قیام فرمایا۔ اور بارہ ربیع الاول جیسا کہ جمہور کے نزدیک مشہور ہے۔ ۹۱؍ایام ہونگے۔ اور ۱۳؍ربیع الاول کہ تحقیق یہی ہے تو کل ۹۲؍ایام قرار پائیں گے۔

رویت ہلال کے خلاف میں تطبیق ہم نے اپنے فتاوی کی نویں جلد میں مع دلائل ہیئت واستہلال بیان کی ہے جس کی رو سے یہ مدت تین ماہ زائد ہی ہے۔

خلاصہ جواب یہ ہے کہ آیت کریمہ قرآن کریم کی آیات میں باعتبار نزول آخری آیت نہیں، اور کسی معتمد ثقہ سے یہ قول ثابت نہیں۔ ہاں ابن جریر نے امام سدی سے نقل کیا کہ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی اور پھر اس کے بعد حرام وحلال کے تعلق سے کوئی آیت نہیں اتری

۳۹۳۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ المائدۃ

۔چنانچہ اس میں آخر قرآن کا لفظ نہیں۔

بلکہ انہی سے صراحۃ روایت موجود ہے کہ سب سے آخری آیت (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) ہے، ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے یوں ہی روایت کی۔

یہ روایت مطلق ہے اور اس سے قبل حرام وحلال کی قید سے مقید، جس سے نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ (الیوم اکملت لکم) باعتبار نزول آخری آیت نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اس طرح روایت آئی۔

۳۹۳۱۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: آخر آیۃ نزلت من القرآن علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت باعتبار نزول (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ الآیۃ) ہے۔۱۲م

پھر امام ابن جریر نے امام سدی کے قول کو رد کیا ہے اور تائید میں حضرت براء بن عازب کی روایت پیش کی جو اس طرح ہے۔

۳۹۳۲۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان آخر آیۃ نزلت من القرآن (یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ)۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت (یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الآیۃ) ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ آیت احکام سے متعلق ہے۔ امام سدی کے قول پر اس کو ترجیح دی۔ اس طرح کہ نفی پر کوئی شاہد نہیں اور مثبت کو نافی پر تقدم حاصل ہوتا ہے۔ اور اکمال کے معنی جو (الیوم اکملت) میں مراد ہیں وہ اس روایت سے واضح ہوتے ہیں۔

۳۹۳۱۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ)

۳۹۳۲۔ جامع البیان للطبری سورۃ المائدہ تحت آیۃ (الیوم اکملت لکم دینکم)

۳۹۳۳ـ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: كان المشركون والمسلمون يحجون جمعا، فلما نزلت براءة فنفى المشركون عن البيت وحج المسلمون لايشاركهم فى البيت الحرام احد من المشركين ـ فكان ذلك من تمام النعمة (اتممت عليكم نعمتى)ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین اور مسلمان ایک ساتھ حج ادا کرتے، جب سورۂ براءۃ نازل ہوئی تو مشرکوں کو بیت اللہ میں داخلہ سے منع کردیا گیا۔ اور مسلمانوں نے اس طرح حج کیا کہ اب بیت حرام میں کوئی مشرک شریک نہیں تھا، تو یہ تمام نعمت ہوا جس کا ذکر آیت (اتممت عليكم نعمتى) میں ہے۔۱۲م

۳۹۳۴ـ عن الشعبى رضى الله تعالىٰ عنه قال: تهدمت منار الجاهلية ومناسكهم واضمحل الشرك ولم يطف حول البيت عريان، فانزل الله (اليوم اكملت لكم دينكم)ـ

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کی نشانیاں ختم ہوگئیں اوران کی عبادت گاہیں بھی، شرک ماند پڑ گیا اور بیت اللہ شریف کا طواف ننگے ہوکر حرام قرار پایا تو اللہ تعالیٰ نے (اليوم اكملت لكم دينكم الآية) نازل فرمائی۔

۳۹۳۵ـ عن عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنه قال: آخر آية نزلت على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آية الربوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آخری آیت جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ آیت الربو ہے۔۱۲م

۳۹۳۳ـ جامع البيان للطبرى　سورة المائده　تحت آية (اليوم اكملت لكم دينكم)

۳۹۳۴ـ جامع البيان للطبرى　سورة المائده　تحت آية (اليوم اكملت لكم دينكم)

۳۹۳۵ـ الجامع الصحيح للبخارى　كتاب التفسير، تحت قوله تعالىٰ: واتقوا يوما　۶۵۲/۲

۳۹۳۶۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: ان آخر آیۃ نزلت الربا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آخری آیت سود سے متعلق نازل ہوئی۔۱۲م

۳۹۳۷۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان آخر القرآن عھدا بالعرش آیۃ الدین۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرش پر سب سے آخر آیت دین کا ظہور ہوا۔۱۲م

۳۹۳۸۔ عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: آخر القرآن عھدا بالعرش آیۃ الربا وآیۃ الدین۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کا ظہور آخر میں عرش پر آیت ربوا اور آیت دین کی شکل میں ہوا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں مذکورہ آیات کا تعلق بھی احکام سے ہے اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ان روایات میں خوب تطبیق دی ہے۔ فرماتے ہیں: میرے نزدیک ان روایات میں کوئی منافات نہیں۔ اس لئے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ یہ تمام آیات دفعۃ واحدہ قرآن کریم کی موجودہ ترتیب پر نازل ہوئیں۔ کیونکہ قصہ واحد ہے۔ لہذا ہر ایک راوی نے آخر میں نازل ہونے والی آیات کا بعض بیان فرمایا۔ یہ صحیح ہے۔ اور حضرت براء بن عازب کا قول فرائض کے سلسلہ میں ہے۔

۳۹۳۶۔ السنن الکبری للھیثمی

۳۹۳۷۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ تحت آیۃ (واتقوا یوما)

۳۹۳۸۔ فضائل القرآن لابی عبید باب منازل القرآن بمکۃ المکرمۃ

امام سیوطی نے اس کے بعد فتح الباری سے آیت سورۃ البقرۃ (واتقوا یوما الآیۃ) کی ترجیح نقل فرمائی۔ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال اقدس کی طرف اشارہ ہے جو ختم نزول قرآن کو مستلزم ہے۔

بحمدہ تعالیٰ ہمارے پاس ایک ایسی روایت بھی ہے جو نزول قرآن کے اختتام پر سب سے کم مدت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۹۳۹۔ **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: آخر ما نزل من القرآن قل لہ (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) الآیۃ، عاش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نزول ھذہ الآیۃ تسع لیال ثم مات یوم الاثنین للیلتین خلتا من ربیع الاول۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سارے قرآن کے آخر میں (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) نازل ہوئی، اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نو راتیں دنیا میں تشریف فرما رہے، پھر پیر کے دن آپ کا وصال ہوا جب ۲؍ربیع الاول تشریف تھی۔۱۲م

۳۹۴۰۔ **عن** ابن جریر قال: یقولون: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکث بعدھا تسع لیال وبدأ یوم السبت ومات یوم الاثنین۔ انباء الحی ص ۲۷۵

حضرت ابن جریر سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بعد نو راتیں دنیا میں تشریف فرما رہے ہیں، ہفتہ کے دن مرض وصال کی ابتداء ہوئی اور پیر کے دن وصال ہوا۔۱۲م

۳۹۴۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خیار ولد آدم خمسۃ، نوح وابراھیم وموسی وعیسی ومحمد

۳۹۳۹۔ التفسیر لابن ابی حاتم سورۃ البقرۃ تحت آیۃ رقمھا ۲۸۱ رقم الحدیث ۲۹۴۴

۳۹۴۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ

۳۹۴۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی ۸/۲۵۵ کنز العمال للمتقی ۳۲۲۸۲،۳۱۹۰۵

وخیرهم محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سب سے افضل پانچ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں، حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور ان سب میں افضل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مسئلہ اصول دین سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید الانبیاء والمرسلین ہیں۔

امام سراج الدین بلقینی، پھر امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں اس کو بیان فرمایا۔

امام رازی نے فرمایا: امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیائے کرام میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب پر فضیلت رکھتے ہیں۔ تفسیر کبیر۔

امام نیشاپوری نے رغائب الفرقان میں۔ امام زندوسی نے روضہ میں۔ اسی طرح بحر الرائق، منح الغفار اور ردالمحتار میں اجماع نقل فرمایا۔ اور امام زرقانی نے تمام ملائکہ ومرسلین پر افضل قرار دیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیادت مطلقہ پر بے شمار علماء نے اجماع نقل فرمایا۔ ہاں ملا علی قاری نے منح الروض الازہر میں جو یہ کہا کہ انبیائے کرام میں بعض کی بعض پر تفضیل اجمالا قطعی ہے۔ اور تفصیلا ظنی ہے، اور عقیدہ معتمدہ یہ ہے کہ افضل الخلق ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ حتی کہ بعض نے اجماع کا بھی دعوی کیا ہے۔ یہ ان کی خطائے فاحش ہے جس سے اجتناب واحتراز لازم ہے، نسأل اللہ تعالیٰ السلامۃ۔ انباء الحی ص ۲۸۳

۳۹۳۹۔التفسیر لابن ابی حاتم سورۃ البقرۃ تحت آیۃ رقمها ۲۸۱ رقم الحدیث ۲۹٤٤

۳۹٤۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ

۳۹٤۱۔مجمع الزوائد للهیثمی ۲۰٥/۸ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۰٥۔۳۲۲۸۲

فضائل درود پاک

۳۹۴۲۔ **عن** امیرالمومنین ابی بکرالصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اکثروا الصلوة علیّ ، فان اللہ تعالیٰ وکل لی ملکا عند قبری فاذا صلی رجل من امتی ،قال لی ذلك الملك ، یامحمد! ان فلان بن فلان صلی علیك الساعة۔

امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میرے روضۂ انور کے پاس متعین کردیا ہے، جب بھی میرا کوئی امتی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود پاک پڑھا ہے۔۱۲م

۳۹۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لقن السمع ثلاثة ، فالجنة تسمع والنار تسمع وملك عند رأسی یسمع ، فاذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللھم انی أسالك الجنة ، قالت الجنة: اللھم اسکنه ایای ، واذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللھم اجرنی من النار، قالت : اللھم اجره منی ، واذا سلم علی رجل من امتی قال الملك الذی عند رأسی یامحمد ! ھذا فلان یسلم علیك فرد علیه السلام ، ومن صلی علی صلاة صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وملائکته عشرا ، ومن صلی علی عشرا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وملائکته مائة ، ومن صلی علی مائة صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وملائکته الف صلوة ولم یمس جسده النار۔

۳۹۴۲۔ کنزالعمال،۲۱۸۱

۳۹۴۳۔ القول البدیع للسخاوی ، الباب الرابع فی تبلیغه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کو سماعت کی قوت عطا ہوئی ہے، جنت سنتی ہے، دوزخ سنتی ہے، اور میرے روضۂ انور کے پاس موجود فرشتہ سنتا ہے۔ تو میری امت میں سے جو شخص بھی جب یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں، تو جنت کہتی ہے، اے اللہ! اس کو میرے اندر جگہ عطا فرما۔ اور جب کوئی شخص کہتا ہے: اے اللہ! مجھے دوزخ سے بچا، تو دوزخ کہتی ہے: اے اللہ اس کو مجھ سے محفوظ رکھ۔ اور جب مجھ پر میرا کوئی بھی امتی درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: یا رسول اللہ! یہ فلاں شخص ہے جو آپ پر درود پڑھ رہا ہے، آپ اس کا جواب عطا فرمائیں، اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس بار درود بھیجتے ہیں، اور جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اس پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور جو سو مرتبہ پڑھتا ہے اس پر ایک ہزار مرتبہ اور اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ۱۲م

۳۹۴۴۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (وفی لفظ اعطاہ سمع العباد کلھم) فھو قائم علی قبری۔ (زاد الاصبھانی حتی تقوم الساعۃ) فلیس احد من امتی یصلی علی صلوۃ (ولفظ البزار فلایصلی علیّ احد الی یوم القیامۃ) الا قال یامحمد صلی علیک فلان بن فلان فیصلی الرب تبارک وتعالیٰ علی ذلک الرجل بکل واحدۃ عشرا۔

۳۹۴۴۔ میزان الاعتدال للذھبی رقم الترجمہ ۸۲۹ ۱/

القول البدیع للسخاوی ثواب الصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کشف الاستار للھیثمی باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳۱۶۲

کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی رقم الترجمہ ۱۲۴۶

الترغیب والترھیب للمنذری اکثار الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۷/۲

السراج المنیر لنور الدین الشھیر بالعزیزی حرف ان

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ میرے روضۂ انور کے پاس کھڑا ہے، اور قیامت تک یونہی قائم رہے گا، تو میری امت سے جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اور قیامت تک پڑھے گا اسکے بارے میں وہ فرشتہ کہتا ہے، یارسول اللہ! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود پڑھا، تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک بار کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔۱۲ ام

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سراج منیر میں اس حدیث کو حسن بتایا۔ میں کہتا ہوں: اس کا مدار نعیم بن ضمضم راوی پر ہے۔ اما ذہبی فرماتے ہیں: کہ بعض محدثین نے ان کی تضعیف کی ہے۔ ی عنی مفہوم مخالف یہ ہوا کہ اکثر ان کی توثیق کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: میں ان کی توثیق وتجریح میں امام ذہبی کے قول کے سوا کسی کو نہیں جانتا۔

امام منذری پھر امام سخاوی فرماتے ہیں: کہ یہ حدیث مختلف فیہ ہے۔ میں کہتا ہوں: امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں فرمایا: حدیث مختلف فیہ درجہ حسن سے نیچے نہیں، تو پھر اس حدیث کو کس طرح ضعیف قرار دیا جائے گا جب کہ نہ اس میں جرح مفسر منقول اور نہ جارح کا نام معلوم۔

یہ حدیث عمران بن حمیری سے مروی ہے، اور عمران کے بارے میں امام منذری و امام ذہبی نے صرف اتنا کہا کہ یہ معروف نہیں۔ حالانکہ امام سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ معروف ہیں اور امام بخاری نے ان کو لین قرار دیا اور کہا کہ البتہ ان کا کوئی متابع نہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقات تابعین میں شمار فرمایا۔

لہذا سند میں کوئی حرج نہیں۔ اور حدیث حسن ہے جیسا کہ شیخ محمد حجازی شعرانی نے فرمایا۔ انباء الحی ص ۲۸۹

۳۹۴۵۔ **عن** کنانة العدوی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : یا رسول الله ! کم ملك مع العبد ؟ قال: ملك عن یمینك علی حسناتك وهو أمین علی الذی علی الشمال یقول الله تعالیٰ (مایلفظ من قول الالدیة رقیب عتید) وملکان من بین یدیك ومن خلفك یقول الله تعالیٰ : (له معقبات من بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من أمرالله) وملك قابض علی ناصینك فاذا تواضعت لله رفعك واذا تجبرت علی الله قصمك ، وملکان علی شفتیك لیس یحفظان علیك الا الصلاة علی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وملك قائم علی فیك لایدع الحیة تدخل فی فیك، وملکان علی عینیك ، فهؤلاء عشرة املاك علی کل آدمی ینزلون ملائکة اللیل علی ملائکة النهار لان ملائکة اللیل سوی ملائکة النهار ، فهؤلاء عشرون ملکا علی کل آدمی ۔ انباءالحی ص ۲۹۰

حضرت کنانہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ !ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہیں ؟ فرمایا: ایک داہنی جانب نیکیاں لکھنے پر مامور ہے اور بائیں جانب کا فرشتہ باتوں کا محافظ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کوئی بات بھی بندہ جب اپنے منہ سے نکالتا ہے تو اس کے پاس ایک محافظ آمادہ رہتا ہے۔ اور دو فرشتے تمہارے سامنے اور پیچھے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہر ایک کے لئے آگے پیچھے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے حفاظت کرتے ہیں، اور ایک فرشتہ تمہارے سر کا اگلا حصہ تھامے ہے۔ جب تو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتا ہے تو وہ تجھے بلندی دیتا ہے، اور جب تو اکڑتا ہے تو تیرا غرور توڑ دیتا ہے، اور دو فرشتے تیرے ہونٹوں پر ہیں جو صرف اس کام پر ہیں کہ تیرے منہ سے درود پاک نکلے اور وہ اس کو پیش کریں۔ اور ایک تیرے منہ کی حفاظت میں ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہ جانے دے، اور دو فرشتے دونوں آنکھوں پر۔ تو یہ دس فرشتے ہوئے، پھر رات کے فرشتے دن کے فرشتوں پر آتے ہیں کہ ان کی علیحدہ ڈیوٹی ہے، تو ہر آدمی کی حفاظت پر یہ بیس

۳۹۴۵۔ جامع البیان للطبری سورۃ الرعد، تحت آیة ولہ معقبات من بین یدیه

فرشتے ہوئے۔

۳۹۴۶۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان مع کل مؤمن خمسۃ من الملائکۃ واحد عن یمینہ یکتب الحسنات وآخر عن یسار یکتب السیئات وآخر امامہ یلقنہ الخیرات وآخر ورائہ یدفع عنہ المکارہ، وآخر عند ناصیتہ یکتب مایصلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویبلغہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(انباء الحی ص ۲۹۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مومن کے ساتھ پانچ فرشتے ہیں، ایک داہنے جو نیکیاں لکھتا ہے، اور دوسرا بائیں جو گناہ لکھتا ہے، اور تیسرا آگے جو نیکیوں کی تلقین کرتا ہے، اور چوتھا پیچھے جو ناپسندیدہ چیزوں کو دفع کرتا ہے، اور پانچواں سر کے اگلے حصہ پر جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود پڑھی جائے تو اس کو پیش کرتا ہے۔

۳۹۴۷۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان للہ ملائکۃ سیاحین یبلغونی عن امتی السلام۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے دورہ کرتے ہیں اور میری امت کا

۳۹۴۶۔ الکفایۃ للخوارزمی باب صفۃ الصلوۃ

۳۹۴۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۴٤۱ ☆ المستدرک للحاکم ۲/۴۲۱

المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۷۱ ☆ السنن للدارمی ۲/۳۱۷

مجمع الزوائد للہیثمی ۹/۲٤ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری ۲/۴۹۸

التفسیر للبغوی ۵/۲۷۵ ☆ شرح السنۃ للبغوی ۳/۱۹۷

اتحاف السادۃ للزبیدی ٤/۴۱۹ ☆ المصنف لابن ابی شیبہ ۲/۵۱۷

صلوۃ وسلام مجھے پہونچاتے ہیں۔۱۲م

۳۹۴۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثروا الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشہود تشہدہ الملائکۃ وان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاتہ حین یفرغ منہا، قال: قلت: وبعد الموت؟ قال وبعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء، فنبی اللہ حی یرزق۔ انباء الحی ص ۲۹۱

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر خوب کثرت سے درود پڑھو جمعہ کے دن کہ اس دن ملائکہ کی حاضری ہوتی ہے اور جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ پیش کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے زمین پر کہ انبیائے کرام کے اجسام کو کھائے، تو اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض نسخوں میں (حین یفرغ منہا) کی جگہ (حتی یفرغ منہا) ہے، امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں: (حین) ظرف زمان ہے، اگر واقعۃً یہی لفظ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والا جیسے ہی فارغ ہوتا ہے فوراً پیش کیا جاتا ہے، اور اگر (حتی) اس مقام پر ثابت ہے تو پھر جس وقت وہ پڑھتا ہے اسی وقت پیش ہوتا رہتا ہے۔

۳۹۴۹۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لیس من یوم الا وتعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعمال امتہ غدوۃ وعشیا فیعرفہم بسیماہم وأعمالہم۔

۳۹۴۸۔ السنن لابن ماجہ ابواب الجنائز باب ذکر وفاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۴۹۔ کتاب الزہد لابن المبارک

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آپ کی امت کے اعمال پیش نہ کئے جاتے ہوں، صبح وشام پیش ہوتے ہیں، حضور ان کو ان کی علامتوں اور نشانیوں سے بخوبی پہچانتے ہیں ۔۱۲م

۳۹۵۰۔ **عن** ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اکثروا علی من الصلوۃ فی کل جمعة، فان صلوۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة، فمن کان اکثرھم علی صلوۃ کان أقربھم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود کثرت سے بھیجو کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن امت کا درود پیش ہوتا ہے، تو جس کا درود زیادہ ہوتا ہے وہی میری بارگاہ میں زیادہ قریب ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۱۔ **عن** خالد بن معدان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرسلا الی قولہ تعرض علی فی کل یوم جمعة۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کو امت کا درود پیش ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۲۔ **عن** ابی طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتانی جبرئیل آنفا فقال: بشر امتك انه من صلی علیك صلاة کتب له بها عشر حسنات و کفر عنه بها عشر سیئات، ورفع له بها عشر درجات، ورد اللہ تعالیٰ علیه مثل قوله وعرضت علیك یوم القیامة۔ انباء الحی ص ۲۹۲

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۵۰۔ السنن الکبری للبیهقی ، کتاب الجمعة ، باب مایؤمر به فی لیلة الجمعة

۳۹۵۱۔ القول البدیع للسخاوی ، الباب الرابع فی تبلیغه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

۳۹۵۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی

نے ارشاد فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم آئے اور عرض کیا: آپ اپنی امت کو بشارت سنائیے کہ جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح لوٹاتا ہے اور آپ پر قیامت کے دن سب مجموعی شکل میں پیش ہوگا۔

۳۹۵۳۔ عن ابن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اکثروا علی من الصلوة فی اللیلة الغراء والیوم الازهر، فانهما یؤدیان عنکم، وان الارض لا تأکل اجساد الانبیاء، وکل ابن آدم یأکله التراب الا عجب الذنب۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر روشن رات اور مہکتے دن میں خوب درود پڑھو، کہ ان دونوں وقتوں میں تمہاری طرف سے مجھے پہونچایا جاتا ہے، اور بیشک زمین انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو نہیں کھاتی، اور ہر انسان کے جسم کو کھالیتی ہے مگر اس کی ریڑھ کی ہڈی کی اصل باقی رہتی ہے۔١٢م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب یہ ثابت ہو چکا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بار بار درود وسلام پیش کیا جاتا ہے اور احادیث اس سلسلہ میں متعدد و متکرر ہیں۔

لیکن یہ پیش کیا جانا اس لئے نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا پہلے سے بغیر پیش کئے علم نہیں ہوتا۔ کیونکہ شاہان وقت کا یہ ادب ہے کہ ان پر سب ایسے واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کا ان کو علم ہوتا ہے۔ اور ان سب سے بڑھکر رب تبارک وتعالیٰ کی شان اقدس ہے اور اس کی بارگاہ میں صبح وشام بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، پھر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک دو مرتبہ، پیر اور جمعرات کے دن۔

۳۹۵۳۔ القول البدیع للسخاوی　　الباب الرابع

۳۹۵۴۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تعرض اعمال الناس لی کل جمعة مرتين، يوم الاثنين ويوم الخميس، فيغفر لكل عبد مؤمن الا عبدا بينه وبين اخيه شحناء فيقال: اتركوا او اركوا هذين حتى يفيئا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں کے اعمال مجھ پر ہر جمعہ کے درمیان دومرتبہ پیش ہوتے ہیں، ایک مرتبہ پیرکو اور دوسری بار جمعرات کو۔ تو ہر بندۂ مومن کی مغفرت ہوجاتی ہے۔ البتہ جن دوشخصوں میں رنجش ہو ان کے بارے میں کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑے رکھو جب تک یہ صلح نہ کرلیں ۔۱۲ م

پھر ایک سال کے اعمال شب برات میں۔ پھر تمام عمر کے اعمال جس دن تم اپنے رب کے حضور حاضر ہوگے، حالانکہ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

تو بارگاہ خداوند قدوس کے بارے میں یہ قاعدہ مقررہ ثابتہ ہے کہ وہ بخوبی جانتا ہے لیکن پھر بھی اعمال پیش ہوتے ہیں۔ یہاں کسی تاویل کے بغیر احادیث اپنے ظاہر پر ہیں۔ لہذا پیش ہونا عدم علم کی دلیل نہیں۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود وسلام پیش ہونا کیوں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو علم نہیں ہوتا اس لئے پیش کیا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی عمل کا پیش ہونا پہلے سے علم نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ بلکہ علم کے باوجود پیش کیا جانا شب وروز واقع ہے۔ لہذا استدل کی یہ دلیل باطل کہ عرض اعمال عدم علم کی دلیل ہے۔

تمام احادیث کو جمع کرنے کے بعد میرے نزدیک یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ پر درود وسلام دس مرتبہ پیش ہوتا ہے اور باقی اعمال پانچ بار۔ اور جب اتنی مرتبہ عرض اعمال علم کے باوجود پیش ہوتے ہیں تو ان سے زیادہ مرتبہ بھی علم ہوتے ہوئے پیش ہونے میں کوئی استحالہ

۳۹۵۴۔ الصحیح لمسلم کتاب البر والصلوۃ ۲/۳۶۱

نہیں۔خواہ دس مرتبہ ہو یا سو مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ۔

امام سبکی نے ابن ماجہ کی گذشتہ روایت میں (وبعد الموت) کا اضافہ کیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور پر حیات مبارکہ اور بعد وصال دونوں حالتوں میں درود وسلام پیش ہوتا ہے۔

اقول: یہاں ایک چیز اور ہے کہ (ان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاته حین یفرغ منها) حدیث میں نکرہ چیز نفی میں وارد سو جو قریب وبعید دونوں کو شامل ہے۔نیز یہاں دیگر عموم اور بھی ہیں۔اور احادیث بکثرت ہیں۔مثلا۔

۳۹۵۵۔ عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اکثروا علی من الصلاة فی یوم الجمعة، فانه لیس احد یصلی علی یوم الجمعة الا عرضت علی صلاته۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن خوب درود پڑھو، کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے گا اس کا درود پیش ہوگا۔

۳۹۵۷۔ عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اکثروا الصلوة علی فی اللیلة الغراء والیوم الازهر فان صلاتکم تعرض علی۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر چمکتی رات اور مہکتے دن خوب درود پڑھا کرو، کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۵۔ المستدرک للحاکم کتاب التفسیر، فضائل الصلوة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

۳۹۵۷۔ المعجم الاوسط للطبرانی　حدیث ۲۴۳

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عموم افراد عموم احوال پر دال ہے جیسا کہ متعدد مقامات میں مذکور ہے۔ بلکہ قریب وحاضر مخاطب ضمیر (کم) میں داخل ہیں دخول اولی کے طور پر۔

توان جیسی احادیث میں یہ ہے کہ جو آپ پر درود پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ حضور کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے، اس میں کوئی تعجب نہیں۔ کہ شاہوں کے دربار کا یہی طریقہ ہے، تو اس بادشاہ کریم کا حق تو اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہئے جو سلطنت الہیہ کا دولہا ہے۔ اور جب آپ کی حیات طیبہ میں ایسا ہے تو حدیث عمار بن یاسر کی حدیث کے بموجب بعد وصال بھی۔ اور حدیث ابی درداء تو اس پر خوب دلالت کرتی ہے۔

ان عمومات سے شعب الایمان کی حدیث کی بخوبی تائید ہوتی ہے جو اس طرح ہے۔

۳۹۵۸۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :مامن عبدیسلم علی عند قبری الا وکل الله به ملکا يبلغنی وکفی امر اخرته ودنياه ، وکنت له شهيدا أو شفيعا يوم القيامة ۔ ورواه ابن سمعون فی اماليه بلفظ من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی نائيا وکل بها ملك يبلغنی وکفی امر دنياه وآخرته وکنت له يوم القيامة شهيدا أو شفيعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان بندہ کا میرے روضہ انور کے پاس درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین فرشتہ میرے حضور پہونچاتا ہے اور یہ اس کی دنیا وآخرت کے لئے کافی ہے۔ میں قیامت کے دن اس پر گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔۱۲م

اس روایت کی سند اگرچہ ضعیف ہے جیسا کہ قول بدیع میں کہا، لیکن احادیث صحاح وحسان کے عموم سے اس کو قوت حاصل ہو رہی ہے۔ لہذا صاحب جوہر منظم نے فرمایا: کہ حضور

۳۹۵۸۔ شعب الایمان للبیهقی الباب الثالث والعشرون ٤١٥٦

القول البديع للسخاوی الباب الرابع فی تبليغه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبرانور کے پاس والوں کا درود بلاواسطہ سماعت فرماتے ہیں، اور اسی صورت میں آپ کی عظمت شان اور مزید خصوصیت کے مدنظر آپ پر فرشتہ پیش بھی کرتا ہے۔

ان تمام تر تفصیلات کے پیش نظر اس شبہ کا استیصال ہوگیا اور ثابت ہوگیا آپ کی خدمت میں درود وسلام کا پیش کیا جانا آپ کے عدم علم کی دلیل نہیں۔ انباء الحی ص ۲۹۶

حضور اور آپ کی امت کے فضائل

۳۹۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل يقول : لايزال عبدی يتقرب الی بالنوافل حتی احبه ، فاذا احببته كنت سمعه الذی يسمع به وبصره الذی يبصر به ويده التی يبطش بها ورجله التی يمشی بها ۔ وفؤاده الذی يعقل به ولسانه الذی يتكلم به ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: میرا بندہ مجھ سے نوافل کے ذریعہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں، اور میرے یہاں پسندیدہ ہوجاتا ہے تو میں اس کی قوت سماعت ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی قوت باصرہ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، دست قدرت ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ قدم ناز ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اس کے دل کی گہرائیوں میں میری قدرت کارفرما ہوتی ہے جس سے وہ ادراک کرتا ہے، حتی کہ میں اس کی قوت گویائی ہوجاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک روایت میں "بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی" وارد ہوا۔

۳۹۵۹۔ کتاب الزهد الكبير للبيهقی، فصل فی الاجتهاد فی الطاعة وملازمة العبودية، ۶۹۳

جیسا کہ فتح الباری میں ہے۔ تو سننا اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت سے واقع ہوا۔ لہذا اب کوئی چیز نہ حدرہی اور نہ حجاب۔ بلکہ سب عیاں ہے۔ عام مومنین کے بارے میں وارد ہوا۔

۳۹۶۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندمومن کی فراست ایمانی سے ہوشیار رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے ۱۲م۔

۳۹۶۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ وینطق بتوفیق اللہ تعالیٰ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ کی فراست ایمان سے محفوظ رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، اور اللہ کی توفیق سے گفتگو کرتا ہے۔ ۱۲م

امام رازی نے سورۂ کہف میں فرمایا: اس میں شک نہیں کہ افعال کا مدار روح ہے نہ کہ بدن۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی معرفت روح کو حاصل ہوتی ہے نہ کہ بدن کو۔ اسی لئے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو عالم غیب کے احوال سے زیادہ واقف ہے وہی زیادہ قوی قلب کا حامل ہے۔ اسی لئے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں نے باب خیبر کو جسمانی قوت سے نہیں اکھاڑا تھا بلکہ قوت ربانی سے۔

اسی طرح جب بندہ طاعت پر مداومت کرتا ہے تو اس مقام پر پہونچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس کا کان اور آنکھ ہوں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا نور اس کا کان ہوتا ہے تو وہ قریب وبعید سب کو سنتا دیکھتا ہے، اور جب وہ نور آنکھ ہوتا ہے تو دور ونزدیک

۳۹۶۰۔ الجامع للترمذی　ابواب التفسیر، سورۃ النحل

۳۹۶۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی　۷۴۹۷

سب کو دیکھتا ہے۔ اور جب ہاتھ ہوتا ہے تو سہل ودشوار، قرب وبعد سب یکساں قدرت حاصل ہوتی ہے۔

نسیم الریاض میں ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام جسم وظاہر کے اعتبار سے بشری قوت کے حامل ہوتے ہیں۔ اور روح وباطن کے لحاظ سے ملکی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے تو مشرق ومغرب کو یکساں دیکھتے ہیں اور آسمان کی چر چراہٹ اور حضرت جبرئیل کی خوشبو تک محسوس فرماتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

۳۹۶۲۔ **عن** ابی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی ارنی مالاترون، واسمع مالاتسمعون، اطت السماء وحق لها ان تئط، لیس فیها موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبهته ساجداللہ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچرایا اور اس کو چرچرانا ہی تھا، اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتہ اپنی پیشانی رکھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ بیان کرتا ہو۔ ۱۲م

۳۹۶۳۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اصحابه اذ قال لهم تسمعون مااسمع؟ قالوا: مانسمع من شیء، قال: انی لأسمع اطیط السماء وما تلام ان تئط مافیها موضع شبرا الا علیه ملك ساجد أو قائم۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرماتھے کہ اچانک فرمایا: سنتے ہو تم جو میں سنتا ہوں

۳۹۶۲۔ الجامع للترمذی ابواب الزهد باب ماجاء فی قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لو تعلموا ۲/

۳۹۶۳۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم رقم الترجمه ۱۷۹ صفوان بن محرز

عرض کیا: ہم کچھ نہیں سنتے، فرمایا: میں آسمان کی چر چراہٹ سنتا ہوں، اور وہ اس کو قبول کیوں نہ کرے جب کہ ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں مگر کوئی فرشتہ ضرور سجدہ یا قیام میں ہے۔ ۱۲م

۳۹٦٤ـ **عن** ام المؤمنين ميمونة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بات عندى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ليلة فقام ليتوضأ للصلوة ، فسمعته يقول فى متوضئه لبيك ، لبيك ، لبيك ثلاثا ـ نصرت ، نصرت ، نصرت ـ ثلاثا ـ فلماخرج ، قلت : يارسول الله ! سمعتك تقول فى متوضئك ، لبيك ، لبيك ، لبيك ثلاثا ، نصرت ، نصرت ، نصرت ثلاثا ، كانك تكلم انسانا فهل كان معك احد ؟ فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: هذا راجزبنى كعب يستصرخنى ويزعم ان قريشا اعانت عليهم بنى بكر ـ قالت فأقمنا ثلاثا ثم صلى بالناس صبح اليوم الثالث سمعت الراجز ينشده يارب ، انى ناشد محمدا ـ

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس گذاری، تو رات کو نماز کے لئے وضو فرمایا، میں نے خود بوقت وضو سنا کہ حضور فرمارہے ہیں، میں موجود ہوں، موجود ہوں، موجود ہوں، تین مرتبہ فرمایا: اور تین مرتبہ یوں فرمایا کہ تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی۔ جب حضور تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو وضو کے مقام پر اس طرح تین مرتبہ فرماتے ہوئے سنا، گویا آپ کسی سے کلام فرمارہے ہیں، کیا آپ کے پاس کوئی تھا؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بنوکعب کے لوگ میرے پاس گڑگڑا کر مدد کے طالب تھے اور وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ان کے مقابلہ میں بنوبکر کی مدد اہل قریش کرر ہے ہیں، فرماتی ہیں: تین دن ہی گذرے تھے اور حضور نے فجر کی نماز لوگوں کو پڑھائی ہی تھی کہ ایک رجز پڑھنے والا یوں کہہ رہا تھا، اے رب میں حضور کو تلاش کرتا ہوں۔ ۱۲م

۳۹٦٤ـ المعجم الصغير للطبرانى ، باب الميم ، ترجمه من اسمه محمد

۳۹۶۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما تجلی اللہ تعالیٰ لموسی علیہ الصلوۃ والسلام کان یبصر النملۃ علی الصفا فی للیلۃ الظلماء مسیرۃ عشرۃ فراسخ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر تجلی فرمائی تو حضرت موسیٰ تین فرسخ کے فاصلہ سے اندھیری رات میں کوہ صفا پر چلنے والی چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو یہ رویت بصری ہے، نسیم الریاض میں ہے کہ نور الہی کا ان سے اتصال ہوا اور روح حیوانی میں اس کا اثر ہوا۔ چنانچہ اس نور میں اضافہ ہوا جو بدن میں پھیلا ہوا ہے اور اس سے ادراک حاصل ہوتا ہے۔

لہذا جب کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی وسعت نظر کا یہ عالم ہے تو پھر حبیب اللہ علیہ التحیۃ والثناء کی بصارت مبارکہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ ان کے روح مع جسم کا حال ہے۔ رہی ان کی ارواح طیبہ کی رویت تو اس کو فرسخ ومراحل سے مقید نہیں کیا جاسکتا۔ عرش وفرش، عالم بالا سے تحت الثری تک ہر جگہ اس کے لئے یکساں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض۔

۳۹۶۶۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : فی الآیۃ جلی لہ الامر سرہ وعلانیتہ فلم یخف علیہ شیء من اعمال الخلائق۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت میں ہے کہ آپ پر تمام امور واضح ہوگئے خواہ وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر، تو آپ پر مخلوق کے اعمال سے کچھ پوشیدہ نہیں

۳۹۶۵۔ الشفا للقاضی عیاض القسم الاول فصل واما وفور عقلہ

۳۹۶۶۔ جامع البیان للطبری سورۃ الانعام تحت آیۃ وکذلک نری ابراھیم الآیۃ

۱۲ام

۳۹۶۷۔ عن مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال: فرجت له السماوات السبع فنظر الی مافيهن حتى انتهى بصره الى العرش وفرجت له الارضون السبع فنظر الى مافيهن۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے ساتوں آسمان کھول دیئے گئے تو آپ ان میں دیکھ رہے ہیں حتی کہ آپ کی نگاہ کے سامنے عرش ہے، اور ساتوں زمین کے طبقات بھی کھول دیئے گئے تو آپ ان کو بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ ۱۲ام

۳۹۶۸۔ عن السدی الكبير رضی الله تعالیٰ عنه قال: فرجت له السموات السبع حتى نظر الى العرش والى نزله من الجنة، ثم فرجت له الارضون السبع حتى نظر الى الصخرة التي عليها الارضون۔

حضرت سدی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے ساتوں آسمان کشادہ کردیئے گئے حتی کہ آپ نے عرش کو بھی ملاحظہ فرمایا، اور جنت میں اپنا مقام رفیع بھی دیکھا، پھر ساتوں زمینیں کشادہ کی گئیں حتی کہ آپ نے اس چٹان کو بھی ملاحظہ فرمایا جس پر زمین قائم ہے۔ ۱۲ام

جب یہ خلیل جلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ثابت تو حبیب جمیل علیہ التحیۃ والثناء کے لئے بدرجہ اولیٰ ثابت۔ انباء الحی ص ۳۱۰

۳۹۶۹۔ عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: اول من يكسى يوم القيامة ابراهيم۔

۳۹۶۷۔ التفسير لابن ابی حاتم سورة الانعام تحت آية وكذلك نرى ابراهيم الآية ۷۵۰۱

۳۹۶۸۔ التفسير لابن ابی حاتم سورة الانعام تحت آية وكذلك نرى ابراهيم الآية ۷۵۰۲

۳۹۶۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب الانبياء، باب قول الله تعالیٰ عزوجل واتخذ الله ابراهيم خليلا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں۔۱۲م

۳۹۷۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یجاء بکم حفاۃ، عراۃ، غرلا، فیکون اول من یکسی ابراھیم، یقول اللہ عزوجل: اکسوا خلیلی فیؤتی بریطتین بیضاوین من رباط الجنۃ، ثم أکسی علی اثرہ ثم اقوم عن یمین اللہ مقاما یغبطنی الاولون والآخرون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم برہنہ پا، برہنہ تن آؤ گے بغیر ختنہ کئے، تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ، لہذا جنت سے دو سفید لباس لائے جائیں گے، پھر فوراً مجھے بھی پہنایا جائے گا اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور داہنے ایسے مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں اولین وآخرین سب کو رشک ہوگا۔۱۲م

۳۹۷۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتخیرونی علی موسی، فان الناس یصعقون یوم القیامۃ فاصعق معھم، فأکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش، فلاادری کان فیمن صعق فافاق قبلی أو کان فیمن استثنی اللہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ پر فوقیت نہ دو، کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب سب لوگوں پر غشی

۳۹۷۰۔ السنن للدارمی باب فی شان الساعۃ رقم الکتاب ۲۸۰۳

۳۹۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب التوحید باب فی المشیئۃ والارادۃ

الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب من فضائل موسی علیہ الصلوۃ والسلام ۲/۲۶۷

طاری ہوگی اور میں ان کے ساتھ ہوں گا، سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک پایہ پکڑے ہیں، اب میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ان میں ہوں کے جو بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہوگیا، یا یہ شروع ہی سے مستثنیٰ رہے۔ ۱۲ م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطالع المسرات میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ بارگاہ رب العزت میں واسطہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تقسیم فرمانے والے۔ تو جس کو جو ملا یا ملے گا خواہ وجود ہو یا دنیوی واخروی رزق، ظاہر و باطن کے کمال ہوں یا علوم ومعارف، یہ سب آپ ہی کے ذریعہ تقسیم ہوتے ہیں۔ آپ ہی کے دربار سے جنت عطا ہوتی ہے کہ تمام خزانوں کی کنجیاں آپ کو عطا کی گئیں۔ اب ہر ایک کو خزائن الہیہ سے حصہ آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتا ہے۔

یہاں بعض حضرات کی جانب سے یہ سوال ہے کہ جب ایسا ہے تو خلق خدا میں انبیائے کرام کو جو فضائل عطا ہوئے وہ سب پہلے حضور کو حاصل ہونا ضروری ہیں۔ کہ آپ کے بغیر کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ تو جو فضائل آپ کو نہ ملے وہ کسی دوسرے نبی کو بھی عطا نہ ہوئے ہونگے۔ حالانکہ بظاہر ایسا معلوم نہیں ہوتا۔

مثلاً حضرت موسیٰ کے معجزات عصا اژدھا بن جاتا تھا۔ اور ید بیضا۔

حضرت عیسیٰ کے معجزات، مردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو درست فرمادینا۔ پرند کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارنا پھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کا پرند بن کر اڑ جانا۔

حضرت آدم کے لئے فرشتوں کا سجدہ کرنا۔

حضرت سلیمان کے لئے ہوا کا مسخر ہونا، پرند، چرند اور جن وشیطان کا تابعدار ہونا۔

وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام معجزات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ظاہر نہیں ہیں۔ مزید گذشتہ احادیث میں جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے فضائل ہیں وہ بھی آخرت میں

بغیر حضور ان کو حاصل ہونگے۔

شراح احادیث نے اس کا جواب دیا کہ یہ تمام فضائل جزئی ہیں۔

اقول وباللہ التوفیق: ہاں ہمارے یہاں اس کا یہ جواب بھی ہے، بلکہ اس سے اعظم واجل جواب یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں اور کمال میں آپ کو افضلیت حاصل ہے۔لہذا آپ کو تمام وجوہ سے جمیع اولین وآخرین پر فضیلت مطلقہ حاصل ہے۔

حضرت موسیٰ اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو جو معجزات ملے ان کی نوعیت اس طرح ہے۔کہ

فضیلت درحقیقت صفت میں ہوتی ہے، رہا فعل تو وہ کسی مصلحت کے تابع ہوتا ہے۔ مثلا دو کاتب ہیں جن کو فن کتابت میں فوقیت حاصل ہوئی اور اس فن میں خوبی کے حامل قرار پائے۔ پھر ایک کاتب نے کسی مصلحت کے پیش نظر کتابت بالفعل کی، اور دوسرے نے کسی مصلحت سے اس کو ترک کیا۔تو اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جس نے فن کتابت کا مظاہرہ کیا وہ نہ لکھنے والے پر فضیلت رکھتا ہے، بلکہ عین ممکن کہ جس نے نہ لکھا وہ کاتب بالفعل سے کتابت میں اجود وافضل ہو۔کیا تم اس حدیث میں غور نہیں کرتے جو دلائل النبوۃ وغیرہ میں مروی ہے۔

۲۹۷۲۔ عن الزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما نزلت :(وانذر عشیرتك الاقربین) صاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ابی قبیس یا آل عبد مناف ! انی نذیر فجاء تہ قریش فحذرھم وانذرھم فقالوا اتزعم انك نبی یوحی الیك وان سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام سخرت لہ الریح والجبال، وان موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سخر لہ البحر، وان عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کان یحی الموتی فادع اللہ تعالیٰ ان یسیر عنا ھذہ الجبال ویفجر لنا الارض انھارا فنتخذھا محارث نزرع ونا کل والا فادع اللہ تعالیٰ ان یحی لنا موتانا فنکلمھم

۲۹۷۲۔ المسند لابی یعلی مرویات زبیر بن العوام رقم ۶۷۵

ویکلمونا والا فادع اللہ تعالیٰ ان یجعل ھذہ الصخرۃ التی تحتک ذھبا فننحت منھا وتغنینا عن رحلۃ الشتاء والصیف ، فانک تزعم انک کھیاتھم ، فبینا نحن حولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ نزل علیہ الوحی ، فلما سری عنہ الوحی قال والذی نفسی بیدہ لقد اعطانی اللہ تعالیٰ ما سألتم ولو شئت لکان ، ولکنہ خیرنی بین ان تدخلوا باب الرحمۃ فیؤمن مؤمنکم وبین ان یکلکم الی ما اخترتم لانفسکم فتضلوا عن باب الرحمۃ ولا یؤمن مؤمنکم فاخترت باب الرحمۃ ، ویؤمن مؤمنکم واخبرنی ان اعطاکم ذلک ثم کفرتم انہ یعذبکم عذابا لا یعذب احدا من العلمین ، فنزلت وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بھا الاولون حتی قرأ ثلاث آیات ونزلت ﴿ولو ان قرء انا سیرت بہ الجبال ۔الآیۃ﴾۔

(انباء الحی ص ۳۲۳۔۳۲۴)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت (وانذر عشیرتک الاقربین) نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبل ابوقبیس پر تشریف فرما ہوکر ندا فرمائی: اے آل عبد مناف! بیشک میں ڈرانے والا ہوں، ندا سن کر قریش جمع ہوئے تو آپ نے سب کو عذاب آخرت سے ڈرایا، بولے: آپ اپنے نبی ہونے کا دعوی کرتے ہیں، تو حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے پہاڑ اور ہوائیں تابع فرمان تھیں، حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے سمندر مسخر ہوا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام مردے زندہ کرتے تھے۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یہ پہاڑ یہاں سے چل کر جائیں، اور زمین سے چشمے پھوٹ نکلیں، تو ہم ان کے ذریعہ کھیتیاں کریں اور خوب سب چیزیں کھائیں۔ اور یہ نہ ہو تو ہمارے مردوں کو زندہ کریں تو ہم ان سے گفتگو کریں، ورنہ آپ دعا کریں کہ یہ پہاڑوں کی چٹانیں سونا ہو جائیں تاکہ ہم ان کو کھودیں اور جاڑوں اور گرمی میں مشقت کے سفر کرکے تجارت کے لئے نہ جائیں، آپ تو ان انبیائے کرام کے مثل ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جمع ہی تھے کہ اچانک وحی نازل ہوئی۔ جب وحی کے آثار جاتے رہے تو ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں

میری جان ہے: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا جو تم مانگتے ہو، اور اگر میں چاہتا تو ویسا ہی ہوتا۔ لیکن مجھے دو چیزوں کے درمیان اختیار ملا۔ ایک یہ کہ تم باب رحمت میں داخل ہو جاؤ اور تم میں کے لوگ ایمان لائیں۔ دوسرے یہ کہ جس کو تم اختیار کرتے ہو وہ تمہیں دیا جائے تو تم باب رحمت سے بھٹک جاؤ اور تم میں سے کوئی ایمان نہ لائے۔ لہذا میں نے باب رحمت کو اختیار کیا اور تمہارے ایمان لانے کو پسند فرمایا۔

نیز مجھے یہ بتایا گیا کہ میں تم کو تمہاری پسندیدہ چیز دیدوں تو تم بعد میں کفران نعمت کر کے گمراہ ہو جاؤ گے اور پھر اللہ تعالیٰ تم کو سب سے سخت عذاب دے گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: (وما من عنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بها الاولون) یہاں تک کہ آپ نے تین آیتیں تلاوت فرمائیں۔ اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿ولو ان قرء انا سیرت به الجبال ۔الآیة﴾ ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا حضور مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کریم کی قدرت وعطا سے مردوں کو زندہ کرنے، پہاڑوں کو چلانے، زمین سے نہریں اور چشمے جاری کرنے اور پہاڑی چٹانوں کو سونے میں تبدیل کرنے پر قادر تھے۔ لیکن آپ نے قصدا ایسا نہیں کیا۔ کیا آپ نے ابھی ملاحظہ نہیں کیا کہ حضور مختار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے ہیں: لو شئت لکان ۔ اگر میں چاہتا تو ایسا ہی ہوتا۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ہمارے علماء نے اپنی کتابوں میں ایک باب وضع کیا اور اس میں مردوں کو زندہ کرنے اور آفت رسیدہ لوگوں کی آفتوں کو دور کرنے کے سلسلہ میں روایات ذکر کیں۔ جن میں آپ کے خدام وغلاموں کے واقعات حد تواتر پر ہیں۔ وللہ الحمد

بلکہ امام شعرانی کی کتاب "الیواقیت والجواہر" میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایسے مراتب خاص فرمائے گئے کہ ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کو تمام مخلوق کے احوال کا علم دیا گیا۔ کیونکہ آپ سب کے رسول ہیں۔ اور

یہ بات ظاہر ہے کہ ان کے احوال مختلف ہیں، تو ضروری ہوا کہ آپ سب کے حالات سے باخبر ہوں۔ نیز آپ کو احیاء موتی کا معجزہ اس طرح عطا ہوا کہ اس کو حیات حسی و معنوی دونوں سے تعلق ہے، جب کہ یہ دوسروں کو نہ ملا۔

۳۹۷۳۔ عن عمرو بن سواد قال لی الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ما اعطی اللہ تعالیٰ نبیا ما اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قلت : اعطی عیسی علیہ الصلوۃ والسلام احیاء الموتی ، فقال : اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حنین الجذع ۔ فھذا اکبر من ذاک ۔

حضرت عمرو بن سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو جو ملا وہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی ملا، میں نے عرض کیا: حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا ہوا، فرمایا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کھجور کے خشک تنے نے فریاد کی، یہ اس سے بھی بڑا معجزہ ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی والد ماجد قدس سرہ العزیز کتاب مستطاب ''سرور القلوب بذکر المحبوب'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں: امام شافعی کا فرمان حق وصواب ہے کہ مردہ تو پہلے زندہ تھا اور صورت انسانیہ نفس ناطقہ سے تعلق کی صلاحیت رکھنے کے لئے باقی ہے۔ برخلاف اس سوکھی لکڑی کے، کہ اس میں اس وقت عادۃ حیات کی صلاحیت ہی نہیں اور کبھی اس پر روح حیوانی کا فیضان ہی نہیں ہوا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہاں حیات کی ابتداء ہے اور وہاں اعادہ۔ اور اعادہ بلاشبہ آسان ہے۔ یعنی فاعل مجازی کی طرف نسبت کرتے ہوئے البتہ فاعل حقیقی رب تبارک وتعالیٰ کے لئے سب برابر ہیں، ایک دوسرے کے مقابل اھون وآسان نہیں۔ اور سورۂ روم میں (وھو

۳۹۷۳۔ دلائل النبوۃ للھیثمی السفر السادس باب ماجاء فی حنین الجذع

هون علیہ) فرمایا یہ مخاطب کے زعم کے لحاظ سے ہے۔

اب رہا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پرندہ کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارنا تو اس کا جواب امام سیوطی قدس سرہ نے ابونعیم سے اس طرح نقل فرمایا کہ اس کی نظیر کھجور کی شاخ کا لوہے کی تلوار میں تبدیل ہو جانا ہے جس سے حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر میں قتال فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

اقول: حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزہ دو چیزوں پر مشتمل تھا۔ پہلی چیز تو پرند کی شکل بنانا۔ دوسری چیز پھونک مار کر اس میں روح ڈالنا۔

اس میں پہلی چیز فضل وکمال اور معجزہ کے قبیل سے نہیں کہ یہ تو اس معجزہ کی تمہید تھی۔ اور تصویر بنانا آپ کی شریعت میں حرام نہیں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی حرمت لے کر تشریف لائے۔ لہذا آپ سے یہ فعل صادر ہونا ممکن ہی نہیں تھا۔ اب رہا روح ڈالنا تو اس سے کہیں زیادہ صرف مس فرما کر حیات بخشنا ہے۔ کیونکہ وہ سانس اور پھونک جو ایک نبی کے دہن مبارک سے خارج ہو اس کو وہ عظمت مقام حاصل ہے کہ اس سے کلام الٰہی کا صدور ہوتا ہے، لہذا یہ دوسری چیزوں کے مقابل عظیم ہے۔ تو محض مس کے ذریعہ کنکریوں میں روح کا اضافہ مٹی میں پھونک مارنے کی بہ نسبت زیادہ عظمت والا ہے۔ اور کلام کرنا اڑنے کے مقابلہ میں۔

پھر اس سے کہیں زیادہ عظیم محض حکم سے افاضہ روح فرمانا ہے جیسا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درختوں کو حکم فرمایا تو ان میں ادراک، سماعت، حکم کی بجا آوری، حرکت، زمین کو چیرنا اور خدمت اقدس میں حاضر ہو جانا۔ پھر دوسرے حکم سے واپس جانا۔ یہ سب اڑنے کے مثل اور ادراک وسماعت اس پر مستزاد۔

بلکہ ان سب سے زائد محض آپ کے گذر فرمانے سے حیات کا افاضہ ہے کہ درخت آپ کو دیکھتے، جانتے اور پہچانتے تھے کہ یہ اللہ کے رسول اور اس کے خلیفہ ہیں اور خلق خدا میں سب سے زیادہ تعظیم کے مستحق۔ لہذا آپ کو سجدہ کرتے۔ اور غور کیا جائے تو ان سب سے اعظم بے جان پتھروں میں روح، ادراک اور رویت کا افاضہ فرمانا اور ان بے زبانوں کو انسانی نطق

اورقوت گویائی بخشا ہے۔ کہ جب آپ گذر فرماتے سب آپ کی رسالت کی گواہی دیتے۔
والحمد للہ رب العالمین۔ انباء الحی ص ۳۲۷

اب رہا ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کا سجدہ کرنا۔ تو اس میں مسجود لہ کو قبلہ اور مسجود الیہ پر بلاشبہ زیادہ فضیلیت ہے۔ یہاں حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام قبلہ اور مسجود الیہ تھے اور مسجود لہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

امام رازی نے مفاتیح الغیب میں اور امام نیشاپوری نے رغائب الفرقان میں (تلک الرسل فضلنا) کے تحت اس کی وضاحت فرمائی کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے سجدہ کا حکم اس لئے دیا گیا کہ نور محمدی آپ کی پیشانی میں جلوگر تھا۔ اسی لئے تو حدیث قدسی میں فرمایا: اے محبوب اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو افلاک کو پیدا نہ فرماتا۔

امام ابن حجر مکی، منح مکیہ، میں فرماتے ہیں: کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تخلیق آدم سے مقصود ہیں۔ لہذا ملائکہ کا سجدہ کرنا نور محمدی کو تھا جو حضرت آدم کی پیشانی میں ضوفگن تھا۔

انباء الحی ص ۳۲۸

سفینہ نوح اور سلطنت سلیمان علیہم الصلوۃ والسلام

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی سلطنت و بادشاہت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی کی برکت سے تھی۔

علامہ ابن عماد کشف الاسرار میں اور علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:
شیاطین کا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے مسخر اور تابعدار ہونا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی برکت سے تھا۔

متعدد احادیث میں آیا کہ آپ کی حکومت و بادشاہت آپ کی انگشتری میں مضمر تھی۔ اور اس میں راز یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک نام اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کے ساتھ بحکم الٰہی آپ کی انگوٹھی میں نقش تھا۔

۳۹۷۴۔ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : کان فص خاتم سلیمان بن داؤد علیهم الصلوۃ والسلام سماویا فالقی الیه فاخذہ فوضعه فی خاتمه وکان نقشه انا اللہ لا اله الا انا ، محمد عبدی ورسولی۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوۃ والسلام کی انگشتری کا نگینہ آسمانی تھا ،آپ کو عطا ہوا تو آپ نے اس کو اپنی انگوٹھی میں جڑ والیا ،اس میں لکھا تھا ،انا اللہ لا الہ الا انا ۔محمد عبدی ورسولی ۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نیز امام زرقانی فرماتے ہیں: کہ آپ کے نام نامی کے خواص سے یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی کشتی آپ کے مبارک نام سے جاری رہی ۔انباء الحی ص ۳۲۹

اب باقی رہی حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی بادشاہت ۔تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ تمام عالموں پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے علی الاطلاق خلیفہ بنایا کہ اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ۔اور حضرت آدم وداؤد اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام آپ کے نائب ہیں ،آپ کے اختیار وتصرف ہی سے ان کو مقرر کیا جاتا ہے جیسا کہ بادشاہ اپنی مملکت اور اس کے بعض حصوں میں اپنے نائب مقرر کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے خواص میں متعین فرماتا ۔لہذا انبیائے سابقین کے شرائع واحکام آپ ہی کے احکام ہیں ،اور ان کی حکومتیں آپ ہی کی حکومت ۔لہذا آپ علی الاطلاق حاکم ہیں اور مخلوق میں شرق سے غرب تک کوئی دوسرا حاکم نہیں ۔اسی لئے کل بروز قیامت سب آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے ، وہاں آپ کی تنہا سیادت کا اظہار ہوگا اور سب مخلوق آپ کی محتاج ہوگی حتی کہ خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم بھی ۔جیسا کہ صحیح مسلم میں وارد ہوا۔

۳۹۷۴۔تھذیب تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر سلیمان بن داؤد علیھما الصلوۃ والسلام

لہذا ثابت ہوا کہ خلق میں جس کو بادشاہت ملی وہ حقیقۃ اور معنیً عموما واطلاقا، تقدما واستمرارا اول یوم سے ابد الآباد تک آپ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابداً ابداً۔

ان تمام چیزوں کے باوجود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہانہ طور طریقہ اختیار نہ فرمایا، حالانکہ ساری کائنات آپ کے لئے پیش ہوئی اور حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ سے یہ پیغام لائے کہ اگر آپ اس کو پسند کریں کہ تہامہ کے پہاڑ آپ کے لئے زمرد و یاقوت، سونے اور چاندی کے ہوکر چلا کریں تو ایسا کر دیا جائے، لیکن آپ نے اس کو اختیار نہ فرمایا۔

۳۹۷۵۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بلغه اسرافیل علیه الصلوة والسلام عن ربه تبارك وتعالیٰ ان احببت ان اسیر معك جبال تهامة زمردا وياقوتا وذهبا وفضة۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ رب العزت جل جلالہ کا یہ پیغام پہونچایا کہ اگر ایک آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں کو زمرد، یاقوت، سونے اور چاندی سے بنا کر چلاؤں۔ ۱۲م

۳۹۷۶۔ عن ام المومنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لو شئت لسارت مع جبال الذهب۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کرتے۔ ۱۲م

۳۹۷۵۔ اتحاف السادة المتقين للزبيدی بيان فضيلة الزهد ۹/

۳۹۷۶۔ المسند لاحمد بن حنبل کتاب الزهد مقدمة الكتاب

۳۹۷۷۔ **عن** ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو سألت اللہ تعالیٰ من یجعل تہامۃ کلہا ذہبا لفعل ۔

انباء الحی ص ۳۳۱

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا کہ وہ تہامہ کے تمام پہاڑوں کو سونے کا کردے تو ضرور ایسا کردیتا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو یہ اختیار دیا تھا کہ آپ چاہیں تو نبی ہوکر شاہان وقت کی زندگی گذاریں اور چاہیں تو خالص عبدیت ونبوت پسند کریں، تو آپ نے خالص عبدیت ونبوت اپنے رب کی بارگاہ میں تواضعاً اختیار فرمائی ۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں حضرت ابوہریرہ وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

۳۹۷۸۔ **عن** خیثمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قیل للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت خزائن الارض ومفاتیحہا مالم یعط نبی قبلک ولا یعطاہ احد بعدک ولا ینقصک ذلک عند اللہ شیئا وان شئت جمعتہا لک فی الآخرۃ ۔ قال : اجمعہا لی فی الاخرۃ ۔ فانزل اللہ تعالیٰ (تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنات تجری من تحتہا الانہار ویجعل لک قصورا)۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا ہوئی کہ ہم نے تمہیں زمین کے خزانے اور ان کی کنجیاں عطا کیں جو تم سے پہلے نہ کسی نبی کو ملیں اور نہ تمہارے بعد کسی کو ملیں، اور اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارا کچھ کم نہ ہوگا، اور اگر تم چاہو تو آخرت کے لئے ان سب کو جمع رکھا جائے، عرض کیا: میرے لئے آخرت میں اس کو جمع رکھ، اس

۳۹۷۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی　　۲۹۵/۲۵

۳۹۷۸۔ جامع البیان للطبرانی　　سورۃ الفرقان تحت آیت　(تبارک الذی انشاء)

• وقت یہ آیت نازل ہوئی:(تبارك الله ان شاء جعل لك خيرا من ذلك جنات تجرى من تحتها الانهار ويجعل لك قصورا)۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی مطلب ہے حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے قول(لا ینبغی لاحد من بعدی) کا۔ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصدا اپنے اختیار سے اس کو ترک فرمایا۔جیسا کہ صحیحین کی حدیث میں آیا۔

۳۹۷۹۔ **عن** ابی هريره رضى الله تعالى عنه قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ان عفريتا جعل ينقلب على البارحة ليقطع عليّ صلاتى ،وان الله تعالى امكننى منه،فلقد هممت ان اربطه الى سارية من سوارى المسجد حتى تصبحوا فتنظروا اليه كلكم فذكرت قول اخى سليمان :رب اغفرلى وهب لى ملكا لا ينبغى لاحد من بعدى ،فرده الله تعالى خاسئا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سرکش جن میرے پاس گذشتہ رات آتا رہا تا کہ میری نماز میں خلل انداز ہو،لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت عطا فرمائی ،میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کریم کے ستون سے باندھ دوں، جب صبح ہو تو تم سب اس کو دیکھو، پھر مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کا قول یاد آ گیا کہ انہوں نے دعا کی تھی:اے میرے رب مجھے بخش دے اور ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لئے نہ ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے اس جن کو دھتکار کر لوٹا دیا۔۱۲م

۳۹۸۰۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: يصلى صلوة الصبح فقرأ فالبست القراة ، فلما فرغ من صلوته قال:لو رأيتمونى وابليس فاهويت بيدى فمازلت اخلفه حتى وجدت برد

۳۹۷۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب الانبياء باب قول الله عزوجل ووهبنا لداود

۳۹۸۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۸۲ ، مرويات ابى سعيد

لعابہ بین اصبعی ھاتین الا بھام والتی تلیھا، ولولا دعوۃ اخی سلیمان لأصبح مربوطا بساریۃ من سواری المسجد فتلاعب بہ صبیان المدینۃ۔ انباءالحی ص ۳۳۲

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور قرأت کی تو اس میں اشتباہ ہوگیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اگر تم مجھے دیکھتے اور ابلیس کو کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میں پیچھے ہٹا یہاں تک کہ میں نے اپنی ان دو انگلیوں انگوٹھے اور اس کے متصل انگلی کے درمیان اس کے لعاب کی ٹھنڈک پائی۔ اگر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو آج صبح وہ مسجد کے ستون بندھا ہوتا او مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے ہوتے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قلت: یہ دو قصے جدا جدا ہیں، یہ صبح کی نماز میں ابلیس کا، اور وہ صلاۃ اللیل میں عفریت کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کے دن سب سے پہلے لباس پہنانے کی تفصیل اس طرح ہے۔

اقول: یہ لباس بطور کرامت واعزاز ہوگا، اور یہ بات ثابت اور طے شدہ کہ تمام اعزاز وبزرگی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست پاک میں ہوگی۔

تو خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے باہر تشریف لائیں گے اور فوراً آپ کو جنتی لباس پہنایا جائے گا۔ پھر میدان محشر میں آپ لباس زیب تن کئے ہوئے تشریف لائیں گے اور سب کا حشر آپ کے قدموں میں ہوگا۔ اس حال میں کہ ننگے بدن۔ اب حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کو لباس پہنایا جائے گا اور آپ اس سے قبل ہی لباس زیب تن فرما چکے ہونگے۔ لہذا حضور کو اولیت حقیقۃ حاصل ہے۔ ہاں اس کے بعد تمام اولین وآخرین کی موجودگی میں شفاعت کبری اور قربت عظمی کا لباس اللہ تعالیٰ کے حضور پہنایا جائے گا۔ لہذا آپ یہ لباس پہن کر عرش اعظم کی داہنی جانب کھڑے ہونگے، بلکہ اس پر جلوہ افروز ہوں گے جیسا کہ امام مجاہد نے فرمایا۔ میں نے اس کو اپنی کتاب ''تجلی الیقین بان نبینا

سیدالمرسلین" میں بیان فرمایا۔ ھذا بحمد اللہ تعالیٰ م عنی صحیح لاعبار علیہ ۔ ھذا ما افاض المولیٰ سبحانہ و تعالیٰ علی عبدہ الفقیر انباء الحی ص ۳۴۴

یہاں ایک اہم بات یہ ہے کہ انبیائے کرام، شہدائے عظام اور اولیائے ذوی الاحترام بروز قیامت لباس میں ملبوس ہوں گے، اور بغیر لباس عوام ہی ہونگے۔

اقول: ہمارا رب حی کریم ہے، جل جلالہ۔ لوگوں کا بغیر لباس ہونا میدان قیامت میں کوئی باعث شرم نہیں۔ کہ قیامت کی ہولناکیاں کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے باز رکھیں گی۔ اس دن ہر شخص دوسرے سے بے نیاز اور جدا ہوگا۔ حسبنا للہ و نعم الو کیل۔ صحیحین میں ہے۔

۳۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: یحشر الناس یوم القیامۃ حفاۃ عراۃ غرلا۔ قلت: یارسول اللہ! الرجال و النساء جمیعا ینظر بعضھم الی بعض؟ فقال: یاعائشۃ! الأمر اشد من ان ینظر بعضھم الی بعض۔ انباء الحی ص ۳۳۶

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے جسم ننگے سر بغیر ختنہ جمع ہوں گے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مرد اور عورتیں ایک ساتھ اور ایک دوسرے کو دیکھتے بھی ہوں گے، فرمایا: اے عائشہ! اس وقت اتنی شدت ہوگی کہ ایک دوسرے کی طرف نظر ہی نہ کر سکیں گے ۔۱۲م

لیکن حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب تو سب کی نگاہیں لگی ہوں گی، اور تمام مخلوق آپ کی جانب راغب ہوگی، بلکہ جب حضور روضۂ انور سے باہر تشریف لائیں گے تو صدیق اکبر وفاروق اعظم ساتھ ہوں گے۔ (تو اس حال میں حضور کا بے لباس ہونا کیونکر متصور)

۳۹۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الرقاق ، باب الحشر

الصحیح لمسلم ، کتاب الجنۃ ، باب فناء الدنیا وبیان الحشر

۳۹۸۲۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج ذات یوم ودخل المسجد وابوبکر وعمر، احدھما عن یمینہ والآخر عن شمالہ وھو آخذ بأیدیھما، فقال: ھکذا نبعث یوم القیامۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور مسجد نبوی میں داخل ہوئے، ساتھ میں حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، ایک داہنی جانب اور دوسرے بائیں جانب اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، فرمایا: ہم قیامت میں اسی طرح اٹھیں گے۔ ۱۲م

۳۹۸۳۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابابکر لما حضرتہ الوفاۃ دعا بثیاب جدد فلبسھا وقال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: ان المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیھا۔

(انباء الحی ص ۳۳۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر کے وصال کا وقت قریب آیا تو نیا جوڑا منگوایا اور اس کو پہن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میت اسی لباس میں اٹھائی جائے گی جس میں انتقال ہوا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان کے خلاف ہے جن میں بے لباس اٹھنے اور میدان قیامت میں جانے کا ذکر ہے، لہذا علمائے کرام نے ان کے درمیان یوں تطبیق دی کہ درجات مختلف ہیں۔ تو توزیعا یہ کہا جاتا ہے کہ بعض عاری اور بعض کاسی ہوں گے۔

اقول: بلکہ جو کاسی یعنی صاحب لباس ہوں گے ان کی بھی متعدد جماعتیں ہوں گی۔ بعض تو انہیں کپڑوں میں ہوں گے جن میں انتقال ہوا۔

۳۹۸۲۔ الجامع للترمذی ابواب المناقب مناقب الفاروق الاعظم

۳۹۸۳۔ السنن لابی داؤد کتاب الجنائز باب مایستحب من تطہیر ثیاب المیت

اس حدیث میں انہیں کا بیان ہے۔ بعض وہ ہوں گے جن کو ان کے کفن میں اٹھایا جائے گا۔ حدیث میں ہے:

۳۹۸۴۔ **عن** عمرو بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: دفننا ام معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنهما فأمر بها فكفنت فی ثیاب جدد، وقال: احسنوا اکفان موتاكم فانهم يحشرون فيها۔

حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کی تجہیز وتدفین کی تو آپ نے جدید لباس میں کفن دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا: اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کہ یہ اسی میں اٹھائے جائیں گے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ توزیع وتطبیق میں یہ حدیث نص ہے جو حضرت ابوذر سے مروی ہے:

۳۹۸۵۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: حدثنی الصادق المصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان الناس يحشرون يوم القيامة علی ثلاثة افواج، طاعمین کاسین راکبین، وفوج یمشون، وفوج تسحبهم الملائكة علی وجوههم۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین گروہ میں اٹھائیں جائیں گے۔ ایک تو وہ جو کھاتے پیتے لباس پہنے سواری پر جائیں گے۔ دوسرے پیدل۔ تیسرے وہ جن کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حجۃ الاسلام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

۳۹۸۴۔ فتح الباری للعسقلانی کتاب لرقاق باب الحشر

۳۹۸۵۔ المسند لاحمد بن حنبل مرویات ابی ذر ۵/

تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں اس طرح ہے۔

بالغوا فی اکفان موتاکم، فان امتی تحشرون فی اکفانہم وسائر الامم عراۃ۔

اپنے مردوں کے کفن میں مبالغہ کرو، یعنی اچھے کفن پہناؤ کہ میری امت اپنے کفن میں اٹھائی جائے گی اور باقی امتیں بغیر لباس۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: میں نے اس کی اصل نہ پائی۔ لیکن امام عینی نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر میں فرمایا کہ مسند ابی سفیان میں یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں یہ معلوم ہو چکا کہ یہ حکم عام امت کے لئے ہے، لیکن جمہور علماء نے اس کو شہداء کے لئے خاص مانا۔ کیونکہ ان کے بارے میں حکم ہے کہ انہیں کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کیا جائے۔

علامہ قرطبی امام غزالی سے منقول حدیث کی بھی یہی توجیہ کرتے ہیں کہ اگر یہ ثابت ہے تو شہداء کے لئے ہے تاکہ دوسری احادیث سے یہ مناقض نہ ہو۔

اقول: اس تفصیل سے تو یہ لازم آیا کہ لباس والوں کی علیحدہ علیحدہ قسمیں نہ ہوں۔ کیونکہ شہداء کا لباس تو ان کے کفن ہوں گے۔ حالانکہ امت کے حق میں توزیع وتقسیم جمہور کا مسلک ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: کہ شہداء پر اس لئے محمول کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کپڑوں ہی میں دفن کئے جاتے ہیں۔ لہذا الباس میں ان کو مبعوث کیا جانا دوسروں سے امتیاز کے لئے ہے۔

اقول: جب یہ امتیاز کے لئے ہے تو انبیائے کرام کے لئے اس کا ثبوت بدرجہ اولیٰ ہوگا کہ وہ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ جیسا کہ ان کے دیگر امتیازات احادیث میں وارد ہوئے۔

۳۹۸۶۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تبعث الانبیاء علی الدواب ویحشر صالح علی ناقتہ ویحشر ابنا

۳۹۸۶۔ المواھب اللدنیہ للقسطلانی المقصد العاشر

فاطمة علی ناقتی العضباء والقصوا واحشرانا علی البراق خطوها عند اقصی طرفها ویحشربلال علی ناقة من نوق الجنة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سواریوں پر اٹھائے جائیں۔ اور حضرت صالح تو اپنی اونٹنی پر ہوں گے اور فاطمہ کے دونوں بیٹے میری اونٹنی عضباء اور قصواء پر، اور مجھے براق پر جس کا قدم منتہائے نظر پر پڑتا اور بلال کو ایک جنتی اونٹنی پر لایا جائے گا۔ ۱۲م

۳۹۸۷۔ یحشر الانبیاء یوم القیامة علی الدواب لیوافوا المحشر، ویبعث ابنای الحسن والحسین علی ناقتین من نوق الجنة ۔

انبیائے کرام قیامت کے دن سواریوں پر ہوں گے تا کہ میدان محشر جائیں اور میرے بیٹے حسن وحسین جنتی اونٹنیوں پر۔ ۱۲م

۳۹۸۸۔ عن علی المرتضی کرام اللہ تعالیٰ وجهه الکریم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: تحت قوله تعالیٰ: (یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفد) مریم ۸۵ انباء الحی ص ۳۳۹

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم سے روایت ہے کہ حضوت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفد۔ (مریم۔۸۵) کے تحت فرمایا:

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب باقی رہا یہ سوال کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قیامت کے دن افاقہ ہوگا اور حضور کے فرمان کے مطابق حضرت موسیٰ کو آپ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پائیں گے۔

تو اس کا جواب اس طرح بھی دیا جاسکتا ہے کہ یہ حدیث بہت سے متقدمین ومتاخرین

۳۹۸۷۔ المستدرک للحاکم المعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۲۹

۳۹۸۸۔ الدر المنثور للسیوطی

علماء کے نزدیک مشکل احادیث سے ہے۔ حتی کہ امام قاضی عیاض سے امام نووی نے نقل فرمایا:
کہ ان هذا من اشکل الاحادیث۔ یہ مشکل ترین احادیث سے ہے۔
اسی لئے تو ان کے علاوہ دوسرے محققین وشارحین کو اس میں سخت اضطراب لاحق ہوا۔
یہاں تک کہ بعض لوگوں نے تو ثقہ راویوں کو جو رواۃ صحیحین سے ہیں وہمی اور ضعیف قرار دیدیا۔
اگر میں ان سب کی تفصیل بیان کروں اور سب کے اقوال جمع کروں تو مقصد اصلی سے خروج کا خوف ہے اور کلام کے طویل ہونے کا خطرہ ہے۔
میں نے اس مقام پر فتح الباری، عمدۃ القاری اور مرقاۃ شرح مشکوۃ کے حاشیہ پر کچھ تعلیقات تحریر کی ہیں، ان میں اپنے مولیٰ عزوجل کی توفیق سے تمام اشکالات کے بارے میں یہ ثابت کردیا ہے کہ وہ وارد ہی نہیں ہوئے، ہاں ایک شبہ ہے جس کا افادہ امام عینی نے عمدۃ القاری میں اور شیخ محقق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا:
کہ اس سلسلہ میں مکمل وضاحت موجود اور اجماع منقول کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروز قیامت سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے تشریف لائیں گے، آپ سے پہلے کوئی اپنی قبر سے نہیں اٹھے گا، تو پھر اس حدیث میں حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ لاادری کان فیمن الخ۔ لہذا معلوم کہ حضرت موسیٰ کو پہلے افاقہ ہوگا۔ یا وہ اس سے مستثنیٰ قرار پائیں گے۔
اس کے حل کے لئے بعض شارحین نے یہ جزم کرلیا کہ اس حدیث میں جو تردد منقول ہے وہ راوی کا وہم ہے۔
ملا علی قاری مرقات میں فرماتے ہیں: کہ بعثت بعد الموت میں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کسی کو تقدم حاصل نہیں۔ پھر اس حدیث کے حل میں فرمایا: کہ اس حدیث میں صعقہ سے مراد نفخۂ فزع ہے جو بعثت بعد الموت سے پہلے ہوگا۔
آپ بخوبی جانتے ہیں کہ بعثت سے پہلے نفخۂ قیامت کے سوا اور کوئی نفخہ نہیں۔ حتی کہ خود علامہ علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: کہ تمام لوگ قیامت کے دن مرجائیں گے یعنی نفخۂ اولیٰ کے وقت۔ اور یہ نفخۂ اولیٰ باعث موت ہی ہوگا۔ کہ محض ہول واضطراب اور بے ہوشی۔ پھر لکھتے ہیں:

ہاں یہاں ایک سہل جواب وہ بھی ہے جس کی طرف علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں ارشاد فرمایا: کہ نفخہ ہر زندہ شخص کو بے ہوش کردے گا مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے وہ اس سے مستثنیٰ رہے گا۔ اس کے بعد ہر وہ زندہ شخص کہ اب تک اسے موت نہ آئی فورا بعد مر جائے گا۔

اور وہ نفوس قدسیہ جن کو پہلے موت آچکی اور پھر وہ زندہ کردیئے گئے یعنی انبیائے کرام اور شہدائے عظام۔ ان کے لئے محض غشی ہوگی پھر افاقہ ہوگا۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا استثناء جس غشی سے فرمایا وہ یہ ہی ہو۔

اقول: علامہ علی قاری کا مقصود تو اس وقت ہی تام ہوسکتا ہے جب کہ افاقہ بعثت سے پہلے ہو۔ تاکہ بعثت میں سبقت لازم نہ آئے۔ اور بعثت سے پہلے افاقہ صریح حدیث صحیحین کے خلاف ہے۔

۳۹۸۹۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لاتفضلوا بين انبياء الله، فانه ينفخ فی الصور فيصعق من فی السموات ومن فی الارض الامن شاء الله، ثم ينفخ فيه اخری فاكون اول من بعث فاذا موسی آخذ بالعرش۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے درمیان کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دو، کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تمام زمین وآسمان والے بے ہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے، پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اپنے روضہ انور سے اٹھوں گا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہیں۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں صراحت ہے کہ افاقہ سے مراد بعثت ہے۔ یہاں سے وہ قول بھی دفع

۳۹۸۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب الانبياء، باب قول الله عزوجل وان يونس لمن المرسلين
الصحيح لمسلم، كتاب الفضائل، باب فضائل من موسی عليه الصلوة والسلام　　۲۶۷/۲

ہوگیا جو ملا علی قاری، امام قاضی عیاض، اوران کے علاوہ حضرات نے پیش فرمایا کہ افاقہ سے مراد بعثت نہیں۔ بلکہ افاقہ غشی سے چھٹکارا پانا، اور بعثت مرنے کے بعد زندہ ہونے کے معنی میں آتا ہے، جیسے حضرت موسیٰ کا کوہ طور پر بے ہوش ہو جانا موت نہیں تھا اور اس سے افاقہ بعث بعد الموت کے معنی میں نہیں۔

اس کے جواب میں مزید یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس افاقہ کو ایک حدیث میں بعث سے بھی تعبیر فرمایا۔

۳۹۹۰۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فلا ادری أکان ممن استثنی اللہ تعالیٰ ان لا تصیبہ النفخۃ او بعث قبلی۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نہیں بتا سکتا کہ حضرت موسی ان لوگوں میں ہونگے جو مستثنی رہیں گے کہ ان کو صور کی آواز نہ پہنچے گی یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔۱۲م

حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے عرش اعظم تک پہلے پہونچنے کی ایک وجہ وجیہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ روضۂ انور سے تو حضور ہی سب سے پہلے تشریف لائیں گے، لیکن آپ بعد میں اس لئے پہونچیں گے کہ حشر ونشر ملک شام کی سرزمین پر ہوگا اور حضرت موسی کی قبر اس سرزمین سے قریب جہاں عرش اعظم کے پائے ہوں گے۔ لہذا حضرت موسی قبر انور سے باہر تشریف لاتے ہی وہاں پہونچ جائیں گے۔ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضۂ انور سے بقیع شریف تشریف لے جائیں گے اوران کے زندہ ہوکر باہر آنے کے منتظر رہیں گے، پھر ان کو ساتھ لیکر حرمین کے درمیان اہل مکہ کا انتظار فرمائیں گے، اور جب وہ سب آجائیں گے تو آپ میدان محشر کی طرف قصد فرمائیں گے۔

جعلنا اللہ تعالیٰ من اللاحقین تبعالہ، المتعلقین باذیالہ، بمنہ وأفضالہ،

۳۹۹۰۔ جامع البیان للطبری تفسیر سورۃ زمر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

آمین رب محمد آمین، وصل وسلم وبارك عليه وعلى آله وصحبه وابنه وحزبه اجمعين۔

بعض حضرات نے یہاں صعقہ کو بعد بعث پر محمول کیا اور بعث کے معنی میں نہیں لیا۔ امام قاضی عیاض، امام نووی، ابن قیم، امام عسقلانی نے اس کو جائز مانا۔ اور امام عینی نے احادیث انبیاء میں اس پر جزم فرمایا۔ اور شیخ نے اشعۃ اللمعات میں ان کی متابعت کی۔ لیکن علامہ قرطبی نے اس کو رد کر دیا اور علامہ زرقانی نے ان کی تصدیق کی۔

اقول: اولاً۔ حدیث صحیحین جو ابھی ذکر ہوئی اس کی تردید کے لئے کافی ہے، کہ اس میں صراحت ہے کہ صعقہ (موت) افاقہ (بعث) دونوں نفخوں کے وقت ہی ہوگا۔ نیز امام بخاری نے تفسیر سورۂ زمر میں روایت کی۔

۳۹۹۱۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انى اول من يرفع رأسه بعد النفخة الآخرة، فاذا انا بموسى متعلق بالعرش، فلاادرى أكذلك كان ام بعد النفخة ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوسرے صور کے بعد سب سے پہلے میں اٹھوں گا تو میں دیکھوں گا حضرت موسیٰ عرش کا پایا پکڑے ہیں، تو نہیں بتایا جا سکتا کہ وہ اسی حال میں رہیں یا صور کے بعد یہاں پہونچے۔ ۱۲ م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو یہاں قیامت و بعثت کے دو نفخوں کے سوا کوئی تیسرا نفخہ ہی نہیں، دو کے بارے میں قرآن کریم میں آیا۔ اور زیادہ نفخوں کا امکان بغیر ثبوت نہیں ہو سکتا۔ اور یہاں نہ ثبوت اور نہ کسی تیسرے پر جزم۔

امام عینی علامہ کرمانی سے نقل فرماتے ہیں کہ اصح مسلک میں صرف دو نفخے ہی ہیں۔ او

۳۹۹۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب التفسير، سورة الزمر، باب قوله ونفخ الصور

رعلامہ عسقلانی علامہ قرطبی سے ناقل کہ صحیح یہ ہی ہے کہ دو نفخے ہیں فقط۔ کیونکہ آیت سورۂ نمل میں (ففزع) سے۔ اور آیت سورۂ قصص میں (فصعق) سے (الا من شاء اللہ) استثناء موجود ہے۔ ملخصا انباء الحی ص ۳۴۳

ثانیاً اقول: عین ممکن ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فاصعق معہ) اس وقت فرمایا جب حضور کو یہ علم نہیں دیا گیا تھا کہ انبیائے کرام کو صعق لاحق نہیں ہوگا۔ بلکہ حضور کیونکر ارشاد فرماتے جب کہ خود حضور کا فرمان ہی شہداء کا استثناء فرما رہا ہے۔

۳۹۹۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سأل جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام عن ھذہ الآیۃ، من الذین لم یشاء اللہ ان یصعقوا، قال: ھم شھداء اللہ عزوجل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہم الصلوۃ والسلام (من الذین لم یشاء اللہ ان یصعقوا) کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا: یہ شہدائے کرم ہوں گے۔ ۱۲م

۳۹۹۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ھم شھداء اللہ ثنیۃ اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شہداء ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ مستثنیٰ رکھے گا۔ ۱۲م

۳۹۹۴۔ **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: وزاد متقلدی السیوف حول العرش۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرش کے گرد تلوار لٹکائے

۳۹۹۲۔ فتح الباری للعسقلانی کتاب الرقاق باب نفخ الصور ۱۱/

۳۹۹۳۔ الدر المنثور للسیوطی سورۃ الزمر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

۳۹۹۴۔ جامع البیان للطبری سورۃ الزمر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

شہداء ہوں گے۔۱۲م

۳۹۹۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: والاموات لایعلمون شیئا من ذلک، فقلت یارسول اللہ! فمن استثنی اللہ تعالیٰ حین یقول (ففزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ) قال: اولئک الشھداء، وانما یصل الفزع الی الاحیاء وھم احیاء عند ربھم یرزقون ووقاھم اللہ فزع ذلک الیوم وآمنھم منہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردے تو اس سے کچھ نہیں جانتے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس آیت (ففزع من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ) میں کس کا استثناد ہے، فرمایا: یہ شہداء ہیں، فزع تو زندوں کو ہی ہوگی اور یہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں رزق پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اس دن فزع سے مامون ومحفوظ رکھے گا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توجب یہ شہداء کے لئے ثابت تو انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام تو اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ اسی لئے امام بیہقی نے اختیار فرمایا کہ انبیائے کرام صلی اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے استثناء حاصل فرمائے ہوئے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو آپ نے آیت کریمہ کے مجمل استثناء کو حاملین عرش اور باقی چار فرشتوں پر محمول فرمایا جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔

۳۹۹۶۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالوا: یا رسول اللہ! من ھؤلاء الذین استثنی اللہ؟ قال جبرئیل ومکائیل وملک الموت واسرافیل وحملۃ العرش۔

۳۹۹۵۔ الدر المنثور للسیوطی سورۃ الزمر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

۳۹۹۶۔ جامع البیان للطبری سورۃ الزمر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمادیا؟ فرمایا چاروں مقرب فرشتے ، جبریل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل، اور حاملین عرش۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کریمہ پر حکم عام لگایا۔ لیکن جب حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علم دیدیا گیا کہ انبیائے کرام بھی مستثنیٰ ہیں تو پھر آپ نے ان کا بھی استثنا فرمایا۔

ایسا ہی وہاں واقع ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضلیت مطلقہ کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ التحیۃ والثناء کا نام لیا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء و مرسلین اور جملہ اولین و آخرین پر فضیلت مطلقہ کی بشارت سنائی تو آپ نے علی الاعلان بطور تحدیث نعمت سب کو یہ مژدہ سنادیا۔ انا اکرم ولد آدم۔ وغیرھا من الاحادیث الکثیرۃ المتکاثرۃ۔

ثالثا۔ اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ یہ صعقہ بعد البعث میدان محشر میں ہوگا اور اس میں کسی کا استثناء نہیں۔ جیسا کہ ابن قیم کا گمان فاسد ہے، اور اسی بنا پر اس نے ثقہ راویوں کو وہمی قرار دیا ہے اور احادیث صحاح کو رد کردیا۔

اس کو نہیں معلوم کہ یہ حدیث خود بعض کا استثناء فرمارہی ہے۔ تو اگر صعقہ قیامت ہی کا صعقہ ہے تو ٹھیک۔ اور اگر اس کے علاوہ ہے جیسا کہ ان لوگوں کا گمان ہے تو اس میں استثناء اسی حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے۔

لیکن استثناء وارد نہ ہونے کی صورت میں ہم ان کے لئے یہ بات تسلیم نہیں کرتے۔ تو یہ راویوں کا تیسرا وہم ہوگا۔ اور دو نفخوں کا ذکر چوتھا وہم ہوگا۔

بعثت کے بعد بھی ابن حزم وغیرہ نے دو نفخے مراد لئے ہیں، اور حضرت موسیٰ ان دونوں میں بے ہوش نہیں ہوں گے۔ یا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے آپ کو افاقہ ہوجائے گا۔

بہر حال ہم صعقہ وافاقہ دونوں سے حضور کے لئے فضیلت مانتے ہیں۔ خواہ افاقہ طاری ہوا ہو۔ یا اصلی کہ صعقہ کا وجود ہی نہیں ہوا تھا۔ افاقہ کی توجیہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے جب کوہ طور پر اپنے رب کی تجلی دیکھی تو آپ بے ہوش ہو گئے۔

۳۹۹۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خر موسی صعقا مقدار جمعۃ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جمعہ کی مقدار بے ہوش رہے۔ ۱۲م

۳۹۹۸۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرء ھذہ الآیۃ (فلما تجلی ربہ للجبل) قال: واشار باصبعہ ووضع طرف ابھامہ علی انملۃ الخنصر ای علی المفصل الاعلی من الخنصر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فلما تجلی ربہ للجبل) آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا: وہ تجلی اس طرح تھی، یعنی آپ نے انگوٹھے کو چھنگلی کے پورے پر رکھا۔ یعنی آخری مفصل پر (گویا بہت مختصر تجلی)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ تجلی نور تھی نہ کہ تجلی ذات کہ وہ تبعض و تجزی سے منزہ ہے، یہ مختصر تجلی کوہ طور پر تھی نہ کہ حضور موسی کی ذات پر۔ پھر حضرت موسی نے پہاڑ کو دیکھا ایسا نہیں کہ آپ کی نظر اس تجلی پر تھی۔ ان تمام چیزوں کے باوجود حضرت کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم برداشت نہ کر سکے اور ایک ہفتہ بے ہوش رہے۔

ہاں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمال معجزہ ملاحظہ کیجئے، کہ اپنے رب کو دو مرتبہ

۳۹۹۷۔ الدر المنثور للسیوطی سورۃ الاعراف تحت آیۃ فلما تجلی ربہ الآیۃ

۳۹۹۸۔ المستدرک للحاکم باب التفسیر جامع البیان للطبری تفسیر فلما تجلی ربہ

الجامع للترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورۃ الاعراف ۱۳۳/۲

دیکھا۔ نہ بے ہوش ہوئے اور نہ کوئی ہول پیدا ہوا۔ بلکہ ان کی شان تو (مازاغ البصر وماطغی) تھی۔ تو کون ہے جس سے ایسا عظیم ثبات معرض وجود میں آیا ہو۔ نہ کوئی فرشتہ ونبی اپنی قوت روحانی سے ثابت رہا۔ اور نہ کوئی پہاڑ اور فلک اپنی شدت جسمانی سے۔ یہ ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمال فضل افاقہ میں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

صعقہ کی توجیہ اس طرح ہے کہ اگر عرصات قیامت میں یہ صعقہ لاحق ہو بھی تو یہ کسی فزع وہول کی وجہ سے نہیں۔ کہ اس دن تو آپ کے خدام خاص وغلام بھی اس سے مامون ومحفوظ ہوں گے۔ لایحزنھم الفزع الاکبر۔

بلکہ اس کی نوعیت یہ ہوگی کہ جب بڑی ہولناکیاں رونما ہوں گی تو آپ کا قلب کریم رؤف ورحیم اپنی کمزور امت کے لئے بے چین ہوگا۔ کیونکہ اس دن آپ کو اپنی امت کی فکر کے سوا کوئی دوسری فکر نہ ہوگی۔ تو آپ پر جو صعقہ طاری ہوگا اگر ہوا بھی تو وہ صرف رقت ہوگی اور یہ محض امت کی خاطر۔ کیا آپ نے مہربان باپ سے ایسی رقت ووارفتگی نہیں دیکھی ہے۔ حالانکہ حضور مومنوں کے لئے رؤف ورحیم ہیں، اپنی امت پر ماں سے زیادہ شفیق ومہربان ہیں۔

ہم نے ایک عورت کا حال دیکھا کہ جب اس کو اپنے داماد کے انتقال کی خبر ملی تو وہ بے ہوش ہوگئی، کیونکہ اس کو اپنی بیٹی کی مصیبت وپریشانی نے اتنا متاثر کیا کہ وہ ہوش گنوا بیٹھی۔

بہر حال حضور کو اپنی امت کی فکر ہوگی۔ اور آپ کے سوا سب اپنی اپنی فکر میں ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے، ہر نبی ومرسل بھی اس دن نفسی، نفسی فرمارہے ہوں گے۔ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین۔ بہر حال اگر ایسا ہوا تو اس صعقہ کے نتیجہ میں شفاعت کبری کا منصب عطا ہوگا۔ لہذا اس کو ہزاروں افاقوں پر فضیلت حاصل ہے کہ یہ خود اپنی خاطر نہیں بلکہ امت کی غمخواری ہیں۔

یہ تین توجیہیں ہیں اور ان میں درمیانی زیادہ اطمینان بخش۔ والحمد للہ رب العالمین۔

انباء الحی ص ۳۵۵

۳۹۹۹ـ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قالت قریش للیهود اعطونا شیئا نسأل هذا الرجل ، قالوا: سلوه عن الروح ، فسألوا فنزلت : (ویسئلونك عن الروح ، قل الروح من امر ربی) ـ (وما اوتیتم من العلم الا قلیلا) قالوا: اوتینا علما کثیرا ، اوتینا التوراة ، ومن اوتی التوراة فقد اوتی خیرا کثیرا ، فانزل الله تعالیٰ : (قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا) ـ **انباء الحی ص ۳۶۵**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قریش نے یہودیوں سے کہا کچھ چیزیں ایسی بتاؤ جو ہم ان (حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے پوچھیں، بولے روح کے بارے میں معلوم کرو، ان لوگوں نے پوچھا تو یہ آیت (ویسئلونك عن الروح ، قل الروح من امر ربی) نازل ہوئی، اور ساتھ ہی (وما اوتیتم من العلم الا قلیلا) بولے ہمیں تو بہت علم ملا ہے، ہمیں تورات دی گئی، اور جسے تورات ملی اسے بہت بھلائی ملی، تو اللہ تعالیٰ نے (قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا) نازل فرمائی۔

۴۰۰۰ـ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما نزل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (ولو ان مافی الارض من شجرة اقلام) وجمیع خلق الله تعالیٰ کتاب وهذا البحر یمد فیه سبعة البحر مثله فمات هؤلاء الکتاب کلهم ، وکسرت هذه الاقلام کلها ، ویبست هذه البحور الثمانیة ، وکلام الله کما هو لاینقص ، ولکنکم اوتیتم التوراة فیها شیٔ من حکم الله ، وذلك فی حکم الله قلیل ، فارسل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاتوه ، فقرأ علیهم هذه الآیة ، قال : فرجعوا مخصومین بشر ـ

۳۹۹۹ـ الجامع للترمذی ابواب التفسیر سورة الاسراء یسالونك عن الروح

۴۰۰۰ـ الدر المنثور للسیوطی سورة لقمان تحت آیة وبوان مافی الارض من شجرة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر (ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) نازل ہوئی، ی عنی تمام مخلوق کاتب ہو، اس سمندر میں سات سمندر اور مل جائیں، تو یہ سب کاتب مرجائیں، تمام قلم ٹوٹ جائیں اور یہ سمندر سب خشک ہوجائیں لیکن اللہ کا کلام کچھ کم نہ ہو، لیکن تمہیں تورات دی گئی اس میں اللہ کے کچھ احکام ہیں اور یہ بہت کم ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے نزول کے بعد یہود کو بلایا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی تو سب اپنا سامنہ لے کر چلے گئے۔۱۲م

۴۰۰۱۔ **عن** عکرمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وفیہ فقالوا: تزعم انا لم نؤت من العلم الا قلیلا وقد اوتینا التوراۃ وھی الحکمة، ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیر کثیرا، وتزعم انا لم نؤت من العلم الا قلیلا، فکیف یجتمع ھاتان۔ فنزلت ھذہ الآیة (ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) ونزلت التی فی الکھف: (قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی ـــ الآیة)۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود بولے: آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کم علم ملا حالانکہ ہمیں تورات دی گئی جو حکمت ہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) اور سورۂ کہف کی آیت (قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی۔ الآیة)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ شبہہ یہود کی جانب سے تھا، اور جواب غفور ودود، حبیب محمود کی طرف سے۔ جل وعلا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کا علم غیر متناہی ہے، اسی طرح اس کی حکمتیں۔ او رہر ذرہ میں جو مصلحتیں اس نے ودیعت فرمائیں وہ سب متناہی ہیں۔ اس سے پہلے ہم بتاچکے کہ ہر ذرہ ممکنہ کے احوال غیر متناہی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس کو بیان فرمایا۔ اور جس کو چھوڑ دیا وہ

۴۰۰۱۔ جامع البیان للطبری سورۃ لقمان تحت آیة ولو ان مافی الارض من شجرۃ

سب کسی حکمت بالغہ کے تحت ہے۔

لہذا انبیائے کرام کے علوم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ان سب کو محیط ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔ لہذا ایسے ہر ہر ذرہ کا، ہر ہر بال کا، اور ہر ہر پتہ کا علم ان کے رنگ، مقدار، وضع، وزن، شکل اور محل وغیرہ کے ساتھ ان کے پیش نظر ہے۔

ان تمام چیزوں کے باوجود جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا وہ غیر متناہی ہے، اور غیر متناہی بالفعل کا احاطہ مخلوق کا علم نہیں کرتا۔ اور ما کان وما یکون کا علم متناہی بالفعل ہے۔ اور متناہی وغیر متناہی میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ لہذا وہ حکمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں ودیعت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے جانتے ہیں اور وہ فی نفسہ اس کثرت سے ہیں کہ اگر ان کو معرض تحریر میں لایا جائے تو زمین وآسمان کے درمیان کا خلا ان کے دفتر سے بھر جائے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابل وہ بہت تھوڑے علام ہیں۔

هكذا ينبغى ان يفهم المقام انباء الحى ص ۳۶۷

۲۰۰۴۔ عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: قال الله تعالىٰ: اعددت لعبادى الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر، قال ابو هريرة: اقرؤا ان شئتم (نفس ما اخفى لهم من قرأة اعين)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے تیار رکھا ہے جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ اس کے دل پر خطرہ گذرا، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو (فلا تعلم نفس ما اخفى لهم من قرة اعين)۔ ۱۲م

۲۰۰۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب التفسير، سورة السجدة

الصحيح لمسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت سے منکرین کے سب سے بڑے عالم اور سب سے سخت جھگڑالو، زبان دراز اور فلسفی ہذیانات بکنے والے نے احتجاج کیا کہ یہاں خفا کو صیغہ ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے جو اس بات کا افادہ کرتا ہے۔ کہ مخفی چیزیں وہ ہیں جو ہوچکیں۔ لہذا آیت اس بات پر قطعی طور پر دلالت کرتی ہے کہ بعض چیزیں وہ ہیں جو وقوع پذیر ہوچکیں لیکن ان کا علم غیر اللہ کو کسی نوع کی تفصیل سے اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک اخفا اور پوشیدگی کا زمانہ باقی ہے، جب یہ زمانہ منتہی ہوگا یعنی دخول جنت کے وقت تو یہ خفا ختم ہوگا۔ یہ اس کی طول طویل بکواس کا خلاصہ ہے۔

اقول: اولا۔ (لا تعلم) نفی حال پر دلالت کرتا ہے، نفی استقبال پر اس کی کوئی دلالت نہیں۔ کیا منافقین کے حال کے بارے میں نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (لا تعلمھم) پھر خود ہی خداوند قدوس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا علم فرمادیا۔ کما مر۔ نیز (لھم) میں لام نفع، اور (قرۃ اعین) اس بات بر دال ہے کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو یقینا ان کے لئے ظہور ہوجائے گا۔ لیکن آیت میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ اس سے قبل تمام مخلوق کے لئے اس کا علم ممتنع ہے حتی سید الخلق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بھی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کلام کا ابتدائی حصہ اس وقت نفی علم کے عموم پر دلالت کرتا ہے۔ جب آیت کریمہ نازل ہوئی، اور آخر کلام ان لوگوں کے لئے حصول علم پر دلالت کرتا ہے جب وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان دونوں وقتوں کے درمیان طویل زمانہ ہے۔ اس مدۃ کے سلسلہ میں آیت کی کوئی دلالت نہیں، نہ نفی میں اور نہ اثبات میں۔

اب عموم نفی کو جنت کے دخول تک مستمر ماننا خالص نفسانی ہوس ہے جس پر کوئی دلیل نہیں۔ لہذا یہاں سے وہ شبہ مندفع ہوگیا جو ہماری کتاب کی عبارت پر وارد ہو رہا تھا، ہم نے وہاں کہا تھا کہ قرآن کریم حضور نبی علیہ التحیۃ والتسلیم کے لئے ہر چیز کا تبیان ہے اور ہر شی کی تفصیل۔ اور یہ آیت اس کی نفی نہیں کرتی۔ کہ بعض چیزیں قرآن کے مکمل نازل ہونے سے پہلے اگر پوشیدہ ہیں تو اس سے مقصود پر کوئی اثر نہیں۔

ثانیا: صیغہ ماضی (اخفی) صرف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اخفا واقع ہوا۔ ایسا نہیں

کہ اخفا مخفی کے وجود اور وقوع پر دال ہو۔ کیونکہ خفا یہاں علم کے مقابل ہے۔ اور ظہور علمی معلوم کے خارج میں وجود کو مستلزم نہیں، تو خفا میں یہ وجود کیوں ضروری ہونے لگا۔

کیا قرآن کریم کی آیت (ان الساعة آتية أكاد اخفيها) (طه ـ ۱۵) کو نہیں دیکھا ۔کیا وقوع کے بعد وہ پوشیدہ ہوگی۔

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھو کہ قیامت کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ کیا وہ ظاہر کردی گئی یا پوشیدہ رکھی گئی۔ جو صورت بھی ہو تمہارے نزدیک اس کا وجود اس وقت لازم ہوگا۔ اس لئے کہ اخفا کا زمانہ ماضی میں ہونا جب مخفی کے وجود کو مستلزم تو اظہار میں تو یہ بدرجۂ اولیٰ ہوگا۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ ابریز شریف میں حضرت ابو یحیٰ شریف شہیر بابن ابی عبداللہ شریف تلمسانی قدس سرہ سے نقل فرماتے ہیں:

کسی چیز کے پوشیدہ ہونے کے چند درجات ہیں۔ پہلا درجہ جو سب سے قوی ہے وہ یہ ہے کہ شی کا بالکل وجود ہی نہ ہو۔ اور وہ ظلمت عدم میں مستور ہو۔ جیسے سورج وجود سے پہلے۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ موجود ہو، لیکن ہمارے پاس ایسا حاسہ نہیں جو اس کا ادراک کرسکے ۔جیسے سورج وجود کے بعد اندھے کے نزدیک۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اس کا وجود ہو، اور ایسا حاسہ بھی جو اس کا ادراک کرسکے، لیکن ہمارے اور اس کے درمیان کوئی حجاب ہو۔ جیسے سورج بادلوں میں چھپا ہو۔

ثالثاً: کسی چیز کا اس حال میں ہونا کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا، نہ بشر کے قلب پر اس کا خطرہ گزرا، یہ اس بات کی نفی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں میں سے جسے چاہے مطلع فرمادے۔ بلکہ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اس چیز پر کسی کے اطلاع پاجانے کے بعد بھی وہ چیز اپنے حکم پر باقی رہتی ہے، اس لئے کہ یہاں تو مطلب صرف اتنا ہے کہ وہ عالم شہادت سے نہیں کہ لوگ عموماً اپنے حواس سلیمہ اور عقل سے اس تک وصول حاصل کریں۔ اس کی وضاحت خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوب فرمائی۔

۴۰۰۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمدینۃ عن لیلۃ اسری بہ من مکۃ (وسباق الحدیث الی ان قال) ثم اخذت علی الکوثر حتی دخلت الجنۃ، فاذا فیھا مالاعین رأت ولا اذن سمعت ولاخطر علی قلب بشر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے معراج کا واقعہ بیان فرمایا، اس میں یہ بھی فرمایا: کہ پھر میں کوثر اور جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں وہ چیزیں دیکھیں جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ قلب بشر پر اس کا خطرہ گذرا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! یہاں حضور نے ان چیزوں کا دیدار بھی فرمایا اور اس کے باوجود انہیں صفات سے متصف کیا، کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، وغیرہ۔ انباء الحی ص ۳۷۳

۴۰۰۴۔ **عن** عکرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی قول تعالیٰ: (وما ادری مایفعل بی ولا بکم) قال: نسختھا آیۃ الفتح، فقال رجل من المومنین: ھنیئالک یانبی اللہ، قد علمنا الآن مایفعل بک فماذا یفعل بنا؟ فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ فی سورۃ الاحزاب (وبشرالمؤمنین بان لھم من اللہ فضلا کبیرا۔ وقال: (لید خل المؤمنین والمؤمنات جنات۔۔۔۔۔۔ الآیۃ) فبین اللہ مایفعل بہ وبھم۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے کے قرآن (وما ادری ما یفعل بی ولا بکم) کے بارے میں فرمایا، آیت سورہ فتح نے اس کو منسوخ فرمادیا۔ جب وہ آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی بولے: یا

۴۰۰۳۔ جامع البیان للطبری تحت قولہ تعالیٰ سبحان الذی اسری الآیۃ

۴۰۰۴۔ الدر المنثور للسیوطی تحت قل ما کنت بدعامن الرسل

رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو ہم نے اب جان لیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ تو ہمارا حال بھی بیان فرمائیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ((وبشر المؤمنین بان لهم من الله فضلا کبیرا۔ وقال :(لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات۔۔ الآیة) تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ حضور کے اور مؤمنین کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ ۱۲م

۴۰۰۵۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : انزلت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) مرجعه من الحدیبیة فقال: لقد انزلت علیّ آیة هی احب الیّ مما علی الارض ، ثم قرأ علیهم ، فقالوا هنیئا مریئا یارسول الله ! قد بین الله لك ماذا یفعل بك؟ فما ذا یفعل بنا؟ فنزلت علیه (لیدخل المومنین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار) حتی بلغ (فوزا عظیما)۔

حضرت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیہ (لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر) (سورۃ الفتح۔) حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی جو روئے زمین کی ہر چیز سے مجھے محبوب ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، صحابہ کرام نے مبارک باد پیش کی،، اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے یہ تو بیان فرمادیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، لیکن ہمارا حال معلوم نہ ہوا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (لیدخل المومنین والمؤمنات جنت تجری من تحتها الانهار۔ فوزاً مبینا) تک۔

۴۰۰۶۔ **عن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: (وما ادری مایفعل بی ولا بکم) نزل الله تعالیٰ بعد هذا (لیغفرلك الله ماتقدم من ذنبك وما تاخر) وقوله تعالیٰ : (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات)فاعلم الله تعالیٰ نبیه صلی الله تعالیٰ

۴۰۰۵۔ الجامع للترمذی　ابواب التفسیر　سورۃ الفتح

۴۰۰۶۔ التفسیر لابن ابی حاتم　تحت آیة قل ما کنت بدعا من الرسل

علیه وسلم مایفعل به وبالمؤمنین جمیعا ۔ انباءالحی ص ۳۸۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (وماادری مایفعل لی الآیۃ) نازل ہوئی تو اس کے بعد (لیغفرلك الله الآیة) اتری اور پھر (لیدخل المؤمنین الآیۃ) نازل ہوئی۔ ۱۲م

حضور علم کتابت جانتے ہیں تھے یا نہیں۔ اور امی کا معنی

۴۰۰۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا کتبت احدکم بسم اللہ الرحمن الرحیم فلیمد الرحمن ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم (بسم اللہ الرحمن الرحیم) لکھو تو (رحمٰن) پر کھڑا زبر بھی لگاؤ۔ ۱۲م

۴۰۰۸۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا کتبت فبین السین فی بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ کی کتابت کا طریقہ تعلیم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کی سین کو واضح کر کے لکھنا ۔ ۱۲م

۴۰۱۰۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: رأیت لیلة اسری بی علی باب الجنة مکتوبا، الصدقة لعشر امثالها والقرض ثمانیة عشر، فقلت یاجبرئیل مابال القرض افضل من الصدقة، قال: لان السائل یسأل و عنده، والمستقرض لایستقرض لامن حاجة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۰۷۔ مسند الفردوس للدیلمی رقم الحدیث ۱۱۶۸

۴۰۰۸۔ مسند الفردوس للدیلمی رقم الحدیث ۱۰۸۷

۴۰۱۰۔ السنن لابن ماجه ابواب الصدقات باب القرض

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی شب جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا دس گنا ثواب اور قرض کا اٹھارہ گنا، میں نے کہا: اے جبرئیل! قرض میں کیا خوبی ہے کہ صدقہ سے افضل قرار پایا۔ عرض کیا: سائل سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس ہوتا بھی ہے، اور قرض چاہنے والا ضرورت ہی سے قرض لیتا ہے۔ ۱۲م

۴۰۱۱۔ **عن** ابی الحمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما اسری بی الی السماء بعة فاذا علی ساق العرش الأیمن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، جل جلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت ابوحمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں معراج میں جب ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا تو عرش کی داہنی ساق پر لکھا دیکھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۴۰۱۲۔ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مامررت بسماالارأیت فیہا مکتوبا محمد رسول اللہ، ابوبکر الصدیق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس آسمان سے گذرا وہاں میں نے محمد رسول اللہ اور ابوبکر صدیق لکھا دیکھا۔ ۱۲م

۴۰۱۳۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما عرج بی الی السماء مامررت بسماء الا وجدت اسمی فیہا مکتوبا محمد رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی۔

۴۰۱۱۔ مجمع الزوائد للہیثمی　　کتاب المناقب　　باب جامع فی مناقبہ

۴۰۱۲۔ تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمہ　　۲۹۶۶

۴۰۱۳۔ کشف الاستار عن زوائد البزار للہیثمی　　۲۴۸۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب میں معراج میں آسمانوں سے گذرا تو جس آسمان سے گذرتا وہاں اپنا نام لکھا ہوا پایا تا محمد رسول اللہ، اور ساتھ ہی اس کے نیچے ابوبکر صدیق بھی لکھا تھا۔۱۲م

۴۰۱۴۔ **عن** عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :رأیت لیلۃ اسری بی علی العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،عمر الفاروق۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم علیہما۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے شب اسراء عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق، لکھا دیکھا۔

۴۰۱۵۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :رأیت لیلۃ اسری بی فی العرش فریدۃ خضراء ،فیہا مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،

الخصائص الکبری للسیوطی باب خصوصیۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے شب اسراء سبز موتی دیکھا جس میں سفید نور سے لکھا تھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابوبکر الصدیق،

۴۰۱۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :رأیت لیلۃ اسری بی حول العرش مکتوبا آیۃ الکرسی الی العلی العظیم محمد رسول اللہ قبل ان یخلق الشمس والقمر بالفی عام ،ابو بکر

۴۰۱۴۔تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمہ ۵۳۷۹

۴۰۱۵۔تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمہ ۵۹۰۸

۴۰۱۶۔مسند الفردوس للدیلمی رقم الحدیث ۳۱۸۸

الصدیق علی اثرہ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم کے گرد آیت الکرسی لکھی دیکھی اور محمد رسول اللہ بھی، جو شمس وقمر کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے لکھا گیا تھا، اور ساتھ ہی صدیق اکبر لکھا گیا تھا۔ ۱۲م

۴۰۱۷۔ **عن** جعفر بن محمد الصادق عن ابیه عن جده و عن امیر المؤ منین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهم قالا :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :رأیت لیلة اسری بی علی العرش مکتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله ،ابو بکر الصدیق،عمر الفاروق، عثمان ذو النورین یقتل ظلما۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم پر لکھا دیکھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق، اور عثمان ذوالنورین کو ظلما قتل کیا جائے گا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر کہتا ہے کہ آیت کریمہ (الذین یتبعون الرسول النبی الامی) میں امی کا معنی ہے جو نہ کتابت جانتا ہو اور نہ نقوش کتابیہ وحساب۔

پھر کہا: معالم التنزیل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مروی ہے کے تمہارے نبی امی ہیں جو نہ لکھتے ہیں اور نہ پڑھتے ہیں اور نہ حساب رکھتے ہیں۔

پھر کہا: اس میں شک نہیں کہ نقوش کتابیہ کا تعلق عالم شہادت سے ہے، اور وہ اپنے اصول وضوابط کے اعتبار سے مختلف اور کثیر انواع پر مشتمل ہے، کہ مختلف زمانوں میں اصطلاحات میں اختلاف رونما ہوا، اور اپنی جزئیات کے اعتبار سے تو وہ غیر متناہی لا تقف عند حد کی منزل

۴۰۱۷۔ تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ عبد الرحمن

میں ہیں۔اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وصف امی سے متصف فرمایا اور یہ وصف منسوخ بھی نہیں ہوا، تو آپ کو ان نقوش و کتابت اور ان کی قرأت کا علم نہیں تھا۔حالانکہ آپ کو خلافت کبری حاصل اور غایت اتصال باطنی بھی عطا ہوئی اس کے باوجود آپ عالم شہادت کے تمام افراد کو بھی نہیں جانتے تھے۔

اقول: اولا۔تو نے امی کا معنی بیان کیا جو کتابت نہ جانتا ہو، حالانکہ امام بغوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل کیا: جو کتابت نہ کرتا ہو۔کیا دونوں میں عظیم فرق نہیں ہے؟

اگر تیری مراد علم سے ملکہ ہے تو سچ ہے۔پھر یہ باب قدرت کے قبیل سے ہوگا نہ کہ باب علم سے جس کی بحث یہاں ہے۔کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے لیکن اس کو ملکہ سے تعبیر کرنا غلط، اور اس کا علم اس سے قطعا متعالی و بلند ہے۔

اب اگر حضور نے خوشخطی کا اظہار نہ فرمایا اور اللہ کی عطا سے آپ کو ہر مکتوب کا علم حاصل ہوا تو یہ آپ کی امیت کے کب منافی ہے۔

امام قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں: آپ کے معجزات باہرہ میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات اقدس میں تمام علوم و معارف جمع فرمائے۔اور دینی و دنیوی تمام مصالح کی اطلاع بخشی۔ان تمام چیزوں کے باوجود آپ کتابت نہیں فرماتے تھے۔لیکن آپ کو تمام چیزوں کا علم عطا ہوا تھا۔یہ تمام احادیث اس کی واضح دلیل ہیں۔

(انباء الحی صفحہ ۳۹۴)

اب یہاں یہ بحث باقی رہتی ہے کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے اپنے دست مقدس سے کبھی کچھ لکھا۔

اس کے وقوع کے قائلین میں مذاہب اربعہ کے علما کی ایک جماعت ہے۔نیز حفاظ حدیث، عظمائے متکلمین، اور بعض ائمہ تابعین ہیں، حتی کہ بعض صحابہ سے بھی ایسا منقول ہوا۔

علمائے کرام میں قاضی ابو الولید باجی، شیخ ابو ذر ہروی مالکی، امام فقیہ ابو جعفر اصولی سمنانی حنفی، محدث ابو الفتح نیشاپوری، ان کے علاوہ علمائے افریقہ وصقلیہ وغیرہما جو قرن خامس

میں علامہ باجی کے معاصر گزرے۔ان کے بعد ابوالفرج ابن جوزی حنبلی، امام قرطبی مالکی۔

متاخرین علماء میں علی قاری مکی، اسی کی طرف میلان ہے علامہ طیبی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی شارحین مشکاۃ کا۔اسی کو راجح قرار دیا امام قاضی عیاض مالکی نے، اور اس کو باقی رکھا شیخ الاسلام نووی شافعی نے، اور ان سے پہلے تمام شوافع نے اس کو اپنایا۔جیسے محدث عمر بن شیبہ، امام بخاری و مسلم کے معاصر۔اور امام ثقہ یونس بن میسرہ تابعی، اور امام ثقہ عون بن عتبہ بن مسعود تابعی، امام جلیل ثقہ عامر شعبی، وغیرہم کبرائے تابعین نے مقبول رکھا۔عبداللہ بن عتبہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے جو صغار صحابہ سے ہیں ان سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

حضرت یونس بن میسرہ نے حضرت سہل بن حنظلیہ کی حدیث مذکور روایت کرنے کے بعد فرمایا: کہ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ حضور پر جب قرآن کریم نازل ہوا تو آپ نے اس کو لکھا بھی۔

۴۰۱۸۔ **عن** عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی کتب وقرء۔ قال مجالد فذکرتہ للشعبی فقال: صدق، قد سمعت من یذکر ذلک۔

(انباء الحی ص ۳۹۶)

حضرت عون بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال سے قبل لکھا بھی اور پڑھا بھی۔مجالد کہتے ہیں: میں نے اس کا ذکر امام شعبی سے کیا تو آپ نے فرمایا: سچ ہے، میں نے ایسا ہی ذکر کرتے سنا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ کلام یہ ہے اقوال کتابت کو ثابت کرتے ہیں۔لیکن جمہور اس کی نفی فرماتے ہیں ،لہذ ہمارا ایمان اس پر ہے کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نبی امی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز کا علم وہبی طور پر عطا کیا، کسبی طور پر نہیں۔لہذا آپ کے علوم ضروری غیر مکتسب ہیں نظری نہیں۔ بلکہ موصل اور موصل الیہ دونوں آپ کو نور ربانی سے ابتداء ہی سے حاصل ہوئے۔لہذا آپ کا علم مکتوب نقوش سے مستفاد نہیں۔اور نہ علم نقوش کسب سے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملکہ اور فعل کی تصویر و امتیاز سے پاک رکھا۔چنانچہ اس سے نہ آپ کی امیت میں کوئی خلل اور نہ احاطہ

علمی میں کوئی فرق۔ والحمد للہ الذی تفضل علیہ بکل فضل افضل ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کرم و فضل۔

(ملخصا انباء الحی ص ۴۲۳)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شعر کا علم تھا یا نہیں؟

۴۰۱۹۔ عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:ما ابال ما أتیت ان انا شربۃ تریا قاً او تعلقت تمیمۃ او قلت الشعر من قبل نفسہ۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں خود تریاق نہ نوش کروں، تعویذ گلے میں نہ لٹکاؤں، اور شعر نہ کہوں۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر کہتا ہے کہ آیت (وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ) اپنے عموم الفاظ سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکو شعر کا علم نہیں تھا، حالانکہ علم شعر اولین وآخرین کے علوم سے ہے، جو علوم قرآنی میں بھی شامل ہے۔

اقول: اولا. ہر وہ شخص جس کو واقعی عقل کی دولت ملی وہ جانتا ہے کہ یہاں آیت میں علم سے ملکہ مراد ہے، ی عنی ہم نے ان کو اس بات ہر قدرت نہیں دی کہ وہ شعر کہا کریں، اس حدیث کا بھی یہی مطلب ہے۔ علم سے ملکہ مراد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب علم کی اضافت کسی صنعت کی طرف ہو تو اسی کو مراد لیا جاتا ہے، مثلاً تم کہو کہ فلاں شخص تیر اندازی، تیراکی، گھوڑ سواری، کتابت، اور طباخی وغیرہ جانتا ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کی تعریف حدی اور رسمی کو جانتا ہے، اس کے مفاہیم کا تصور اس کے ذہن میں ہے۔ یا مثلاً کسی کو تیر اندازی کرتے دیکھا، یا گھوڑ سواری وغیرہ میں مشغول پایا تو اس فن سے اتصاف کا انکشاف ہو گیا۔ نہیں، بلکہ یہاں مراد وہ ملکہ اور کیفیت راسخہ ہے جس سے صحیح تیر اندازی وغیرہ پر قدرت حاصل ہو۔

ان احادیث میں علم سے ملکہ ہی مراد ہے

۴۰۲۰۔ **عن** جابربن عبد اللہ وجابر بن عمیررضی اللہ تعالیٰ عنہم قالا: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کل شیء لیس من ذکر اللہ فھو لھو ولعب الا ان یکون اربعۃ، ملاعبۃ الرجل امرأتہ، وتأدیب الرجل فرسہ ومشی الرجل بین الغرضین وتعلیم الرجل السباحۃ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہروہ چیز جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو وہ لہو ولعب ہے مگر چار چیزیں، مرد کا اپنی بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کا سدھانا، نشانہ بازی کرنا، اور تیراکی سیکھنا سکھانا۔۱۲م

۴۰۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: علموا ابناءکم السباحۃ والرمی والمرأۃ المغزل۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو تیراکی، تیراندازی سکھاؤ، اور لڑکیوں کو کاتنا سینا وغیرہ سکھاؤ۔ ۱۲م

۴۰۲۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: علموا بنیکم الرمی فانہ نکایۃ العدو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کو تیراندازی سکھاؤ کہ یہ دشمن پر غلبہ کا سبب ہے۔۱۲م

۴۰۱۹۔ السنن لابی داود، کتاب الطب، باب التریاق

۴۰۲۰۔ کنز العمال للمتقی، کتاب اللھو واللعب ۴۰۶۱۲

۴۰۲۱۔ شعب الایمان للبیھقی، باب حقوق الاولاد والاھلین ۸۶۶۴

۴۰۲۲۔ السنن لابی داود، کتاب الطب، باب التریاق

۴۰۲۳۔ **عن** الشفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ألا تعلمین ھذہ رقیۃ النملۃ کما علمتھا الکتابۃ۔

حضرت شفا بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو اس کو چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سکھاتی جس طرح تو اس کو کتابت سکھائی۔۱۲م

۴۰۲۴۔ **عن** بکر بن عبد اللہ الربیع الانصاری عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: علموا اولادکم السباحۃ والریایۃ۔

حضرت بکر بن عبد اللہ بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چنانچہ یہ تمام احادیث باب قدرت سے ہیں باب علم سے نہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ (وما علمناہ) سے جس کی نفی آیت کریمہ میں ہے وہ (وعلمناہ من لدنا علما) کے باب سے نہیں۔

بلکہ یہ (وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم لتحصنکم من بأسکم فھل انتم شاکرون۔ الانبیاء۔ ۸۰، اورہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آ (زخمی ہونے سے) بچائے تو کیا تم شکر کروگے،

کے قبیل سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس طرح بیان فرمایا: (والنا لہ الحدید ان اعمل سابغات وقدر فی السرد۔ الانبیاء۔ ۱۰، ۱۱، اورہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ۔

تو اس آیت میں حکم دیا، اور حکم امتثال کو واجب کرتا ہے، اور امتثال فعل کو، اور فعل استطاعت کے تابع، اور استطاعت ہی تو قدرت ہے۔ اگر یہاں علم محض معنی تصوری میں ہوتا تو پھر نہ لوہا نرم کرنے کی ضرورت تھی اور نہ اس پر آنچ یعنی زخمی ہونے سے بچانے کا اثر اور فائدہ

۴۰۲۳۔ السنن لابی داود، کتاب الطب، باب التریاق

مرتب ہوتا۔

امام بغوی تہذیب میں، پھر امام ابن حجر عسقلانی تخریج احادیث رافعی میں، پھر علامہ شہاب قسطلانی عنایۃ القاضی میں فرماتے ہیں: کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش خطی کا علم رکھتے اور نہیں لکھتے تھے۔ اور خوب شعر گوئی سے واقف تھے اور شعر گوئی نہ فرماتے تھے ۔تو اس سلسلہ میں اصح مسلک یہ ہے کہ عملی طور پر ان کی خوبیوں کا اظہار نہیں فرمایا، اس کے باوجود عمدہ اشعار اور ردی کلام منظوم میں امتیاز فرماتے۔

امام قاضی عیاضفر ماتے ہیں: کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لغات عرب کا بخوبی علم تھا اور مع اشعار اس کا حفظ مشہور بات ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:۔ کہ آپ اگر چہ شعر گوئی نہیں فرماتے اور نہ اشعار پڑھتے ، اور اگر اتفاق سے کبھی شعر پڑھتے تو اس کا وزن بدل دیتے۔ اس کے باوجود آپ کے دربار میں شعرائے عرب مدحیہ اشعار پڑھتے تو آپ نہایت توجہ سے ان کو سماعت فرماتے اور انکے معانی سے وہ سب کچھ جانتے جہاں تک دوسروں کی رسائی نہیں ہوتی۔

یہاں مصنف نے کتابت کے بعد شعر کا ذکر ایک خاص مناسبت کے تحت کیا ہے، کہ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن کی آپ کو معارفت تامہ حاصل تھی لیکن کبھی آپ اس میں مشغول نہیں ہوئے۔

واضح رہے کہ (وما علمناہ الشعر) میں قطعا سلب کلی مراد ہے، نہ کہ سلب کلیہ، کہ یہ تو ہر شاعر کو حاصل ہوتا ہے حتی کہ شعرائے جاہلیت میں سب سے بڑے شاعر امرء القیس کو بھی،۔ تو یہ آپ کے خصائص سے کیسے شمار ہوسکتا ہے۔ نیز (وما ینبغی لہ) سے بھی اس کا افادہ ہوتا ہے، یعنی آپ کی شان کے یہ لائق نہیں تھا، بلکہ آپ کے حق میں یہ نقص تھا۔ اور یہ بات قطعا معلوم کہ نقص بالکلیہ آپ سے منتفی ہے۔ لہذا جو چیز آپ کے لائق نہیں اس میں مشغولیت بھی نہیں ہوسکتی ۔اسی لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی پورا شعر نہیں کہا اور کبھی کہا بھی تو اس کا وزن ساقط فرمادیا۔

٤٠٢٥ ـ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بلغنی انه قیل لعائشة رضی الله تعالیٰ عنه هل كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتمثل بشیء من الشعر قالت : كان ابغض الحدیث الیه غیرأ انه كان یتمثل ببیت اخی بنی قیس یجعل اخره اوله وأوله ویقول :

ویاتیك من لم تزود بالاخبار

فقال له ابوبكر رضی الله تعالی عنه لیس هكذا ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی والله ما انا بشاعر ولا ینبغی لی ـ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز کے تعلق سے شعر کہتے تھے؟ فرماتی ہیں: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ نہایت نہ پسند تھا مگر کبھی بنوقیس کے اشعار پڑھتے تو مصرع کا اول جز آخر میں کردیتے اور آخر کا اول میں، اور یوں پڑھتے ،ویاتیك من لم تزود بالاخبار ـ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اس طرح نہیں ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم بخدا! بے شک میں شاعر نہیں اور نہ یہ میرے لائق ہے۔

٤٠٢٦ ـ **عن** الحسن رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان یتمثل بهذا البیت ـ كفی بالاسلام والشیب للمرء ناهیا ـ فقال ابوبكر رضی الله تعالی عنه : اشهد انك رسول الله ما علمك الشعر وما ینبغی لك ـ

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مصرع اس طرح پڑھا۔ كفی بالاسلام والشیب للمرء ناهیا۔ اس پر صدیق اکبر

٤٠٢٥ ـ جامع البیان للطبری ، سورة یٰس تحت وما علمناه الشعر

٤٠٢٦ ـ الطبقات الكبری لابن سعد ذكر من محاسنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں آپ کو شعر کا ملکہ عطا نہیں کیا اور نہ یہ آپ کے مناسب تھا۔۱۲م

۴۰۲۷۔ **عن** عبد الرحمنؓ بن ابی الزناد رضی اللہ تعالیٰ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال للعباس بن مرداس أرأیت قولك ۔

اصبح نھبی ونھبی العبید بین الا قرع وعیینة

فقال ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ: بابی انت وامی یا رسول اللہ ! ما انت بشاعر ولا راویہ ولا ینبغی لك، وانما قال: بین عیینة والاقرع

حضرت عبد الرحمٰن ابن ابی زناد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرت عباس ابن مرداس سے فرمایا: تم اپنے اس قول کے بارے میں بتاؤ:

اصبح نھبی ونھبی العبید بین الا قرع وعیینة

تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! آپ نہ شاعر ہیں نہ انکے اشعار کے راوی اور نہ یہ آپ کے لائق۔ شعر تو اس طرح ہے۔ بین عیینة والاقرع۔

۴۰۲۸۔ **عن** ام المومنین عائشه الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: ما جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت شعر قط الا بیتا واحدا۔

تفاءل بما تھوی یکن فلقلما

یقال لشیء کان الا تحقق

ولم یقل "تحققا" لئلا یعربه فیصیر شعرا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا مگر ایک مصرع۔

تفاءل بما تھوی یکن فلقلما

یقال لشیء کان الا تحقق

اس شعر میں دوسرے مصرع میں "تحققا" نہیں کہا کہ اس کو اعراب دیکر شعر بنالیا جاتا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ثابت شدہ چیز ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے شعراء سے بہت سے اشعار سنے۔ جیسے حضرت حسان بن ثابت، عبد اللہ بن رواحہ، کعب بن مالک صاحب توبہ، لبید بن ربیعہ، علی مرتضی، عباس بن عبد المطلب، بلال فی حنینہ الی مکہ، کعب بن زہیر صاحب بانت سعاد، عباس بن مرداس، اقرع بن حابس، زبرقان بن بدر، مالک بن نمط، برء بن مالک اخی انس، انجشہ، بجیر بن بجیرہ طائی، کلیب بن اسد حضرمی، اسود بن سریع، سواد بن قارب، اعشی مازنی، علا بن یزید حضرمی، عامر بن اکوع، خفاف بن نھلہ، بکر اسدی، عمر بن سالم، زہیر بن صرد جشمی، اسود بن مسعود ثقفی، مالک بن عوف، اعرابی طلب الغیث، شیخ شکا ولدہ، جوار فی عرس الربیع، نساء الانصار، جواری بنی نجار۔

صحابہ کے علاوہ عسکلان بن عواکر، ابو طالب، امیہ بن ابی صامت۔ کہ ان کے اشعار ایک سو کی تعداد میں شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنائے، جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمائش کی تھی۔ ابو کبیر ہذلی، ان کے اشعار ام المومنین نے سنائے تھے۔

اگر ان اشعار کو جمع کیا جائے جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سماعت فرمائے تو ایک بڑا دیوان ہو جائے، لہٰذا قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم نے بعض اشعار کا احاطہ فرمایا۔ اور یہ آیت کریمہ کے منافی نہیں۔ تو پھر اسمیں کوئی منافات نہیں کہ حضور کا علم تمام اشعار کو محیط ہو جسے نہ کوئی شعر خارج اور نہ کلام اولین و آخرین، جن و انس اور تمام مخلوق کے کلام کا کوئی حصہ باہر۔ اس لئے کہ جس چیز کا ایجاب جزئی سلب کلی کے منافی نہیں ہوتا محال ہے کہ ایجاب کلی اس کے منافی ہو۔ لہٰذا واضح ہو گیا کہ عمومات قرآن کو اس آیت کریمہ سے رد کر دینا ہذیان اور مجنون کی بڑ کے سوا کچھ نہیں، بلکہ قرآن میں اپنی رائے کو دخل دینا ہے اور بعض قرآن کو بعض سے رد کرنا ہے جو سرکشوں کا طریقہ ہے۔ (انباء الحی ص ۲۲۲)

٤٠٢٧۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ترجمہ عباس بن مرداس

٤٠٢٨۔ تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ٥٢٢٣

وہ احادیث جو وزن عروضی پر وارد ہوئیں

یہاں پندرہ احادیث بیت تام کی ہیئت پر منقول ہوں گی اور پھر انکے بعد کامل ایک سو جزبیت اور مصرع کی شکل پر۔

۴۰۲۹۔ **عن** جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ھل انت الا اصبع دمیت۔ وفی سبیل اللہ ما لقیت۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نہیں مگر ایک انگلی جو خون آلود ہوئی، اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا (کسی جہاد میں حضور کی انگلی خون آلود ہوئی تھی اس پر آپ نے یہ فرمایا)

۴۰۳۰۔ **عن** الزھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھم یبنون المسجد۔ ھذا الحمال لا حمال خیبر۔ ھذا أبر ربنا واظھر۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بوجھ اٹھانے والے خیبر والوں کی طرح نہیں، یہ اللہ کے نیک بندے ہیں اور راہ خدا میں غالب آنے والے۔ ۱۲م

۴۰۳۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اعتبروا الارض باسمائھا، واعتبروا الصاحب بالصاحب۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کا اندازہ اس کے نام سے کرو، اور ساتھی کے ذریعہ اس کے ساتھی کو پہچانو۔

۴۰۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الجھاد باب من ینکب او یطعن فی سبیل اللہ

۴۰۳۰۔ الطبقات الکبری لابن سعد،

۴۰۳۱۔ کنز العمال للمتقی ۳۰۷۲۴

٤٠٣٢۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طالب العلم طالب الرحمة،طالب العلم ركن الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طالب علم طالب رحمت ہے، طالب رکن اسلام ہے۔۱۲م

٤٠٣٣۔ **عن** عمرو بن حريث رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :الطاهر النائم ،كالصائم القائم۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باوضو سونے والے عبادت گزار روزہ دار کی طرح ہیں۔۱۲م

٤٠٣٤۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :البر لا يبلیٰ ،والذنب لا ينسیٰ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی ضائع نہیں جاتی اور گناہ وبد سلوکی بھلائی نہیں جاسکتی۔۱۲م

٤٠٣٥۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اذا عملت سيئة، فاحدث عندها توبة۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی سرزد ہو تو فوراً توبہ کرو۔۱۲م

٤٠٣٦۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

٤٠٣٢۔مسند الفردوس للديلمی ، ٣٩١٥

٤٠٣٣۔مسند الفردوس للديلمی ، ٣٩٨١

٤٠٣٤۔كتاب الزهد لاحمد بن حنبل ، زهد ابی الدرداء

٤٠٣٥۔كتاب الزهد لاحمد بن حنبل ، زهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

٤٠٣٦۔السنن لابن ماجه ، ابواب الزهد باب مثل الدنيا

تعالیٰ علیه وسلم :الدنیا ملعونة ،وملعون ما فیها ،الاذکرالله ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور اس کی تمام چیزیں ملعون مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر ۱۲م

۴۰۳۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :قد اختبأدعوتی، شفاعة لا متی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لئے پوشیدہ رکھی ہے۔۱۲م

۴۰۳۸۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :نساء کاسیات،عاریات مائلات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہت سی لباس والی عورتیں بھی برہنہ ہیں کہ اپنی ہیئت سے لوگوں کو مائل کرتی ہیں۔ ۱۲م

۴۰۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عقل اهل الذمة ،نصف عقل المسلمین۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ذمی کافر کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہے۔۱۲م

۴۰۴۰۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان علمی بعد موتی، کعلمی فی الحیاة۔

۴۰۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، مرویات ابن عباس

۴۰۳۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنة باب جهنم اعاذنا الله تعالیٰ

۴۰۳۹۔ السنن للنسائی، کتاب البیوع باب کم دیة الکافر

۴۰۴۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۴۲۰

التشبيه فى البقاء دون القدر،فان الزيادة لا تناهى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا علم میرے وصال کے بعد بھی ویسا ہی ہے جیسا حیات میں۔۱۲م (یہاں تشبیہ علم کی بقا میں ہے نہ کہ مقدار میں، کیوں کہ زیادت کی تو انتہا ہی نہیں)

۴۰۴۱۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :صلوا على موتاكم ،باليل والنهار۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کی نماز جنازہ رات اور دن میں پڑھو۔۱۲م

۴۰۴۲۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ويل للرجال من نساء،وويل للنساء من الرجال۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنانی وضع اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردانی وضع اختیار کرنے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطور ومصرعوں کی صورت پر جو احادیث وارد ہوئیں وہ میری نظر میں بہت زیادہ ہیں اور وہ ہر بحر ووزن کی شکل پر ہیں۔ بعض کے وزن مشترک اور بعض عرب کے اوزان اور بعض عجم کے اوزان کے ساتھ خاص ہیں۔

اگر میں ان سب کی تفصیل، تخریج، اوزان وغیرہ بیان کرنے پر آؤں تو کلام طویل ہو جائے، اس سلسلہ میں بعض ائمہ کرام نے قرآن کریم کی آیات کو جمع کیا ہے لیکن میں نے احادیث کی طرف کسی کو متوجہ نہیں پایا۔ لہٰذا میں یہاں مکمل ایک سو احادیث پیش کرتا ہوں۔ ان میں بعض کا وزن اشباع کے ذریعہ پورا ہوگا۔ اس لئے نہیں کہ یہاں روایت میں اشباع ہے، العیاذ باللہ، بلکہ ہم وزن کرنے کے لئے وہ ایک اشارہ ہوگا۔ جیسا کہ اکابر ائمہ نے وزن عروضی دکھانے کے لئے آیات قرآنیہ اور جمل فرقانیہ میں بعض مقامات پر اشباع کی طرف اشارہ کیا ہے

حالانکہ اشباع سے مراد محض وزن ہی کا اظہار ہے نہ کہ وہ کوئی ایسی قرأت ہے جس کی رو سے ہم وزن کیا جائے۔ نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔

بحور اوران کے ہم وزن احادیث

بحر الطویل

۴۰۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :فقدمنى جبريل ،حين امتهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے حضرت جبریل نے آگے کیا جب امامت کا وقت آیا۔۱۲م

بحر المديد

۴۰۴۴۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لا زكاة فى حجر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی طرح کے پتھر میں زکوۃ نہیں۔۱۲م

۴۰۴۵۔ **عن** سالم بن عبد الله عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لا تتركوا النار فى بيوتكم۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں آگ سلگتی نہ چھوڑو۔۱۲م

۴۰۴۱۔ السنن لابن ماجه، كتاب الجنائز باب ماجاء فى اى الاوقات التى لا يصلى الخ

۴۰۴۲۔ المستدرك للحاكم، كتاب الاهوال ينتظر صاحب الصور متى يومر بنفحه

۴۰۴۳۔ السنن للنسائى، كتاب الصلوٰة باب فرض الصلوٰة ۷۸/۱

۴۰۴۴۔ كنزالعمال للمتقى، ۱۵۸۶۲ ۳۲۳/۶

۴۰۴۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب الاستئذان باب لا تترك النار ۹۳۱/۲

٤٠٤٦۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا قطع فی ثمر ولا کثر۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھلوں اورخوشوں کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔۱۲م

٤٠٤٧۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا تعجزوا فی الدعاء۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے میں نہ تھکو۔۱۲م

٤٠٤٨۔ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا نذر فی المعصیۃ۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت وگناہ میں کوئی نذر معتبر نہیں۔۱۲م

بحر الوافر

٤٠٤٩۔ عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :علیکم بالبیاض من الثیاب۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید لباس اپناؤ۔۱۲م

٤٠٤٦۔السنن لابی داود، کتاب الحدود باب مالا قطع فیہ ٦٠٣/٢

٤٠٤٧۔المستدرک للحاکم، کتاب الدعا ١٨١٨ ٦٧١/١

٤٠٤٨۔السنن لابی داود، کتاب الایمان والنذور باب من رای علیہ کفارۃ ٤٦٧/٢

٤٠٤٩۔السنن للنسائی، کتاب الزینۃ باب الامر بلبس البیض ٢٩٧/٦

٤٠٥٠۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :تجافوا عن عقوبة ذی المروة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہادر اور اچھے برتاؤ والے لوگوں پر سزائیں نافذ کرنے سے حتی الامکان بچو۔۱۲م

٤٠٥١۔ **عن** ابی امامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :شھید البحر مثل شھید البر۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دریا میں ڈوب کر مرنے والا خوشکی کے شہید کی طرح ہے۔۱۲م

٤٠٥٢۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذا کثر الزنا کثر السباء۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب زنا کی کثرت ہوگی تو قید و بند میں بھی اضافہ ہوگا۔۱۲م

٤٠٥٣ ۔ **عن** سلمة بن قیس الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذا استنشقت فانتثر۔

حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ناک میں پانی چڑھاؤ تو جھاڑو۔۱۲م

٤٠٥٠۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۸۰ ۳۱۰/۵

٤٠٥١۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۷۱٦ ۱۷۱/۸

٤٠٥٢۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۵۲ ۱۸٤/۲

٤٠٥٣۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٦۳۱۰ ۳۸/۷

٤٠٥٤۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ذرونی ما تركتكم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم مجھے چھوڑ دو جو میں نے تمہارے لئے چھوڑا۔۱۲م

٤٠٥٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :عجبت لطالب الدنيا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے دنیا کے طالب پر تعجب ہے۔۱۲م

٤٠٥٦۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :بلال سابق الحبش۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بلال حبشیوں میں سب پر سبقت لے گئے۔۱۲م

٤٠٥٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :عليك باول السوق۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم شروع میں ہی بازار جاکر اپنی ضرورت پوری کرلو۔۱۲م

٤٠٥٤۔ الصحيح لمسلم، كتاب الفضائل باب توقيره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٢٦٢/٢

٤٠٥٥۔ كنز العمال للمتقی، ٤٣٨٣٨ ٣٩/١٦

٤٠٥٦۔ حلية الاولياء لابی نعيم، ترجمه بلال بن رباح ١٤٩/١

٤٠٥٧۔ الكامل لابن عدی، رقم الترجمه ١٣٣١ ١٧٤/٥

بحر الکامل

۴۰۵۸۔ **عن** ابی ثعلبة الخشنی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :البر ما سکنت الیه النفس۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی وہ ہے کہ قلب جس سے سکون پائے۔۱۲م

۴۰۵۹۔ **عن** ابي هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ترك السلام علی الضریر خیانة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کمزور نگاہ والے کو سلام نہ کرنا خیانت ہے۔۱۲م

۴۰۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :تجب الصلاة علی الغلام اذا عقل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز فرض ہے لڑکے پر جب بالغ ہوجائے۔۱۲م

۴۰۶۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عرضت علیّ امتی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت پیش کی گئی۔۱۲م

۴۰۶۲۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله

۴۰۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۶/۵

۴۰۵۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳۳۱ ۱۲۸/۹

۴۰۶۰۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۶ ۴۴۰/۱۶

۴۰۶۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد باب النهی عن البصاق فی المسجد ۲۰۷/۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :سلمان سابق فارس۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سلمان اہل فارس میں سب پر سبقت لے گئے۔ ۱۲م

۴۰۶۳۔ عن الوضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاقال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :جبل الخلیل مقدس۔

حضرت وضین بن عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کا پہاڑ عظیم مرتبہ والا اور پاکیزہ ہے۔ ۱۲م

۴۰۶۴۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :طلب الحلال فریضۃ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حلال کمائی حاصل کرنا فرض ہے۔ ۱۲م

۴۰۶۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:طلب الحلال جہاد۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

بحرالبہر ج، مجزوا

۴۰۶۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۶۲۔ الطبقات الکبری لابن سعد، رقم الترجمہ ۳۵۹ ۶۲/۴

۴۰۶۳۔ کنزالعمال للمتقی، ۳۵۰۶۳ ۲۸۶/۱۲

۴۰۶۴۔ کنزالعمال للمتقی، ۹۲۰۳ ۵/۴

۴۰۶۵۔ کنزالعمال للمتقی، ۹۲۰۵ ۶/۴

۴۰۶۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الإمراء ۱۲۴/۲

تعالیٰ علیه وسلم :علیك السمع والطاعة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔۱۲م

۴۰۶۷۔ عن الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :صهیب سابق الروم۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صہیب اہل روم پر سبقت لے گئے۔۱۲م

۴۰۶۸۔ عن عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا غضب ولا نهبة۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ اور لوٹ مار جائز نہیں۔۱۲م

۴۰۶۹۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :استوصوا بالنساء خیرا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کا بھلائی کا حکم دو۔۱۲م

۴۰۷۰۔ عن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :الدنیا کلها متاع۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۴۰۶۷۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد، رقم الترجمه ۴۸ ۱۷۰/۳

۴۰۶۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳/۱۷

۴۰۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب النکاح باب الوصاة بالنساء ۷۷۹/۲

۴۰۷۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، باب بالوصیة للنساء ۴۷۵/۱

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دنیا مکمل طور پر ساز وسامان ہے۔۱۲م

۴۰۷۱۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اياكم الغلو فى الدين۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو۔۱۲م

۴۰۷۲۔ عن فضالة بن زيد الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ثلاث لا يجوز اللعب فيهن ۔

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں لہو ولعب ناجائز ہے۔۱۲م

۴۰۷۳۔ عن ابى امامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ان المتشدقين فى النار۔

حضرت ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گفتگو وغیرہ میں بد احتیاطی اختیار کرنے والے دوزخی ہیں۔۱۲م

۴۰۷۴۔ عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :كل ما ردت اليك قوسك۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہاری کمان تمہارے لئے جو شکار لوٹادے اس کو کھاؤ۔۱۲م

۴۰۷۱۔السنن للنسائی ، كتاب المناسك ، باب الالتقاط الحصى ، ۴۸/۲

۴۰۷۲۔المعجم الكبير للطبرانى ، ۳۰۵/۱۸

۴۰۷۳۔المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۶۶/۸

۴۰۷۴۔السنن لابى داود ، كتاب الضحايا باب فى الصيد ، ۳۹۴/۲

۴۰۷۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم للزهراء: لا كرب علىٰ ابيك بعد اليوم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد کبھی تمہارے والد کو بے چینی لاحق نہیں ہوگی۔۱۲م

بحر الرجز

۴۰۷۶۔ **عن** البراء بن عازب رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :الله مولانا ولا مولىٰ لكم۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی وناصر نہیں۔۱۲م

۴۰۷۷۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لا تذكروا هلكاكم الا بخير۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کیا کرو۔۱۲م

۴۰۷۸۔ **عن** معاوية رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لا تركبوا الخز ولا النمار۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم اور چیتے کی کھال سے بنی ہوئی زین پر سواری نہ کرو۔۱۲م

۴۰۷۵۔ كنز العمال للمتقى، ۱۸۸۱۸ ۷/۲۶۰

۴۰۷۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب الجهاد باب مايكره من التنازع ۱/۴۲۶

۴۰۷۷۔ السنن للنسائى، كتاب الجنائز باب النهى عن ذكر الهلكى الا بخير ۱/۲۷۴

۴۰۷۸۔ السنن لابى داود، كتاب اللباس باب فى جلود النمور ۲/۵۷۰

٤٠٧٩ ـ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :لا تغبطن فاجرا بنعمة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم کسی بدکار کی دولت پر رشک نہ کرو۔۱۲م

٤٠٨٠ ـ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :لا تدفنوا موتاكم بالليل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے مردوں کورات میں دفن نہ کیا کرو۔۱۲م

٤٠٨١ ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :حد الجوار اربعون دارا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پروس کی حد چالیس گھروں تک ہے۔۱۲م

٤٠٨٢ ـ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : العرش من ياقوتة حمراء۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عرش سرخ یاقوت سے بنا ہے۔۱۲م

٤٠٧٩ ـ مشكوة المصابيح للتبريزی، كتاب الرقاق باب فضل الفقراء ٢/٤٤٧

٤٠٨٠ ـ السنن لابن ماجه، كتاب الجنائز باب ماجاء فی الاوقات التی ١/١٠٩

٤٠٨١ ـ كنزالعمال للمتقی، ٢٤٨٩٥ ٩/٥٢

٤٠٨٢ ـ كنزالعمال للمتقی، ١٥١٩٥ ٦/١٥١

٤٠٨٣ ـ حلية الاولياء لابی نعيم، ترجمه عثمان بن عفان ١/٥٦

من مجزوه

۴۰۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:عثمانُ احیا امتی۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عثمان غنی میری امت میں سب سے زیادہ حیادار ہیں۔۱۲م

۴۰۸۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من سب اصحابی جلد۔

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسنے میرے صحابہ کو گالی دی اس کو کوڑے لگائے جائیں۔۱۲م

۴۰۸۵۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :صلوا علی اطفالکم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھو۔۱۲م

۴۰۸۶۔ **عن** فضالة بن عبید رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حافظ علی العصرین۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر اور عصر کی نمازوں خاص طور پر حفاظت کرو۔۱۲م

۴۰۸۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

۴۰۸۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، کتاب الحدود والدیات باب فی من سب نبیا او غیره

۴۰۸۵۔ السنن لابن ماجه، کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰة علی الطفل ۱/۱۰۸

۴۰۸۶۔ السنن لابی داود، کتاب الصلوٰة باب المحافظة علی الصلوات ۱/۶۱

۴۰۸۷۔ الجامع للترمذی، ابواب الزهد باب ما جاء فی معیشة اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه

تعالیٰ علیه وسلم :لا تذبحن ذات در۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دودھ والے جانوروں کو ذبح نہ کرو۔۱۲م

۴۰۸۸۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لا عقر في الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں دہشت زدہ کرنا جائز نہیں۔۱۲م

۴۰۸۹۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :شفاعتي مباحة۔

اللهم الجها واتمهالنا بجاهه عندك يا ارحم الراحمين صل وسلم وبارك عليه وعلىٰ آله وصحبه وحزبه اجمعين ۔آمين

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت مباح ہے۔۱۲م

بحر الرمل

۴۰۹۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:معدن التقوى قلوب العارفين ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولیاء اللہ کے دل تقوی کی کان ہیں۔۱۲م

۴۰۹۱۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله

۴۰۸۸۔السنن لابی داود، کتاب الجنازة باب کراهية الذبح عند القبر ۲/۴۵۹

۴۰۸۹۔الجامع الصغير للسيوطى ۴۸۹۵

۴۰۹۰۔المعجم الكبير للطبرانى، ۱۳۱۸۵ ۱۲/۲۳۴

تعالیٰ علیه وسلم :الشباب شعبة من الجنون۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوانی بھی جنون کا ایک حصہ ہے۔۱۲م

۴۰۹۲۔ عن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :كاسيات عاريات مائلات۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لباس پہنے ہوئے عورتیں اپنے بدن کے بعض حصوں کو زینت کے لئے کھلا رکھنے والیاں مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں ہیں۔۱۲م

۴۰۹۳۔ عن ابی امامة الباهلی رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :حاملات والدات مرضعات۔

حضرت ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حمل کی مشقت اٹھانے والیاں جننے والیاں دودھ پلانے والیاں۔۱۲م

۴۰۹۴۔ عن عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :انهن المؤنسات الغاليات۔

حضرت عقبی بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ بہت زیادہ انس ومحبت رکھنے والیاں ہیں۔۱۲م

۴۰۹۵۔ عن اسماء بنت يزيد رضى الله تعالىٰ عنها قالت :قال رسول الله صلى

۴۰۹۱۔ الدر المنثور للسیوطی، تحت آية ومن اصدق من الله قيلا ۲/۶۴۳

۴۰۹۲۔ الصحيح لمسلم، كتاب الجنة باب جهنم اعاذنا الله تعالىٰ ۲/۳۸۳

۴۰۹۳۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۷۹۸۵ ۸/۲۵۲

۴۰۹۴۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۸۵۶ ۱۷/۳۱۰

۴۰۹۵۔ الجامع للترمذی، ابواب البر والصلة باب ما جاء فی اصلاح ذات البين ۲/۱۶

الله تعالیٰ علیه وسلم :لا یحل الکذب الا فی ثلاث ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کے علاوہ کسی میں جھوٹ جائز نہیں۔۱۲م

من مجزوه

٤٠٩٦ ۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ابن اخت القوم منهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خاندانی بہن کا بیٹا خاندان ہی سے ہے۔۱۲م

٤٠٩٧ ۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لا غرار فی صلاة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں شک وشبہ نہیں۔۱۲م

٤٠٩٨ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :العسیلة هی الجماع۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عسیلہ کا معنی جماع ہی ہے۔۱۲م

٤٠٩٩ ۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حامل القرآن یرقی۔

٤٠٩٦ ۔الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض باب مولی القوم من انفسهم ۲/ ۱۰۰۰

٤٠٩٧ ۔السنن لابی داود، کتاب الصلوٰۃ باب رد السلام ۱۳۳/۱

٤٠٩٨ ۔المسند لاحمد بن حنبل، مرویات ام المؤمنین ۹۳/۷

٤٠٩٩ ۔ کنزالعمال للمتقی، ۲۲۹۹۲ ۵۱٤/۱

حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن کا عالم اور حافظ بلند رتبہ ہے۔ ۱۲م

بحر السریع

۴۱۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا حبس بعد سورة النساء۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۂ نساء کے نزول کے بعد روکنا نہیں۔ ۱۲م

بحر المنسرح

۴۱۰۱۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: طوبیٰ لمن رانی۔

اللهم ارزقنا بالخیر التام بجاهه عندك یا ذا الجلال والاکرام، صل وسلم وبارك علیه وعلیٰ ذویه الیٰ یوم القیامة۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جس نے میرا دیدار کیا۔ ۱۲م

۴۱۰۲۔ **عن** ابی جزء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: العلم فی قریش۔

حضرت ابو جز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم قریش میں ہے۔ ۱۲م

۴۱۰۰۔ السنن الکبریٰ للبیهقی، ۱۱۹۰۶، ۲۶۸/۶

۴۱۰۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، مرویات ابی سعید الخدری، ۱۱۲۷۶، ۴۸۳/۳

۴۱۰۲۔ کنز العمال للمتقی، فی فضائل، ۳۳۷۱۵، ۱۲/۸

۴۱۰۳۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مطل الغنی ظلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مالدار کا ادائے حق میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔۱۲م

۴۱۰۴۔ عن حیان بن بح الصدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لا خیر فی الامارۃ۔

حضرت ابوحیان بح صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حکومت میں کوئی بھلائی نہیں۔۱۲م

۴۱۰۵۔ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا تکرھوا البنات۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لڑکیوں کو ناپسند نہ جانو۔۱۲م

۴۱۰۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:لا تقتلوا الضفادع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مینڈک کو نہ مارو۔۱۲م

۴۱۰۷۔ عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی

۴۱۰۳۔الصحیح لمسلم، کتاب المساقاۃ باب تحریم مطل الغنی ۱۸/۲

۴۱۰۴۔المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۷۵ ۳۶/۴

۴۱۰۵۔المسند لاحمد بن حنبل، مرویات عقبہ بن عامر ۱۶۹۲۲ ۱۴۹/۵

۴۱۰۶۔ کنزالعمال للمتقی، فی قتل الحیۃ ۳۹۹۷۴ ۳۸/۱۵

۴۱۰۷۔الصحیح لمسلم، کتاب البر والصلہ باب تفسیر البر والاثم ۳۱۴/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم :البر حسن الخلق۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھی عادت ہے۔۱۲م

۴۱۰۸۔ **عن** ام المومنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اليمن حسن الخلق۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: داہنی جانب سے شروع کرنا اچھی عادت ہے۔۱۲م

۴۱۰۹۔ **عن** رافع بن خديج رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :كل ما فرى الاوداج۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رگوں کا خون بہادے ایسے آلہ کا ذبح کردہ جانور کا گوشت کھاؤ۔۱۲م

بحر الخفيف

۴۱۱۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انتم اليوم خير اهل الارض۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس زمانے میں تم تمام اہل زمین سے افضل ہو۔۱۲م

۴۱۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خالفوا المشركين احفوا الشوارب۔

۴۱۰۸۔اتحاف السادة المتقين للزبيدی، كتاب رياضة النفس بيان فضيلة حسن الخلق

۴۱۰۹۔المصنف لابن ابی شيبة، ‏٭ كتاب الصيد

۴۱۱۰۔الصحيح لمسلم، كتاب الامارة، باب استحباب مبايعة الامام ۲/۱۲۹

۴۱۱۱۔الجامع الصحيح للبخاری، كتاب اللباس، باب تقليم الاظفار ۲/۸۷۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو اور مونچھیں پست رکھو۔۱۲م

۴۱۱۲۔ **عن** قیس بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :رحم اللہ حارس الحرس ۔

حضرت قیس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ محافظ پر رحم فرمائے۔۱۲م

۴۱۱۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ذمۃ المسلمین واحدۃ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک نوعیت کی ہے۔۱۲م

۴۱۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :طاعۃ اللہ طاعۃ الوالد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والد کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔۱۲م

۴۱۱۵۔ **عن** واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لیلۃ القدر لیلۃ بلجۃ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب قدر روشن رات ہے۔۱۲م

۴۱۱۲۔السنن الکبری للبیہقی، کتاب السیر باب فضل الحرس فی سبیل اللہ ۹/۲۵۲

۴۱۱۳۔المستدرک للحاکم، کتاب قسمۃ الفیء ۲۶۲۶ ۲/۱۶۵۳

۴۱۱۴۔الترغیب والترھیب للمنذری، کتاب البر والصلۃ ۳/۳۲۲

۴۱۱۵۔مجمع الزوائد للہیثمی، کتاب الصیام باب فی لیلۃ القدر ۳/۱۷۸

٤١١٦۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ليلة القدر ليلة سمحة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شب قدر سخاوت کی رات ہے۔۱۲م

٤١١٧۔ عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اطلبوا الخير دهركم كله۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پوری زندگی بھلائی کے طالب رہو۔۱۲م

٤١١٨۔ عن ابى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كان داؤد اعبد البشر۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت داؤد علیہ الصلاۃ والسلام انسانوں میں بہت عبادت گذار تھے۔۱۲م

٤١١٩۔ عن ابن ابزى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كان ايوب احلم الناس ۔

حضرت ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام لوگوں میں بہت بردبار تھے۔۱۲م

٤١٢٠۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله

٤١١٦۔ الدر المنثور للسيوطى، ٦/٣٧٦

٤١١٧۔ كنز العمال للمتقى، فضل فى آداب الدعاء، ٣١٨٩، ٢/٧٤

٤١١٨۔ كنز العمال للمتقى، فضائل الانبياء عليهم السلام، ٣٢٢٢، ١١/٤٩٣

٤١١٩۔ كنز العمال للمتقى، فضائل الانبياء عليهم السلام، ٣٢١٦، ١١/٤٩١

٤١٢٠۔ كنز العمال للمتقى، باب فى ذكر الصحابه، ٣٣١٢٩، ١١/٦٤٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :خالد بن الولید سیف اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خالد بن ولید اللہ کی تلوار ہیں۔۱۲م

۴۱۲۱۔ **عن** عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :امتی امۃ مبارکۃ۔

حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت برکت دی گئی امت ہے۔۱۲م

۴۱۲۲۔ **عن** سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قضا کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں ٹالتی۔۱۲م

۴۱۲۳۔ **عن** ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اطلبوا الرزق فی خبایا الارض۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رزق زمین کی پوشیدہ چیزوں میں حاصل کرو۔۱۲م

۴۱۲۴۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اکثروا من تلاوۃ القرآن ۔

۴۱۲۱۔ کنزالعمال للمتقی ، فضائل ھذہ الامۃ ۳۴۴۵۱ ۱۲/۱۵۴

۴۱۲۲۔الجامع للترمذی ، ابواب القدر ، باب ما جاء لا یرد القضاء الا الدعاء ۲/۳۶

۴۱۲۳۔ کنزالعمال للمتقی ، فی آداب الکسب ۹۳۰۲ ۴/۲۱

۴۱۲۴۔ کنزالعمال للمتقی ، فی آداب البیت والبناء ۴۱۴۹۶ ۱۵/۳۸۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کثرت سے کرو۔۱۲م

بحر المضارع

۴۱۲۵۔ عن ابی الزهير النميری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :لا تقتلوا الجراد۔

حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹڈی کو قتل نہ کرو۔۱۲م

۴۱۲۶۔ عن ركب المصری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :طوبیٰ لمن تواضع فی غير منقصة۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جو غیر نقصان میں بھی تواضع اختیار کرے۔۱۲م

بحر المقتضب

۴۱۲۷۔ عن ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :السواك مطهرة۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو صاف ستھرا رکھنے والی چیز ہے۔۱۲م

۴۱۲۸۔ عن بريدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :اتخذه من ورق۔

۴۱۲۵۔ كنز العمال للمتقی، فضائل الطيور ۳۵۲۹۴ ۱۲/۳۳۷

۴۱۲۶۔ السنن الكبریٰ للبيهقی، باب كراهية امساك الفضل ۷۷۸۳ ۴/۳۰۶

۴۱۲۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب الصوم باب السواك والرطب ۱/۲۵۹

۴۱۲۸۔ السنن لابی داود، كتاب الخاتم باب ماجاء فی خاتم الحديد ۲/۵۸۰

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگوٹھی چاندی کی بناؤ۔۱۲م

بحر المجتث

۴۱۲۹۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اذا أسأت فأحسن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی برائی سرزد ہو تو فوراً کوئی بھلا کام کرو۔۱۲م

۴۱۳۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہه الکریم قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لا یتم بعد احتلام ۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بالغ ہونے کے بعد کوئی یتیم نہیں رہتا۔۱۲م

بحر المتقارب

۴۱۳۱۔ **عن** سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :قل آمنت باللہ ثم استقم۔

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ثابت قدم رہو۔۱۲م

۴۱۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن الشخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اقلوا الدخول علی الأغنیاء۔

۴۱۲۹۔المسند لاحمد بن حنبل، مرویات ابی ذرالغفاری ۲۱۰۶۳ ۲۳۱/۶

۴۱۳۰۔السنن لابی داود، کتاب الوصایا باب متا ینقطع الیتم ۳۹۷/۲

۴۱۳۱۔کنزالعمال للمتقی، باب الاستقامت ۵۴۷۷ ۵۷/۳

۴۱۳۲۔لمستدرك للحاکم، کتاب الرقاق ۷۸۶۹ ۳۴۷/۴

حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار لوگوں کی ڈیوڑھی پر کم ہی جاؤ۔ ۱۲م

٤١٣٣ ۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :أتموا الصفوف فأني أراكم ۔

حضرت بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ صفیں مکمل کرو کہ میں تم کو دیکھتا ہوں۔ ۱۲م

٤١٣٤ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :أقيموا الصلاة وا توا الزكاة ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو۔ ۱۲م

٤١٣٥ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :عجبت بصبر أخي يوسف ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے صبر پر تعجب ہوتا ہے۔ ۱۲م

٤١٣٦ ۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :ردوا السلام وغضوا البصر ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٤١٣٣ ۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الصلوة ، باب تسوية الصفوف واقامتها ، ١٨٢/١

٤١٣٤ ۔ الجامع الصحيح للبخارى ، كتاب الادب ، باب قول الرجل مرحبا ، ٩١٢/٢

٤١٣٥ ۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ١١٦٤ ، ١٩٩/١١

٤١٣٦ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ، مرويات ابى سعيد ، ١١١٩٢ ، ٤٦٧/٣

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کا جواب دو اور نگاہیں نیچی رکھو۔۱۲م

٤١٣٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:دفن البنات من المكرمات۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بحر رکض الخیل

٤١٣٨۔ **عن** ابي ثابت رضي الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :حسبي ديني من دنياى۔

حضرت ابو ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دین میری دنیا کے مقابلے میں کافی ہے۔۱۲م

٤١٣٩۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :القائم بعدى في الجنة۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راتوں کو عبادت کرنے والے میرے بعد جنت میں ہیں۔۱۲م

٤١٤٠۔ **عن** امير المؤمنين على المرتضىٰ كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اشتدى أزمة تنفرجي۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باگ ڈور سخت کرو کے اس سے تم کشادگی پاؤ گی۔۱۲م

٤١٣٧۔ كنز العمال للمتقى، في برالبنات ٤٥٣٧٧ ١٦/٤٤٩

٤١٣٨۔ كنز العمال للمتقى، حسن الظن بالله وبالناس ٤٨٧٠ ٣/١٤٠

٤١٣٩۔ كنز العمال للمتقى، ذكر الصحابه ٣٣١٠٧ ١١/٦٣٩

٤١٤٠۔ ميزان الاعتدال للذهبى، ترجمه حسين بن عبد الله ٢٠١٣ ١/٥٣٨

٤١٤١۔ عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لن یغلب عسر یسرین۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دشواری دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔۱۲م

٤١٤٢۔ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :استنجوا بالماء البارد۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈے پانی سے استنجا کرو۔۱۲م

٤١٤٣۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :واجعل لی فی نفسی نورا۔ (انباء الحی)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے قلب وقالب کو نورانی بنادے۔۱۲م

سمندر، زمین، اور سورج کے احوال

٤١٤٤۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیشک سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے پھر سمندر ہے۔۱۲م

(فوز مبین ص ۵۷)

٤١٤١۔ المستدرک للحاکم، کتاب التفسیر ٢/٥٨٥

٤١٤٢۔ کنز العمال للمتقی، ٢٦٣٩٤، ٩/٣٥١

٤١٤٣۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢٣٤٩ ١٢/١٧

٤١٤٤۔ المستدرک للحاکم، کتاب الاھوال ٤/٦٣٨

٤١٤٥ ـ **عن** ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :يقبض الله الارض يوم القيامة ويطوى السماء بيمينة ثم يقول انا الملك : اين ملوك الارض ؟ ـ

(حاشیہ معالم ص ۴۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین وآسمان کو اپنے دست قدرت میں سمیٹ لیگا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔۱۲م

٤١٤٦ ـ **عن** ابي امامة الباهلي رضي الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وكّل بالشمس تسعة املاك يرمونها بالثلج كل يوم، لولاذالك ما اتت على شيء الااحرقته ـ

(فوز مبین ص ۱۴۷)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج پر نو فرشتے مامور ہیں جو ہر دن اس پر برف چھڑکتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو جہاں سورج کی دھوپ پہونچتی سب کو جلا کر راکھ کر دیتی۔۱۲م

٤١٤٥ ـ معالم التنزيل للبغوى، ٥/٢٨

٤١٤٦ ـ المعجم الكبير للطبراني ٨/١٦٨ ☆ مجمع الزوائد للهيثمي ٨/١٣١

كنز العمال للمتقى ١٥١٩٩ ☆ اتحاف السادة المتقين ٧/٢٨٨

المغنى للعراقى ٤/٤٣١

فہرس اطراف الحدیث والآثار

فهرس اطراف الحديث والآثار

الف

	الراوی	المجلد رقم الحدیث
ائت الميضاة فتوضا	ابو امامه بن سهل	۱/۲۸۲
ابتغوا الخير عند حسان الوجوه	ابوهريره	۱/۲۹۷
ابنوا مساجدكم جما	ابن عباس	۱/۷۸۱
ابنوا المساجدواتخذوها	انس	۱/۷۸۰
ابنوا المساجدو اخرجوا القمامة،	ابو قرصافه	۱/۷۴۳
ابغض الحلال الى الله تعالى،	ابن عمر	۲/۱۶۱۸
ابتغوا الخير عند حسان الوجوه،	ابو هريره	۳/۲۱۶۱
ابتغوا الخير عند الحسان الوجوه،	عطا بن ابی رباح	۳/۲۱۶۳
ابرا البر صلة الولد و دابيه،	ابن عمر	۳/۲۳۵۳
ابغض الاسماء الى الله تعالى،	داؤدی	۳/۲۲۹۲
ابغض الناس الى الله تعالى،	ابن عباس	۳/۲۳۱۴
ابن اخت القوم منهم	انس	۶/۴۰۹۶
اتانى جبريل آنفا	عمر الفاروق	۶/۳۷۴۱
اتانى جبريل آنفا فقال بشر	ابو طلحة	۶/۳۹۵۲
اتخذه من ورق	بريدة الاسلمى	۶/۴۱۲۸
اتدرونی ای یوم هذا	انس بن مالك	۶/۳۷۱۵
اتدرونی ای یومذاکم	حسن البصری	۶/۳۷۱۹

اذا رقد احدکم عن الصلوة،	زید بن ارقم	۱/۱۰۵
اذا سمعت الرجل یقول : هلك،	ابو هریره	۱/۱۴۷
اذا سمعتم الاقامة فامشوا،	ابو هریره	۱/۷۰۰
اذا سمعتم به بارض،	ابن عباس	۱/۱۳۷
اذا شرب احدکم فلا یتنفس،	ابوقتاده	۱/۳۲۵
اذا شك احدکم فی صلوته،	ابو سعید	۱/۹۶۸
اذا صلی احدکم الی شئ،	ابو سعید	۱/۸۶۲
اذا صلی احدکم الی غیر سترة،	ابن عباس	۱/۸۵۸
اذا صلی احدکم فخلع،	ابوهریره	۱/۷۱۴
اذاصلی احدکم فلا یضع،	ابو هریره	۱/۷۱۳
اذا صلی احدکم فی رحله،	یزید بن اسود	۱/۹۱۳
اذا صلیت فی اهلك ثم ادرکت،	ابن عمر	۱/۹۱۰
اذا صلیتما فی رحالکما،	یزید بن اسود	۱/۹۰۸
اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم،	ابو موسی	۱/۶۸۱
اذاضل احدکم شئیا،	عتبه بن غزوان	۱/۲۸۹
اذا طلبت الحاجات فاطلبوها،	یزید القسمی،	۱/۳۰۰
اذا ظهرت الفتن،	معاذ بن جبل	۱/۲۶۳
اذا عجل به السیر،	انس	۱/۵۷۷
اذا عجل علیه السفر یؤخر،	انس	۱/۵۷۶
اذا قلت لصاحبك یوم الجمعة،	ابو هریره	۱/۸۳۷
اذا قال الرجل لاخیه یا کافر،	ابو هریره	۱/۱۱۱
اذا قام احدکم یصلی،	جابر	۱/۹۱۶
اذا قام احدکم یصلی	جابر	۱/۴۴۲

اذا غسلتمونی و کفنونی ،	عبد الرحمن بن عوف	۱۱۱۶/۲
اذا قرب الی احکم الطعام ،	عبدالرحمن بن عوف	۱٤٥۹/۲
اذا کثرت ذنوبك فاسق،	انس	۱۸۹۱/۲
اذا امات احدکم فلا تحبسوه ،	ابن عمر	۱۰۳۰/۲
اذا مات الانسان انقطع،		۱۱۷۰/۲
اذا ما ت الرجل من اهل ،	جابر	۱۰۹۳/۲
اذا اتی احدکم اهله ،	عتبه بن عبد سلمی	۱٦۱٤/۲
اذا اختلف النوعان،	ابی بن کعب	۱٦۷۲/۲
اذا اضطررتم الیهافا غسلوها،	ابن عمر	۱۸۷۸/۲
اذا مات صاحبکم فدعوه	عائشه	۱۱٦٤/۲
اذا مات ولد العبد،	ابو موسی	۱۰۲٥/۲
اذا مر الرجل بقبر یعرفه،	ابو هریره	۱۱۹۸/۲
اذا وضعت الجنازة واحتملت،	ابو سعید	۱۱۸۷/۲
اذا هبط وا دیا فا هبطواغیره،	محمود بن لبید	۱۲۸٤/۲
اذا تبغیتم المعروف،	عبد الله بن جراد	۲۱٥۷/۳
اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه،	جابر	۲۱۷۰/۳
اذا احب الله عبدا لم یضره ذنب،	انس	۲۲٤/۳
اذا احدثت دنیا فاحدث،	انس	۲٤۲۷/۳
اذا اختلف الناس فالعدل،	ابن عباس	۲۷۸۳/۳
اذا التقی الخلائق یوم القیامة،	انس	۲۲۱۳/۳
اذا بعثتم الیّ رجلا فابعثوه حسن الوجه،	ابو هریره	۲۲۷۱/۳
اذا ترك العبد الدعاء للوالدین ،	انس	۲۳٦۳/۳
اذا تصدق احدکم بصدقة،	ابن عمر	۲۳٦٥/۳

اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ،	عائشہ	۲۱۵۵/۳
اطلبوا الخیر و الحوائج،	ابن عمر	۲۱۵۶/۳
اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی،	ابو سعید	۲۱۳۱/۳
اطلبوا المعروف عند رحماء امتی،	علی	۲۱۳۲/۳
اطوا ثیابکم حتی ترجع،	جابر	۱۹۵۱/۳
اطلبوا الخیر دھرکم کلہ	ابوھریرۃ	٤١١٧/٦
اطلبوا الرزق فی خبایا	عائشۃ الصدیقۃ	٤١٢٣/٦
اعتبروا الارض باسمائھا	عبد اللہ بن مسعود	٤٠٣١/٦
اعطی موسیٰ التوراۃ فی سبعۃ	عبد اللہ بن عباس	٣٧٣٨/٦
اعطیت سبعین الفا من امتی	ابوبکر الصدیق	٣٦٩٤/٦
اعتموا بھذہ الصلوۃ،	معاذ بن جبل	٦٣٧/١
اعتموا تزدادوا حلماء	ابن عباس	٩٨٥/١
اعتموا تزدادوا حلماء	اسامہ بن عمیر	٩٨٧/١
اعتموا خالفوا الامم،	خالد بن معدان	٩٩٤/١
اعتموا بھذہ الصلوۃ،	معاذ	٣٣٠٩/٤
أعطیت خمسالم یعطھن،	جابر بن عبداللہ	٧٧٣/١
اعطھا درعک الحطیمہ،	رجل من الصحابہ	١٥٤١/٢
اعظم الناس حقا علی المرأۃ،	عائشہ	١٥٧٥/٢
اعلنوا ھذا النکاح،	عائشہ	/٢
اعتبروا الارض باسمائھا،	ابن مسعود	٢٢٧٢/٣
اعتبروا الصاحب بالصاحب،	ابن مسعود	٢١٣٩/٣
اعطوا میراثہ من اھل قریتہ،	عائشہ	٢٦١٥/٣
اعطیت خمسا لم یعطھن،	جابر	٢٦٣٥/٣

اعطیت قریش مالم یعط،	حلیس	٢٧٦٠/٣
اعطیت اربعالم یعطهن،	علی	٣٢٩٥/٤
اعطیت اربعالم یعطهن،	ابو امامه	٣٢٩٦/٤
اعطیت ثلاث خصال	انس	٣٢٩٣/٤
اعطیت ثلاثا لم یعطهن،	بعض الصحابة	٣٢٩٤/٤
اعطیت خمسا لم یعطها،	ابو موسی	٣٢٩٧/٤
اعطیت خمسا لم یعطهن،	علی	٣٠٩٨/٤
اعطیت خمسالم یعطهن،	جابر	٣٢٩٩/٤
اعطیت خمسالم یعطهن،	جابر	٣٢٠٠/٤
اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء،	علی	٢٨٨٥/٤
اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء،	علی	٣٣٠٤/٤
اعوذ برضاك من سخطك،	عائشه	٢٥٥٩/٣
اعطینا اربعا،	عوف بن مالك	٣٣٠٥/٤
اعملوا ان الارض لله و رسوله، ،	ابو هریره	٢٨٩٦/٤
اغسلوا بماء و سدر،	ابن عباس	٣٠٩٣/٤
اغتنموا دعوة المومن،	ابو درداء	٢٥٥١/٣
اغزوا بسم الله فی سبیل الله ،	بریده	٢٠٣١/٣
اغزوا تغنموا،	ابو هریره	١٣٨٨/٢
اغسلها ثلاثا او خمسا،	ام عطیه	١٠٣٧/٢
افلا شققت عن قلبه،	اسامه بن زید	٤/١
افضل الصلوة بعد الفریضة ،	ابو هریره	٩١٧/١
افلا اکون عبدا شکورا،	مغیره،	٩١٨/١
افضل الاعمال ادخال السرور،	عمر	١٨٩٢/٢

ان اللہ تعالیٰ اکرم ھذہ الامۃ،	خالد بن معدان	۹۹۲/۱
ان اللہ تعالیٰ امدنی یوم بد،	علی	۹۹۰/۱
ان اللہ تعالیٰ کرہ لکم،	یحیی بن کثیر	٦۹٤/۱
ان اللہ تعالیٰ کرہ لکم،	مغیرہ بن شعبہ	۲۵۹/۱
ان اللہ تعالیٰ لا ینظر صورکم،	ابو ھریرہ	۳/۱
ان اللہ تعالیٰ لا یقبض العلم،	عبد اللہ بن عمرو	۲۷۸/۱
ان اللہ تعالیٰ ھوا لحکم فلم تکنی،	ابو شریح	۱۹/۱
ان اللہ تعالیٰ وتر و یحب الوتر،		۱٤/۱
ان اللہ تعالیٰ وملئکتہ	عائشہ صدیقہ	۸٤۷/۱
ان اللہ تعالیٰ و ملئکتہ	ابو درداء	۹۹۵/۱
ان اللہ تعالیٰ یبعث علی رأس	ابو ھریرہ	۲۵۲/۱
ان اللہ تعالیٰ یبعث الایام،	ابو موسی	۹۳۳/۱
ان اللہ تعالیٰ عبدی المومن،	بعض الصحابۃ	۲۰۹/۱
ان اللہ تعالیٰ من صلی،	کعب بن عجرۃ	٦٤۹/۱
ان اللہ تعالیٰ یقول : اطلبوا الفضول	ابو سعید الخدری	۲۹۵/۱
ان اللہ تعالیٰ یقول : انی فرضت،	قتادہ بن ربیعی	٦٤۸/۱
ان اللہ تعالیٰ ابیٰ لی ان اتزوج،	ھند بن ابی ھالہ	۳۵۳۵/٤
ان اللہ تعالیٰ اختارنی و اختار لی اصحابا،	انس	۳۵٤۰/٤
ان اللہ تعالیٰ ادرک بی،	ابن ام مکتوب	۳۳۳۹/٤
ان اللہ تعالیٰ ادرک الاجل،	عمرو بن قیس	۳۲۱۵/٤
ان اللہ تعالیٰ اعطی موسی الکلام،	جابر	۲۸٤۸/٤
ان اللہ تعالیٰ اوحی فی الزبور،	وھب بن منبہ	۲۸۲۱/٤
ان اللہ تعالیٰ الی اوحیٰ الی شعیہ علیہ السلام،	وھب بن منبہ	۲۹۲۵/٤

﴿ب﴾

(ت)

ث

﴿ج﴾

حجی و قولی ،	ضنباعه نبت الزبیر	۳۰۲۴/۴
حرم شجرها ان یعتضد ،	خبیب هذلی	۲۹۵۴/۴
حرم صید ما بین لا بتیها ،	ابراهیم بن عبد الرحمن	۲۹۶۰/۴
حرم ما بین لا بتی المدینة ،	ابو هریره	۲۹۵۳/۴
حسین منی و انا من حسین ،	لعلی بن مره	۳۰۳۴/۴
حکیم امتی عویمر ،	شریح بن عبیده	۳۰۵۵/۴
حمل برسول الله ﷺ فی عاشوراء ،	عمرو بن شعیب	۳۲۸۹/۴
حملت علی دابة بیضاء ،	ابن عباس	۲۸۲۶/۴
حیاتی خیرلکم تحدثون ،	بکر بن عبد الله	۳۳۹۷/۴
حیاتی خیر لکم و موتی ،	انس	۳۳۹۶/۴
حدا الجوا ر ار بعون دا را	عائشة الصدیقة	۴۰۸۱/۶
حا فظ علی العصرین	فضالة بن عبید	۴۰۸۶/۶
حا ملا ت والدات	ابو اما مة	۴۰۹۳/۶
حا مل القرآن یرقی	عثما ن بن عفا ق	۴۰۹۹/۶
حسبی دینی من دنیا ی	ابو ثا بت	۴۱۳۸/۶
الحسن منی والحسین من علی ،	مقدام بن معد یکرب	۳۵۳۳/۴
الحسن و الحسین سیدا شباب ،	ابن عمر	۳۵۳۱/۴
الحلال بین والحرام بین ،	نعمان بن بشیر	۳۶۲۲/۴
الحلال بین والحرام بین ،	نعمان بن بشیر	۳۶۲۶/۴
الحلال ما احل الله ،	سلمان	۳۲۲۲/۴
الحجاج و العمار وفد الله ،	ابو هریره	۲۵۴۴/۳
الحسن والحسین و کان یقول لفاطمه ،	انس	۲۰۷۱/۳
الحیاء خیر کله ،	عمران	۲۲۴۵/۳

﴿خ﴾

﴿د﴾

﴿ذ﴾

(ر)

﴿ش﴾

﴿ص﴾

ض

ط

ظ

﴿ع﴾

غ

غنيلمة مجالس اهل الذكر الجنة،	ابن عمر	۲۰۹۶/۳
غير النبى ﷺ اسم عزيز،	ابو داؤد	۲۲۹٤/۳
غير و الشيب ولا تقربوا السواد،	انس	۱۹۹۹/۳
غير و هذا الشيب واجتنبوا السواد،	جابر	۱۹۹٦/۳
غفر الله تعالىٰ لزيد بن عمرو	سعيد بن زيد	۲۲٦٥/٤
غفر الله تعالىٰ لك ياعثمان	عائشه	۳٤۹٦/٤
غاب عنا رسول الله	حذيفة اليما ن	۳۷۰۱/٦
الغازى فى سبيل الله ،	ابن عمر	۲۰٤٥/۳
الغناء ينبت النفاق،	ابن مسعود	۲۱۹۷/۳
الغناء ينبت النفاق،	اجبر	۲۱۹۸/۳
الغيبة اشد من الزنا،	جابر	۲۲٥۳/۳

﴿ف﴾

فامره ان يتصدق بخمس دينار	عبد الحميد بن زيد	۳٤۷/۱
فان العمامة سيماء الاسلام،	عبد الاعلى	۹۹۱/۱
فانا لا نستعين بالمشركين ،	خبيب بن اساف	۹٤/۱
فانا لا نستعين بالمشركين ،	ابو حميد الساعدى	۹٥/۱
فذلك لهم سهم جمع،	ابو ايوب	۹۱۲/۱
فرق ما بيننا و بين المشرركين ،	ركانه	۹۸۱/۱
فصلى العيد الركعتين ،	براء بن عازب	۹٤۷/۱
فصلى ولم يتوضأ،	ابن عباس	۹۲۷/۱
فقيه واحد اشد على الشيطان،	ابن عباس	۲۳۷/۱
فكلهم يصليها قبل الخطبة ،	عمرو بن عبسة	۹۲۸/۱

فلا ادری أکا ن ممن استثنی	حسن البصری	۳۹۹۰/۶
الفتنه نائمة،	انس	۲۱۱۸/۳

﴿ق﴾

قال سلیمان علیه السلام لا طوفن،	ابو هریره	۱۵۳۶/۲
قتل الرجل صبرا کفارة،	ابو هریره	۱۲۴۲/۲
قتل الصبر لا یمر بذنب،	عائشه	۱۲۴۱/۲
قدموا قریشا ولا تقدموها ،	عبدالله بن خطب	۱۸۲۳/۲
قریش ولاة هذا الامر،	ابو بکر	۱۸۲۲/۲
قل السلام علیکم یا اهل القبور،	ابو هریره	۱۱۳۴/۲
قال الله تبارك و تعالیٰ، یا ابن آدم ،	رجل من الصحابة	۲۲/۱
قال الله تبارك و تعالیٰ: و من اظلم،	ابو هریره	۱۷۲/۱
قاتل الله قوما یصورون ،	اسامة بن زید	۱۹۵/۱
قاتل الله الیهود والنصاری،	ابو هریره	۷۹۰/۱
قام متوکأ علی عصا او قوس،	حکم بن حزن	۹۴۴/۱
قدقضینا الصلوة فمن،	عبد الله بن سائب	۹۵۵/۱
قنت رسو ل الله ﷺ شهرا،	انس	۸۷۷/۱
قنت رسول الله ﷺ شهرا،	انس	۸۷۸/۱
قال الله عزوجل و عزتی و جلالی ،	نبیط بن شرط	۲۲۸۰/۳
قال الله رسول الله ﷺ لعمه ،	ابو هریره	۲۶۸۹/۳
قال لی جبرئیل: قلبت مشارق،	عائشه	۲۸۷۸/۳
قال ربکم انا اهل ان اتقی،	انس	۲۴۵۵/۳
قتل الرجل صبرا کفارة	ابو هریره	۲۲۱۸/۳

قتل الصبرا لا یمر بذنب الا محاہ،	عائشہ	۳/۲۲۱۷
قدموا قیرشا و لا تقدمو ها،	علی	۳/۲۷۵۱
قریش خالصة الله تعالیٰ،	عمرو بن عاص	۳/۲۷۵٦
قریش سادة العرب،	وضعین	۳/۲۷٦٤
قریش صلاح،	عائشہ	۳/۲۷۵۵
قریش علی مقدمة الناس،	جابر	۳/
قصوز الشوارب واعفوا اللحی،م	ابو هرره	۳/۲۰۱۹
قسم الحیاء عشرة اجزاء،	محمد بن مسلم	۳/۲۷۸۵
قل هو الله تعدل ثلث القرآن،	ابو سعید	۳/۲۷۱۱
قوة الرجل من قریش قوة رجلین،	حبیر بن مطعم	۳/۲۵۸۸
قیدها و توکل،	عمربن امیه	۳/۲٤۳۲
قال لی جبرئیل ،قلبت المشارق	عائشہ	٤/۲۸۲٤
قال لی ربی عزوجل نحلت ابراهیم	ابن مسعود	٤/۲۸۲۰
قال لی ربی عزوجل نحلت ابراهیم	ابن مسعود	٤/۲۸٤۹
قال الله تبارك وتعالیٰ من عادی لی	ابوهریره	٤/۳۰۹۳
قام فینا مقاما ماترك شیئا	حذیفه	٤/۳۲۵۱
قد افلح بلال ، رأیت له کذا کذا	ابن عباس	٤/۲۸٦٦
قدرأیته فی الجنة	عامر	٤/۳۳۸۱
قد عفوت عن الخیل والرقیق	علی	٤/۳۰۳٦
قراء القرآن ثلث	بریده	٤/۳۵۸٦
قضی ان الیمین	ابن عباس	٤/۳۰۷٤
قضی بالشفعة	جابر	٤/۳۰۷۵
قضی فی الجنین	سعیدبن مسیب	٤/۳۰۷٦

﴿ك﴾

كان النبي ﷺ اذا رأى عباده		۱۴۰۲/۲
كان النبي ﷺ اذا رأى، ابن عمر		۱۴۰۵/۲
كان النبي ﷺ اذا صلى ،	ابوهريره	۱۱۱۷/۲
كان النبي ﷺ اذا فرغ،	عثمان	۱۰۴۵/۲
كان النبي ﷺ اذا فرغ،	عثمان	۱۱۷۴/۲
كان النبي ﷺ اذا كان صائما،ابو درداء		۱۴۴۶/۲
كان النبي ﷺ اذا نظر،	انس	۱۴۰۸/۲
كان النبي ﷺ ليجمع بين ،جابر		۱۲۴۵/۲
كان النبي ﷺ ياتي قبور، محمد بن ابراهيم تيمي		۱۱۳۱/۲
كان النبي ﷺ يضعها على الحضيض،	ابو هريره	۱۸۶۲/۲
كان النبي ﷺ يطوف على النساء،	انس	۱۶۱۳/۲
كان النبي ﷺ يفطر قبل ،	انس	۱۴۴۸/۲
كان النبي ﷺ يقف على ،	ابن مسعود	۱۰۴۴/۲
كان النبي ﷺ بكرة من الشاة ،	ابن عباس	۱۹۴۱/۲
كان رسول الله ﷺ اذا صلى	انس	۳۴۲۳/۴
كان رسول الله ﷺ اذا مشى	جابر	۳۴۱۱/۴
كان رسول الله ﷺ لايرد الطيب	انس	۳۳۹۹/۴
كان رسول الله ﷺ يحب الحلوى	عائشه	۳۴۱۶/۴
كان رسول الله ﷺ يقسم غنائم	ابوموسى	۳۴۳۶/۴
كان رسول الله ﷺ يقضى فى مال	سعيد بن مسيب	۳۴۸۱/۴
كان النبي ﷺ اذا سئل شيئا	على	۳۴۳۵/۴
كان النبي ﷺ يبعث الى المطاهر	ابن عمر	۳۴۲۴/۴
كان النبي ﷺ يتلألؤ وجهه	هندبن ابى هاله	۳۲۴۳/۴

﴿ل﴾

(م)

ماتقولون فی الزنا ،	مقداد بن اسود	۳۰۳۷/٤
ما جاء خیر منی ،	ابو ھریرہ	۳٦٤۹/٤
ما حلف اللہ بحیاۃ احد،	ابو ھریرہ	۳۲۲۹/٤
ما رأیت رسول اللہ ﷺ یطأعقبہ ،	ابن عمر	۳٤۰۱/٤
ما رأیت شیا احسن من رسول اللہ ،	ابو ھریرہ	۳۲٤٤/٤
ما کان لی ولبنی عبد المطلب فھو لکم ،	ابن عمر و	۲۹۱۳/٤
ما لا حد عندنا ید الا وقد،	ابوھریرہ	۳٤۷۷/٤
ما نف عنی منال قط مانف عنی بال ابی بکر،	ابوھریرہ	۲۸۹۳/٤
ما نف عنی مال قط مانف عنی بال ابی بکر،	ابوھریرہ	۳٤۷۹/٤
ما نھیتکم فاجتنبوہ ،	ابو ھریرہ	۳۸۷۳/٤
ما ولد فی الاسلام مولود ازکی ،	علی	۳٤٥۱/٤
ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا، ،	ابوھریرہ	۲۸۷٤/٤
ما من شئ الا یعلم انی	یعلی بن مرہ	۳۱۸٦/٤
ما منکم من احد الاومعہ ،	ابن مسعود	۳۲۲٥/٤
مامن مؤمن الا و انا اولی بہ ،	ابو ھریرہ	۲۹۲٤/٤
ما من مولود الا فی سرتہ ،	ابن مسعود	۳٦٤٤/٤
ما من مولود الا وقدر،	ابوھریرہ	۳٦۲۳/٤
مطل الغنی ظلم	ابو ھریرۃ	٤۱۰۳/٦
ملک عن یمینک علی حسا تک	کتانۃ العدوی	۳۹٤٥/٦
ما سوألک عن ذلک یا عمر	عمر الفا روق	۳۷۷۹/٦
ما اظن یغنی ذلک شیئا	طلحۃ	۳۹۱۲/٦
معدن التقوی قلوب العارفین	عبد اللہ بن عمر	٤۰۹۰/٦
ما مررت بسماء الا رأیت	عبد اللہ بن عمر	٤۰۱۲/٦

ن

و

وهو يحدث مجلسا وانا فيه ،	حذيفه	٣٢٦٠/٤
ويحك اذامات عمر ،	مصمه بن مالك	٣٤٧٢/٤
الوسيلة درجة عند الله ،	ابو سعيد	٢٨٣٢/٤
الولاء لحمة كلحمة النسب،	ابن عمر	١٥٩٩/٢
الولد للفراش وللعاهر الحج،	عائشه	١٥٩٨/٢
و الله ! ما رأيته، عريانا،	عائشه	٢٠٨٢/٣
وفروا اللحى و خذوا من الشوارب،	ابو هريره	٢٠٢٣/٣
وقت لنا رسول الله ﷺ في قص،	انس	٢٠٤٩/٣
ولكن نهيت عن صوتين احمقين،	جابر	٢١٩٤/٣
ولد لنوح سام وحام ويافث	ابوهريرة	٣٧٣٤/٦
ولد لنوح سام وحام ويافث	سمرة بن جندب	٣٧٣٥/٦
ولد لنوح سام وحام ويافث	عمران بن حصين	٣٧٣٦/٦
ولد لنوح سام وحام ويافث	ابوهريرة	٣٧٣٧/٦
ويل للرجال من النساء	ابو سعيد الخدرى	٤٠٤٣/٦

﴿ ہ ﴾

هذا ابن آدم وهذا اجله،	انس	٢٤٤٢/٣
هالة، هالة، هالة، هاله بن	بن ابى هاله	٢٠٨٥/٣
هذه ريح الذين يغتابون ،	جابر	٢٢٥٤/٣
هل ادلكم على اسم الله الاعظم،	سعد بن مالك	٢٥٠٨/٣
هل ترك عقيل من رباع،	اسامه	٢٦٢١/٣
هل تضارون فى القمر،	ابو هريره	٢٦٣٤/٣
هو فى ضحضاح من نار،	ابن عباس	٢٦٩٢/٣

﴿ی﴾

آثار الصحابة والتابعين

ان من آخر القرآن نزولا	عمر الفاروق	٣٧٩٠/٦
يا ايها الناس انا لا ندرى	عمر الفاروق	٣٧٩١/٦
ان علمت ان فيه خيراً	عمر الفاروق	٣٧٩٥/٦
لو ان الله اراد ان يمضيه	عمر الفاروق	٣٧٩٦/٦
لو اراد الله ان يتم	عمر الفاروق	٣٧٩٧/٦
لا بل اكتب هذا ما رأى	عمر الفاروق	٣٨٠١/٦
مه انما هذه للنبى ﷺ	عمر الفاروق	٣٨٠٢/٦
والله ما ادرى كيف اصنع بكم	عمر الفاروق	٣٨٠٣/٦
ان فلانا قد مات فشهده	عمر الفاروق	٣٩٢٠/٦
اذهبوا فصلوا على صاحبكم	عمر الفاروق	٣٩٢١/٦
أمن القوم هذا	عمر الفاروق	٣٩٢٢/٦
انى لاعلم حيث انزلت	عمر الفاروق	٣٩٢٨/٦
كيف تقضى (قال لقاضى دمشق)	عمر الفاروق	٣٧٥٩/٦
انه سيأتيكم ناس يجادلونكم	عمر الفاروق	٣٧٤٢/٦
الفهم الفهم فيما ادى اليك	عمر الفاروق	٣٧٥٦/٦
اذا جاءك شىء فى كتاب الله	عمر الفاروق	٣٧٥٧/٦
ما سمعت من رسول الله ﷺ شيئا	عمر الفاروق	٣٧٧٢/٦
هذه الفاكهة قدعرفناها	عمر الفاروق	٣٧٧٣/٦
هذه الفاكهة قدعرفناها	عمر الفاروق	٣٧٧٤/٦
كل هذا قد عرفناه	عمر الفاروق	٣٧٧٥/٦
قد علمنا ما الفاكهة	عمر الفاروق	٣٧٧٦/٦
ما كلفنا هذا	عمر الفاروق	٣٧٧٧/٦
فاقض بما قضى به ائمة الهدى	عمر الفاروق	٣٧٥٨/٦

لم يخف عليه شئ من	عبد الله بن عباس	٣٩٦٦/٦
ان النبی ﷺ بلغه عن ربه	عبد الله بن عباس	٣٩٧٥/٦
نزل على النبی ﷺ (ولوان الخ	عبد الله بن عباس	٤٠٠٠/٦
قالوا سلوه عن الروح	عبد الله بن عباس	٣٩٩٩/٦
فبين الله ما يفعل به وبهم	عبد الله بن عباس	٤٠٠٤/٦
فانزل الله بعد هذا	عبد الله بن عباس	٤٠٠٦/٦
كان يدعو باسم الرجل من اهل النفاق	عبد الله بن عباس	٣٩١٧/٦
ان القرآن زو شجون	عبد الله بن عباس	٣٦٧٤/٦
انا اعلم بكتاب الله منهم	عبد الله بن عباس	٣٧٤٤/٦
انا ممن يعلم تاويله	عبد الله بن عباس	٣٦٨٣/٦
لو ضاع لی عقال بعير	عبد الله بن عباس	٣٦٧٦/٦
جعل للام الثلث من جميع المال	عبد الله بن عباس	٣٨٢٢/٦
كان ابن عباس اذا سئل	عبد الله بن عباس	٣٨٢٣/٦
فابى ان يقول فيها	عبد الله بن عباس	٣٨٢٤/٦
ان الرجل كا ن اذا طلق امرأته،	عبد الله بن عباس	١٦٣٣/٢
انما المتعة فی اول الاسلام،	عبد الله بن عباس	١٥٣١/٢
كشف للنبی ﷺ عن سريرا النجاشی،	عبد الله بن عباس	١٠٧٤/٢
اذا خفت ان تفوتك الجنازة،	عبد الله بن عباس	١١٠٦/٢
اذا فجائك الجنازة،	عبد الله بن عباس	١١٠٥/٢
حرمت الخمر بعينها،	عبد الله بن عباس	١٧٤٤/٢
حرمت الخمر بعينها،	عبد الله بن عباس	١٧٧٩/٢
طلقت منك بثلاث،	عبد الله بن عباس	١٦٢٦/٢
عصيت ربك و بانت منك،	عبد الله بن عباس	١٦٢٥/٢

اقوال احبار الیھود،

جامع الاحادیث مکمل دس جلدوں کا

اجمالی خاکہ

(۱) مقدمہ: تقاریظ مشائخ، تدوین حدیث، حالات محدثین وفقہاء۔ اصطلاحات حدیث

(۲) جلد اول: حدیث (۱) تا (۱۰۱۶) کل احادیث (۱۰۱۶)

(۳) جلد دوم: حدیث (۱۰۱۷) تا (۱۹۴۹) کل احادیث (۹۳۳)

(۴) جلد سوم: حدیث (۱۹۵۰) تا (۲۸۰۰) کل احادیث (۸۵۱)

(۵) جلد چہارم: حدیث (۲۸۰۱) تا (۳۶۶۳) کل احادیث (۸۶۳)

(۶) جلد پنجم: فہارس۔ فہرست آیات، احادیث، عنوانات، مسائل ضمنیہ، اطراف حدیث، حالات راویان حدیث،

(۷) جلد ششم: حدیث (۳۶۶۴) تا (۴۱۳۴) کل احادیث (۴۷۱)

(۸) جلد ہفتم: تفسیر سورۂ فاتحہ تا سورۂ نساء کل آیات (۱۳۲)

(۹) جلد ہشتم: تفسیر سورۂ مائدہ تا سورۂ فرقان کل آیات (۲۱۶)

(۱۰) جلد نہم: تفسیر سورۂ شعراء تا سورۂ ناس کل آیات (۲۱۷)

﴿تلك عشرة كاملة﴾
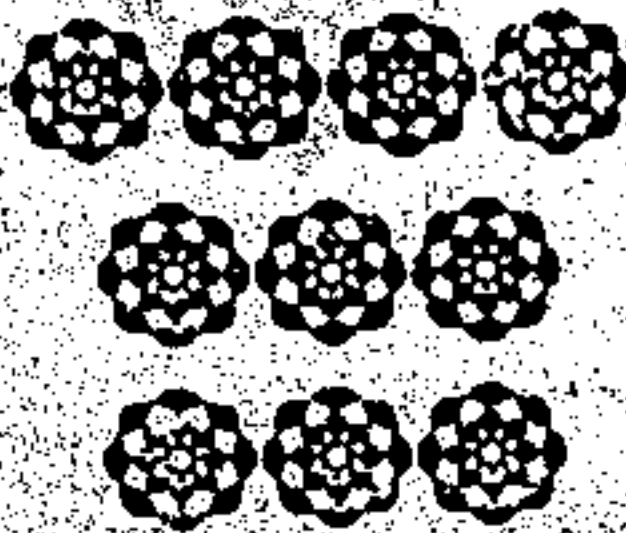
اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا

"بے شک اللہ تعالیٰ اِس اُمت کیلئے ہر صدی پر ایسے شخص کو قائم کرے گا جو اس دین کو از سرِ نو نیا کر دے گا۔"

(الحدیث ابوداؤد شریف کتاب الملاحم)

فیضانِ اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن

کی سیرت پر مختصر مگر جامع کتاب

تحقیق و ترتیب:

حافظ محمد ریحان احمد قادری رضوی عطاری

ایم اے اسلامیات بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور فون: 042-37246006

سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ

مردانِ عرب

پیغامِ توحید کو عام کرنے کے لئے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانبازیاں

مصنف

علامہ عبد الستار ہمدانی

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار۔ زبیدہ سنٹر ۰ لاہور

مکمل دو جلد — R.S-300/-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

فتاویٰ حامدیہ

تصنیف

حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ

جمع و ترتیب

مولانا محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

ناشر:
شبیر برادرز ۴۰- اردو بازار لاہور
Ph-7246006

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

المکرمۃ النبویۃ

فی

الفتاوی المصطفویۃ

تصنیف

شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ شاہ ابو البرکات محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(متوفی ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء)

بفیضِ حضور مفتی اعظم علامہ شاہ مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شبیر برادرز ۴۰۔ اردو بازار، لاہور

-/300 روپے